احادیث و تواریخ متواترہ کے بہت کچھ موجود ہے پس اہل اسلام الب حقد کے
زیادت تحقیق و قوم نادانونکو بوجہ کامل تبکیت حاصل ہو خداوند انکے
دلون مین اسکو مقبول فرماوے اور مقابلونکا اس سے دل جلاوے ولائل
سے اسمین اعراض کیا گیا ہے آسان طریقہ سے دریا کو کوزہ مین بہرا ہے تعصب کو
اسمین دخل نہین البتہ پابندی حق کو بالضرور دخل ہے مطالب اسکے آفتاب عالمتاب کی
مثال روشن ہین اس نظر سے نام اسکا آفتاب عالمتاب کہتے ہین **نظم**

ہوا مولد شریف حبیب کامل
دل اہل محبت ہون شاداب
ہیگا روشن یہ بدر سے زیادہ
یہ مین لسے ہر ایک شہر دستیاب
جو سنی اوسپہ اپنی رحمت کو
شہ لولاک پر بعد آداب

دل دشمن بہت ہو بیتاب
ہے شہادت نبوت حقہ
نام رکہہ آفتاب عالمتاب
جو کہ دشمن ہو اوسکے منہ ونکا
کریو نازل ہو جیسی برق کی تاب
صلوات خدای بروی ہر دو

دوست خوش ہوکے مجھسے بولے
اسکی تاریخ بس عجب نایاب
الہی خداوند اس رسالہ کو
رکہیو اوسکو سدا تو خانہ خراب
اور خداوند مین ہون مقبول
ہم بر اولاد و آل و بر اصحاب

لیکن پہلے پانچ سوال ذیل کے جواب سے اطلاع اہل علم کو بہت مناسب ہے تا حقیقت اسکی
رسالہ پر کما ینبغی خبرداری پیدا ہو اور اردو خوانون اور کم علمونکی جہالت مولد شریف کو ان
سوال جوابون سے جداگانہ لکہا گیا اور وہ سوال یہ ہین **سوال اول** خدا کی ہستی کی
دلیل عقلی کیا ہے **سوال دوم** توحید الٰہی کا عقلا کیا ثبوت ہے **سوال سوم** تثلیث
نصاری کے اقبال مین کیا نقصان ہے **سوال چہارم** الہام ربانی کی کیا ضرورت
پہر وہ کیا چیز ہے اور پہر اوسکی کیا شناخت ہے **سوال پنجم** اگر الہامی آیات مین دوسری
خبرین ملجا دین اسمین طریقہ امتیاز کیا ہے **جواب** وباللہ التوفیق پہلے جاننا چاہیے
کہ مفہوم شی تین حال سے خالی نہین یا عدم اوسکو بنفس ذاتہ اولی ہوگا و جانب وجود
مغلوب ظاہر ہے کہ ترازو کے دو پلہ جبکہ برابر وزن ہون جہک نہین سکتے اور مغلوب علیہ جانب اولی

نہین ہوسکتا پس جانب وجود ہرگز نہو سکے لہ ایسی چیز بالضرور محال ہے جیسے وجود
و عدم کہ اجتماع النقیضین یا وجود اوسکو بنفسہ اولی ہوگا پس عدم اوسکو مغلوب ہے
و محال ہوگا ورنہ ترجیح المرجوح ممکن ہو سکے اوسکا وجود واجب ہوگا یا اپنی ذات مین
نہ وجود اولی ہوگا نہ عدم بلکہ تابع اپنی علت کا ہوگا اگر علت وجود ہو ثابت ورنہ غیر
ثابت اوسکو ممکن کہتے ہین اور جو چیز کوئی شق نہین ورنہ باہر ہے کہ جیسے زید و عمرو سے
معنی انسانیت ہم سمجھتے ہین ویسے زید و دیوار سے نہین پس معلوم نفس الامر مین کیا
ہمارے فہم کے ایک علاقہ کو مجبورا الکثر ہی ہوا مین زید و عمرو مشترک ہین کیسے
معنی انسانیت واحد متعدد کو من حیث ہو متعدد سے سمجھ سکتے ہین و زید و دیوار سے
نہین سمجھتے پس بالضرور ایک علاقہ ہوا مشترک اوسی سے انسانیت کو ہم انتزاع کرتے ہین اور وہ
مطلق ہے اشتراک و امتیاز کی قید سے کہ بلحاظ اشتراک مشترک و بوجہ خصوصیت ممتاز بنفسہ
ہے کیونکہ مقید کہتے ہین جو بوجہ خاص اوسی قید کے ساتھ ہو جس قید سے لیا گیا ہے اور مطلق
کے دو معنی ہین ایک یہ کہ اوسمین اعتبار عدم قید کا کرین یہ بھی مقید بعدم قید سے ہو گیا
اور لحاظ مین بھی یہی دوسرے جسمین نہ اعتبار قید ہو نہ عدم اعتبار قید پس اس معنی سے مطلق
کی صفت یہ ہے کہ وہ بنفسہ موجود ہو سکتا ہے اور اوس سے طرح طرح کے اعتبارات
واقعیہ و اختراعیہ و خصوصیات منتزع ہو سکتے ہین کیونکہ انضمام غیر ثابت مین متصور نہین
اور بعد ثبوت کے انتزاع خصوصیت کا نہ تسلسل واضح ہوا کہ عقل جزوی کے نزدیک ثبوت
در وجود و در اصل مطلق کو ہے مقصود عمومیت و خصوصیت دو اوسکے وصف اعتباری کو
واقعی لیکن اکثر متعلمین ذی مقدرہیں یورپ اس مطالب کو نہین سمجھتے اوس سبب
کلی طبعی کے وجود کے منکر ہین الحاصل جیسے زید و عمرو سے انسانیت کے سمجھنے سے
معنی انسان فی الواقع مشترک ایسی انسان و جمیع حیوانات سے حیوانیت کے انتزاع سے
معنی حیوان فی الواقع مشترک ویسے حیوانات و اشجار و گھاس مین معنی جسم نامی

مشترک ویسے جسم نباتی وغیرہ اجسام مین جو نظاہر ذی حس دریافت ہو جسم مطلق مشترک و جسم ور روح و ملائکہ مین معنی جوہریت جوہر و عرض مین معنی ممکن و واجب لمسہ وجود بمعنی بودن مصدر سے منتزع ہے پس اگر ممکن کے لیئے وجود حقیقی موجود واجب کے لیئے دوسرا پس ممکن موجود جداگانہ ایک مقید ہوا اور واجب کے لیئے جداگانہ دوسرا مقید و مطلق وجود حقیقی دونوںمین مشترک پس واجب الوجود محتاج وجود مطلق ہوا کیونکہ ہر مقید محتاج اپنے مطلق کا ہوتا ہے کہ اگر مطلق ہی نہین مقید کیسے ہو سکے اور محتاج ہونا واجب کا یہ بالبداہت باطل ہے - یا یہ صورت ہو کہ وجود حقیقی وہی واجب الوجود و شیونات اوسکے وہ ممکن موجود تو در اصل نہین لیکن باعتبار منشا کے ثبوت اونکو ہی اور انتزاع وجود مصدر کے خود اوس سے تو نہین کہ اولاً و بالذات اوس سے منتزع ہو لیکن وجود حقیقی واجب سے بالذات ہو و بالتبع شیونات سے ہو یہی مدعا ہے اسی مقام سے وجود واجب ثابت کیونکہ ہر خصوصیت محتاج ہے اپنی ذات مین ثبوت و عدم اونکو بنظر ذات بالمساوی پس کل اپنے ثبوت مین محتاج واجب الوجود اسی مقام سے وحدت وجود ثابت اور توحید یا ہر کیونکہ اگر دو واجب الوجود ہون دونون محتاج مطلق وجود کے ہون پس بالضرور سارا جہان اپنے خصوص ثبوت اور اعتبار مین محتاج وجود مطلق ہوا - دوسری دلیل اسپر کہ ممکن موجود اصلی نہین یہ ہے کہ وجود حقیقی ممکن مین ممکن کا منشا ہو یا عین حقیقت یا منضم یا منتزع اگر عین حقیقت ہو پس وجود اوسکی ذات ٹھہرے پس بالضرور وہ اولی ہوا اور اولی بالوجود وہی واجب ہے اور انضمام اور انتزاع بالبداہت فرع ہے مین ثبوت منضم الیہ و منتزع عنہ کے پس بالضرور ممکن اعتبارات واقعیہ وجود واجب عنہ سے ٹہیرا اور وجود حقیقی اوسکا منشا پس اسی مقام سے حصر ظاہر و باطن ؂

وادیٰ ما تولوا فثم وجہ اللہ ولیس کمثلہ شی و واللہ علی کل شی محیط - ظاہر اور نہین ہین کوئی ثمن مگر ہستی مطلق جو تنہا ہے نہ چار مگر وہ پانچوان ہے نہ کم نہ زیادہ مگر وہ جسکے

ب ہے اور وحدت حقیقی اور کثرت اوسکے تعینات کہ خود منشے وجود بالذات
صفاتی چونکہ صفاتین اوسکی عین ذات ہین دائم و قائم ہوکر بصورت عالم تمثیل
جیسے سید علی ہمدانی کے چالیس مقام پر ایکبار عیدین دعوت ہوئی اور وہ
ہرجہ مین تشریف رکھتے رہے اور چالیس مقام پر متمثل ہوکر دعوتوں میں جاکر جا
نزولین کہینچ یا جبرئیل کو دیکہوکر خود اپنے مقام پر بدستور موجود اور پہر انبیا کے پاس
متمثل ہو رہنا متمثل کامل تمثیل تخیل بروح ناقص ہے کہ صاحب کمال کا خیال تری
ایسا ہوتا ہے کہ تمثیل نظر ہوکر پڑ لیتا ہے لیکن پہر کامل کا تمثیل ویسا پایا نہین جاتا
کا ہے اور خداوند کے تمثیل دو طرح ہین ایک تجلی العموم عالم مین دوسرے بالخصوص
کہ اپنی خصوصیت اعتباریہ کو در تمثیل بہول کر خدا ہی خدا کہتا ہے انہا رکا مین حق
کہتا ہے اوسکو جانتا ہے اوسکا مقول ہوتا ہے ع من نگویم انا الحق یار میگوید بگو
اور یہ درجہ کمال ہے اور بڑہکر وہ مرتبہ ہے کہ خصوصیت اعتباریہ واقعیہ اطلاق کے
مرتبہ کو دیکہکر بنظر خودی سے آپکو جدا اور بوجہ اطلاق سے حق جانتا ہے یہ دونون
مرتبون کا آشنا ہوتا ہے الغرض تخلق باخلاق خداوندی ہونا یہ کمال عبادت
یہ توحید کی صورت مین ممکن فی حصر صفت تخلق کو کرتا ہین جیسے اشکال مسیح مین کہ نون
مین موجب بہرکی۔ اور اسقدر بیان کرنے سے مجملاً اثبات حق اور توحید خدا اور بطلان
تثلیث دریافت ہوگیا۔ تمام استی کہ کوئی قایل کتب مقدسہ الہام کا ہو یا نہو اب
ہم الہام کا اثبات کرتے ہین۔ ظاہر ہے کہ عقل ہر ایک چیز مین مستقل نہین کہ
سمجہ سکے نہ منطق اوسکی حافظ ورنہ اونکے نتایج منافی نہوتے جیسے امتناع عدم
قبلی زمانہ ہے قدم زمانہ و دلیل التطبیق وجب وحدت اسی ہدایت عقل کا نتیجہ ہو کہ
ثلثین جو تثلیث کی منکر ہے کلام مسایل مدللہ مین ہے مثلاً یونانیون کی حکمت جو
سبعہ سیارہ سے اثبات آسمان کرتی ہے اور اونکی حرکت سے سکون میزان کرا کر

متحرک ہو جاتی نسبت زمین کی حرکت سالانہ سے قطب جنوبی شمالی سے بحساب بلا
کمی بڑھا دے یورپ والی مقر الکیسی اثبات بہت سے سیارونکا کرتا ہے جیسے قبل
یونانیون سے اہل اسلام کی کتابون مین مثل انسان کامل وغیرہ مین وہ عدم رویت
آسمان کو دلیل اسکے عدم کی گردانتا ہے حالانکہ چاند بھی محاق مین محسوس نہین ہوتا
اور زمین کی نسبت قطب کے نہ بدلنے سے ایک سخت امر کے التزام مین ہے کہ فاصلہ
کی نظر سے دریافت تفاوت نہین ہوتا حالانکہ ستارونکی مقدار تک اپنے خیال مین
دوربینون سے ثابت کرتا ہے چنانچہ چاند کے فاصلہ کو زمین سے دو لاکھ چالیس ہزار
میل کہتا ہے اور قطب کے تفاوت کو نہین معلوم کرسکتا اور بہت کچھ مقدمہ دوری
چاند مین اہل اسلام کی کتابونکے موافق ہے کیونکہ بلندی ڈہائی میل کی قریب پیدل
آدمی قطع کرسکتا ہے وہی پانسو سال کی راہ اہل اسلام مین چاند تک ہے اور یونانی
پانسو میل کا فاصلہ کہتا تہا لیکن شبانہ روزی حرکت زمین پر نہ یونانی سے ابطال
کی دلیل جو کشش بالمثانی یورپ سے ڈہیلہ و تیر کی نسبت واقف نہین یورپ
سے سوائے تخمینہ کے کوئی سکون کی ابطال پر برہان اس نظر سے الہام کی ضرورت
پڑی جبکہ ثبوت تواتر سے ہم تک پہنچا مثلاً یوشع اور حضور علیہما السلام نے سورج کو
لوٹا دیا اور ہمکو تواتر سے یوشعؑ کی نسبت اور خبر صحیح سے سابق پیشین گوئی کے مطابق
حضور کی نسبت پہنچا پس اس سے واضح ہو گیا کہ حرکت زمین محض غلط اور عیسیٰ و الیاس
و ادریس اور حضور علیہم السلام خبر متواتر کی رو سے جبکہ آسمان کو تشریف لیگئے اور اپنے
جانے پر حضور علیہ السلام نے وہ مغیبات بلا تحمل بیان کئے کہ فلانا قافلہ فلان مقام پر
مجکو ملا تہا اور فلان قافلہ یہ کر رہا تہا اور فلان وہ اور فلان وقت فلانا قافلہ آوے گا اس سے
معراج کی ہمکو تصدیق ہو گئی اور وجود آسمان اس سے ہمکو ظاہر ہو گیا گو ہنود تصدیق
الیاس و ادریس کی تصدیق آل یشوع نکرو اور یہود تصدیق مسیح اور نہ نصاریٰ تصدیق حضور علیہ السلام

یہ ان کی جہالت ہے جو متواترات کے منکر ہوتے ہیں مثلا وجود مکہ متواتر ہے اور بیت
قول اہل اسلام ہے کہ کسی غیر اہل اسلام نے دیکھا نہیں ایسے متواترات کا انکار سفسطہ
مانا جاتا ہے پس خصوصیت مقام پر بداہت عقل و تجربہ اور حواس ظاہری و باطنی و حدس
و قیاس منطقی و تمثیل و استقرار و نجوم و رمل کافی نہیں ناچار ضرورت الہام ہوئی کل
اہل عقل کو جیسے ایک کا تجربہ دوسرے پر دلیل نہیں نہ ایک کی رویت دوسرے کے
لیے نہ بداہت ایک کی دوسرے کو سند ویسی نفس الہام ایک کا دوسرے کو سند
نہیں ہو سکتا لیکن جیسی تواتر سے تجربہ و مشاہدہ و بداہت سند ہو سکتا ہے ویسے
ثبوت الہام پیشین گوئی کی تطبیق اور اعجاز صاحب الہام یا پہلے پیشین گو کہ مطابق
صاحب الہام کے ہونا کہ جیسے پہلے نے خبر دی تھی ویسے وہ ہوا یا خود اوسکی
پاکیزگی حالات یا مسلم الہام والا بالفعل دوسرے الہام والے کی تصدیق سے ہو سکتا ہے
اور اعتقاد خاص ایک کا صاحب الہام کی نسبت موجب تصدیق دوسرے کے نہیں لیکن
جسکی تصدیق کی نسبت بعض امور ہوں اور اوسکی نسبت برابر فسق و فجور اور پہلے
امور بھی ایسی خلاف تاریخ متواترہ اور جغرافیہ کے ساتھ ملے ہوں جیسے اکثر ہنود کے
پیشوا اونکا حال ہے وہ تو سرے سے ثابت ہی نہیں تواتر اونکی تقدیس کا بالاتفاق
ہے لیکن کچھ یہ ضرور نہیں کہ صاحب الہام ہر ایک بات کو بخصوصیت نشان و منادی
جانتا ہی ہو بلکہ پڑھا لکھا ہو کہ پہلے کتاب پیشین گو کو نہ سمجھا ہو یا سمجھا ہو اور بھول گیا
کچھ حرج کا نہیں جیسے دانیال تاریخ بربادی بیت المقدس فصل نہم اپنی کتاب میں اور
قیام سلطنت خداوند فصل ۲ و ۷ اپنی کتاب میں زمانہ ہرقل میں بیان کر چکے ہیں
جنکو باوجود پڑھنے کتاب دانیال کے مسیح کو مطابق فصل ۲۴ متی کے خبر نہ تھی
چہ جائیکہ غیب سے واقف ہوں پس یہود کا اونکا محض بیجا اور نہ کچھ صاحب الہام کو
معجزہ دکھلانا نکی بالخصوص بوقت ضرورت جیسے مسیح نے یہود کو نہ کہا کہ سوائے یونس

نبی کے تمکو دوسرا معجزہ دکھایا جاویگا پھر بھی اونھون نے نہ دیکھا نہ تو اترت ہے اونکو
پہنچا پس کیا حال ہے اوس عظیم الشان پیغمبر کا جسکی پیشین گوئیان ہزارون ہون
اور وہ بھی صحیح صحیح علی ہذا اوسکے اعجاز صدہا دیکھہ چکے ہون اور جیسے اوسکی
نسبت صدہا ہزارہا پیشین گوئی دوسرے انبیا نے کی ہو وہ کامل ہو چکی ہون اور اینده
دفعتی کی نسبت پہلے لائیمین اگر یہ فرماوے کہ مین اوس سے بشیر ہون ماننی والونکو
اور نذیر ہون منکرین کو آیا یہ انکار معجزہ ہے اور جبکہ اوسکے بعض امور نشانات سے
ہون اور اوس سے وہ طلب کئے جاوین وہ اوسکے جواب مین فرماوے کہ مین اسلئے
نہین آیا کچھہ جاننے تردد اوسکی نسبت ہو سکتا ہے ہرگز نہین مثلاً فصل ۲۱ شعیا
مین جنگ بدر کی فتح بعد ایک سال ہجرت کے لکھی ہے جبکہ تیمہ یعنی طیبہ مدینہ مین
ہجرت ہوا اوسکی نسبت قران مجید مین آیات مکہ مین بھی کہا جاتا ہے کہ مین اوسکی
بشارت دینی والا ہون اہل اسلام کو ڈرانیوالا ہون کفار کو مطابق سورہ روم
کے اور آخر کے اگر آجاتی یہ آیت پہلے تو کفار اہل کتاب کہتے کہ نہین ہو تم مگر باطل
کرنیوالے ہماری کتابونکو علی ہذا فصل ۲۴ شعیا مین کوہ سلع سے جو مدینہ کا پہاڑ ہے
اہل مکہ کی بربادی لکھی ہے پھر کیسی اونکے لئے نہرین مکہ مین مطابق قول کفار
کے جو سورہ بنی اسرائیل مین منقول ہے جاری ہو جاتین اور کیسے اونکے لئے
پہاڑ ٹلجاتے البتہ اونکا اقتراح پارہ آسمان کے لئے یہ صحیح تھا جو نسبت شق القمر
کے فصل ۳ حبقوق مین اشارہ ہے وہ کیا گیا جیسے سورہ قمر مین ہے اور سورہ
صافات مین پھر اوسکو مکرر لوٹا گیا ہے البتہ اسقدر ضرور ہے کہ پہلے کی پیشین گوئی
بھی مخالف ہو مثلاً یہودیون کی نسبت باوجود بہت سے دلائل واضحہ کے مسیح کے
اوپر ایمان لانا نہین لکھا تھا اگر اکثر لیاتے مسیح موعود ہوتے ویسی غیر قوم روم
انکار جو زمانہ سلطنت خداوند مین لکھا ہے جس سے وہ برباد ہون جیسے فصل ۲۱ و ۱۲

دانیال الہامی کتب مقدسہ مین سے تھی بنا یاجوج ماجوج کا انکی رسالت حضرت
علیہ السلام کے یہ بہت جایز ہے کیونکہ پہلے سے بیان ہو چکا ہے اس میں کوئی
سلام دلیل لاریب فیہ ہے قرآن دینی اعظم کی جیسی ورنہ خیال کرین کہ وہ
اس کثرت سے جو ملک کی شمال زمین پر ہین اور اس کمال سستی سے جو انہین
مشاہدہ ہے کیسے اہل دوزخ ہونگے کیونکہ یہی یاجوج ماجوج کی صفت کثرت مثال
رکہا سا فصل بستم مکاشفات مین بعد ایک ہزار سال خداوند جیا رہا کے لکہی ہوئی
ہے اور قرآن مین یحسنون منتہا سے اونکی ہجرت کی طرف اشارہ ہے اصل جب
کوئی متخلق با خلاق خداوندی ہوئے یعنی صاحب فنا اوسکا کلام الہامی گنا جاتا
ہے اگر ایک قسم الہام عامہ خلایق کو بہی ہوتا ہے کہ فجور و تقوی کو جانتا ہے اور جانورون
کو بہی جیسے مکہی کو شہد کے لئے ہوتا ہے لیکن معتد بہ دیسا نہین جو صاحب فنا
و بقا کا ہے پس اگر وہ ایسے الہام کا دعوی کرے جو متعلق بہ تشریع مستقل ہو
اوسکو رسول کہتے ہین اور اگر امور آیندہ سے خبر دیوے وہ نبی بشرطیکہ ختم نبوت
تشریعی نہو چکی ہو ورنہ وہی ولی ہے بشرطیکہ پیرو کسی رسول اپنے وقت کا ہو
اور الہام کی چند صورتین معتد بہ ہین ایک تو یہ کہ جو حالت ذکر اللہ سلسلۂ الجرس مین
فرماوے وہ الہام ہے اور جکی صحت کی دلیل یہ ہے کہ صاحب الہام کو اپنے تئین
بڑا وزن ہو جاوے اسکو بند و تنگ جانتے ہین لیکن یاجوج ماجوج اور اونکے پیرونکو
اس سے انکار ہے حالانکہ دانیال کی کتاب کو پڑہتے ہین اور اونکی کتاب مین
ہے کہ بعض اوقات دانیال کی حالت غشی کہ مفصل اونکے جدا ہونیکے قریب
ہوتے ویسے ہمارے حضور علیہ السلام کی بہت اوقات حالت ہوتی جسکو یاجوج
ماجوج مرگی سے تشبیہ دیتے ہین حالانکہ مرگی والیکو نا فہم کہتے ہین اور پہر حضور
علیہ السلام کو عقل ورکہ بہی دوسری حالت تہا مین جو فرماوے کلام وسکا کلام

خدا کہلاوے اوسکی صفت فروتنی وصفت عجز ہے کیونکہ وہ دراصل نیستی اپنی کو
خوب جانتا ہے گو صورت محکومی مین جو اوسکو خداوند کیطرف سے ہو تو وہ خود کو
مظہر رحیم سمجھے جیسے مسیح کی نسبت آتا ہے اسی مقام سے انا احمد بلا میم اور انا
عرب بلا عین بنظر اصل اپنی اسم کے ہے یا مثل ابراہیم بحکم خدا جہاد کرے
جیسے لوط کو چھڑانیکے لیئے گئے یا موسی و یوشع و گدعون و شمرون و داود و
سلیمان کیطرح ملک لیوے حرج کا نہین لیکن اصلی عبدیت سے اگر اوسکو دعوے
ہو اسیکا نام نزول روح القدس اور روح مین آجانا کہتے ہین - یا خواب یا بیداری مین
فرشتہ یا نبی اوسپر متمثل ہو جاوے یا عالم مثال اوسپر کہلجاوے یا عالم ارواح
اوسپر روشن ہو جاوے یا اوسمین ایسی لطافت اپنے اصل وجود کیطرف پیدا ہو
جیسے سریان اپنی حقیقت کا عالم مین جانے کہ دم بھر مین خیال کیطرح سے
فی الواقع سیر عالم کلی کر لے اور جسم اوسکا صفت روح پیدا کر لے ؎ ملا گوید احمد
بفلک در شد؛ سرمد گوید فلک در احمد شد؛ یہی مقام معراج ہے جیسا جسکو بالذات
حاصل ہو یہ اصل فائدہ تخلق باخلاق ہے وہ وحدۃ الوجود کی نظر سے ممکن اسی وجہ
سے مسیح کا قول ہے کہ اگر میرے سے کام کرو فرزند خدا کہلاؤ گے یعنی متخلق
باخلاق اللہ اور اگر خداوند کو موجود خاص مانتے ہین وہ محتاج وجود پس وہ ممکن
پھر اوسمین بھی تثلیث متصور نہین ہو سکتی کہ ابن کو قدیم متشخص کہین اور خدا کو بھی
متشخص اور روح القدس کو تیسرا متشخص اور پھر ابن کو مسیح بن مریم کیونکہ اگر بنظر
جسمیت کہین یا بنظر مجموع وہ دونون حادث ہین اور اگر متمثل روحی کہیئے وہ
بقول خود مسیح مین محصور نہین اور نہ بنظر شخصیت تینون ایک اور قدیم بالزمان نہین
ہو سکتی اور بنظر روح بہت سے حادث ذاتی قدیم بالزمان ہو نامہ اول تین حکیم
یوحنا کا جو قول ہے اوسکا حاصل طریق وحدت الوجود سے یہ ہے کہ جیسے انسان

تثلیث الذات مین روح وخون وجسم ملکر ایک ہوگیا ہے کہ مین یعنی ظاہر مین شامل ہو
دنیسے کلمہ یعنی حقیقت مین اکیذات ہستی مین نام سے مشتق ہے یعنی الرحمٰن
رحیم اسلیے کہ ذات بحث مین عقل حیران ہے نظر بران اوسکو الله مشتق الوہیت
کہتے مین کہ حقیقت اوسکی بالکل ادراک نہین ہوسکتی جیسے اہل اسلام و فرقہ صابئین
ابراہیمی ست امند کرشن اتہرمن بید کا قول ہے اوسکو تقدم مراتب سے انجیل مین
مرادف لفظ باپ سے تعبیر ہے اور تین بید والے برہما سے تعبیر کرتے مین — ستیم
آسمانی کتاب نہین کہتے جو تودہ بواسیات مین فقط نقل اقوال و اصطلاح ہی
منشور ہے — گو ظہور کامل سے آدم مین جو ابو البشر ہین آدم کو برہما مین وید لکہے
کہتے مین جسکی پسلی سے ایک عورت پیدا ہوکر نکلنا بتلاتے ہین اور فارسی لوگونکی ساتہ
مین اوسیکا نام خداوند ہے — پہر عقل اوسکو بلا قید درجہ ذات کے وجود مطلق ظاہر
کرتی ہے جسکو قید اطلاق مانع نہین بلکہ فیض عام اسی سے وہ یقین ہوا جسکو حقیقت
رحمۃ للعالمین اہل اسلام کہتے ہین وہ بنظر اسی حقیقت کے صابئین فرقہ ابراہیمی
لیکن منود اتہرمن بید مین محمد و احمد کرکے تعبیر کرتے ہین گو اوسکو روح پاک کہتے ہیں
کہ کسی وجہ سے وصل اوسکی خصوصیت نہین روح القدس سے تعبیر ہے اور بنظر
سترہ طرح پر پڑہے جانے انجیل سے جیسے غنیۃ الطالبین مین ہے کسی قرات مین
مرادف ماہی تعبیر ہے اور بنظر پرورش عامہ تین بید والے لشن کہتے مین اور جسمین
یہ حقیقت متمثل ہو وہی وجود مطلق بلا قید کو جانے اور اوسمین فانی ہوا اور مقام
ولایت اور بالا نبوت والا ہو — اور وساتیر فارسیون مین بخشایشگر ہے اور بوجہ
رحمۃ عامہ کے جامع جمیع صفات جو موجب ایجاد ہے متصور ہوسکے بہ رحیم سے
جسکو انجیل مین مرادف بیٹی سے تعبیر ہے کیونکہ یہ مرتبہ بعد مرتبہ ذات والا الاسما
رحمٰن کے ہے پس اصطلاح مین کچہ حرج نہین اس مرتبہ کو تین بید والے مہیش کہتے ہیں

یعنی مہا انیسر کچھہ خصوصیت شخصی سے نہین جیسے بعد کو مہا دیو بن ساتو کے تو حال
کے ہنود کہتے ہین اور اسکو دساتیر مین مہربان نسے تعبیر کرتا ہے اور وجود ازل سے
ابد تک ایک ہی ہے ہزارہا بیحد صورتون سے متمثل لیکن مرتبہ رحیم مین اول سے
صفات کمالیہ ہین اول ہی اول اونمین حیات ہے جو اپنے اطلاق انبساطی سے
ثبوت حقایق کا باعث وہی حقیقت کلام نفسی ہے وقل لو کان البحر مدادا لکلمات
ربی ۔ اسکی صفت اوسکے بعد صفت علم ہے کیونکہ صانع بے علم نہین ہو سکتا اوسکے
بعد قدرت ہے اوسکے بعد ارادہ اوسکے بعد سمع کلام استعدادی اعیان اوسکے بعد
صفت کلام ہے کہ عبارت اون اعیان سے نہ ہے جو متلبس باحکام ہین بعد کو حسب علم
رویت اعیان یہی حقیقت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اوسی مقام سے لا الہ الا اللہ
کیونکہ بین لیشغلک عن ربک ھو صنمک اور ہر صنم درصل موجود ہی نہین اور موجود اوس
صورت پر وہی وجود مطلق پس نہوا کوئی معبود جو عقل فرض کرے یا خیال کرے
اور دیکھی و سنے سوائے وجود ہستی مطلق خدا کے یہی حقیقت دہر ہے نہ بمعنی زمانہ جو
مقدار ہو وہی درصل ہے اس حقیقت کو نصاری کا فہم نہین جو کلام یوحنا کو بغیر
سمجھے قائل تثلیث ہوگئے اور اہر شبہہ یہ ہوا کہ خداوند ہر ایک ممکنات کی صورت
پر جامع جمیع اسما سے ہے لیکن جسمین اوسکا ظہور بوجہ کامل ہے وہ اسم اوسکی
حقیقت اور زمانہ مین عالم کی تفصیل یون ہوئی جیسے کلام وحی اور الہام سے
ثابت ہے کہ اول ہی مظہر اسم خداوند وہ امر اللہ جو روح اعظم کرکے ہے ہوا جسنے
مظہر رحمن روح عظیم الشان نے ظہور کیا اور اس سے پیچھے مظہر اسم رحیم بصفت
مثل روح مسیح اور خضر جسنے حیات دراز پائی اور صفت علم سے مثل روح آدم جسنے
علم آدم الاسماء ہوا اور صفت قدرت سے مثل روح نوح جس سے تمام عالم غرق ہوا
اور صفت ارادہ سے مثل روح ابراہیم جس سے خلیل ہوئے اور سمع سے مثل روح خضر قبلا

جس ملنے ایک انبوہ کے ہمہ تن نشستہ او شکر زندہ کردیا اور صفت کلام سے متشکل ہو کر
تو سی جو طرح طرح کے عجائبات کے ظہور کے باعث ہوئے اور صفت آخریت سے
جو حامل سب کو ہے وہی مظہر ہوئی ختم المرسلین علیہ السلام ہوئے کہ اونکے شروع سے
تھے ویسے ختم بھی آپ پر ہوا پس اسکے بعد تمام ارواح خاص خاص اسم کے مظاہر ہو کر
اور جیسے اسمائے الٰہیہ مین اونہین بعض کے مظاہر ارواح ہوئے اور بعض مکنون غیب ہیں
اوسی طریق سے بہت سی ارواح مستور درجہ مثال مین آئین اور بہت سی نہین اوسی
طریق سے عالم مثال بہت سی عالم روشنی عالم اجسام مین آئین اور بہت سی نہین
پس اول ہی اول اس عالم یعنی ظلمات موہومی مین روح اعظم متجلی ہوا اور مظہر اسم خداوند
الله ہوا اور اوسکے بعد روح مقدس نبوی کے محاذی مین مادہ عالم سے جسکو
پانی سے تعبیر کرتے ہین ظاہر ہوا اور اوس سے درجہ بدرجہ انبیا کے لیئے مظاہر ظہور
مین آئے اور عالم اجسام عرصہ چھہ روز مین تمام ہوا کہ عبارت چھہ زمانہ سے
سے اور عام فہم کے لیئے اسکو کبھی رب جیسے وجاء ربک والملک صفا صفا
اور کبھی روح ہے جیسا یوم یقوم الروح والملائکۃ فرمایا کہ اسقدر تصدیق سے
عام نجات دوزخ سے پاوین اور نعیم جنت مین داخل ہو جاوین کیونکہ اسی روح
اعظم نے عرصہ چھٹے زمانہ مین ایک کم لاکھ آدمیون کے وعدہ بنائے اور بکار کر
بالآخر ساتوین روز آدم صفی الله کو بنایا اور اوسمین نور محمدی کو رکھا جو در اصل
اول مظہر روح اعظم کے ہین اس نظر سے تمامی کتب مقدسہ مین خداوند کرکے
موصوف ہین وہ یہی وجہ تھی جو آدم کی کل مخلوقات تابع ہوئی وہی حقیقت
سجدہ ہے لیکن شیطان نے جسکا احتداد قوت وہمیہ سے ہے اور بموجب اشتباہ
و تلبیس کے نہ پہچانا اور اوسکے پیرو نہوا اور آدم کو بہکایا اور ہوا وہ جو ہوا پھر اوسکی
اشتباد نے آدم کی اولاد سے تمام مخلوقات متقیدیتا کو تحلیل و قوت وہمیہ

ظہور کہان ہچوا یا اس نظر سے آدم کے مقام کیطرف تو سجدہ بدستور جاری ہا اور
خود حضور علیہ السلام تک سجدہ کی مخالفت ہو گئی تا کہ نافہم ورطہ ضلالت مین نہ پڑین
اور روح اعظم مظہر الله جسنے چھہ روز مین عالم بنائے وہی مظہر حقیقت معبود و مسجود
رہا بخلاف مسیحیون کے چونکہ مظہر اول اسم رحیم مظہر صفت جناب مسیح ہے اس نظر
سے اونپر اشتباہ ڈالا کہ وہی ابن الله ہے اور بے شبہ وہ جو انجیلون مین ہا ہے
وہ بطور تشابہ کے صحیح ہے کہ باپ یعنی خدائے قدیم اور روح الحق یعنی رحمن قدیم
اور ابن یعنی رحیم قدیم اور تینون نام اور ایک ذات ہے اور بیشک حقیقت خضر اور
مسیح وہی رحیم بصفت حیات لیکن درحقیقت محصور با بن مریم نہین جیسے مسیحی
کہتے ہین غور کرو خضر ملیک صدق سالم کو کہ وہ بلا پدر و مادر پیدا ہوئی ہین اور
مسیح اونکے قدم بقدم کچھہ اونسے بڑہکر نامہ عبرانیو نمین مسیح کا مرتبہ نہین لکہا
بلکہ مسیح کو اونکے طریق پر لکہا ہے اور اونکی دعا کے ایک اثر اور آدم و نوح و
ابراہیم و موسی و حزقیل وغیرہ بہی مظاہر اوسی رحیم کے ہین گو بصفت علم و قدرت
و ارادہ و کلام و سمع کے سہی پس نصاری اوس حقیقت روح اعظم سے ناواقف
رہکر اوسکے مظہر کے ایک مظہر کو خداوند کا خاص مظہر سمجھہ گئے حالانکہ کتاب مکاشفات
مین ہے کہ جبکہ یوحنا نے فرشتہ کو سجدہ کیا اوسنے کہا خبردار مجکو سجدہ مت کر اور
مسیح جو ہے وہ ایک امانت دار روح ہے اور تو خدا کو ہی سجدہ کر اور کونسی
گمراہی زیادہ نادانی سے ہوگی اور ستر یہی حقایق مین کفر سے معبر ہے اگر کہیے
کہ مسیح نے ایک مردہ کو زندہ کیا کہا جاوے کہ حزقیل نے ایک انبوہ کو زندہ کیا
اور نہ نوح مثال اونکی قدرت ظاہر ہوئی و گر کلام باعتبار حقیقت کے کیجیے اگر حقیقت
آپ کی رحیم بصفت حیات ہے کہ عبارت مرتبہ اعیان کلام سے ہے اور اسی سے
انجیل یوحنا مین کلام سے تعبیر ہے وہی کلام خود تم و نکی نسبت ہوگا — الحاصل قرآن مجید

ہین (۲) اور یاد رکھنے قابل یہ بات ہے کہ ان کو ایک شخص مسیح بن مریم مین منحصر قرار دیتا
ہین اسمین خفیف سا موہوم کے قابل ذات حیات علم کہکر شخص کو منحصر نہین
جانتے بن مریم ہین کہین یا بعضے قابل باپ ماں ابن سے اسمد مریم کے مسیح ہین
اور یا بعضے قابل خدا ہی بعضے بن کو سمجھین ان تینون قولونکی قرآن مجید مین
تردید بوجہ کامل ہے اور بعض انبیا دون نے ہرچند سیر ہوچکے مگر یہ جواب شافی
وہ جسطرح سے نصاری کا قول ہے نہ اسکا کہ مفہوم ابن مخصوص مسیح ابن مریم
رہے مگر سطح حقیقت لینا ہے حضرت مسیح سے برگزیدہ خصوصیت حق حاصل ہے
باقی ہے اور موسیٰ اور آدم اور خلیل علیہم السلام مظاہر رحیم مرتبہ ابن کے وہ مظہر
صفات ہین بس اس ہماری تقریر سے خداوند کا کلام کرنا اور اوسکی رویت کا
واقع ہونگی کہ ایک کلام ہے کلام نفسی وہ عبارت حقایق و اعیان سے ہے
کہ وہ اصل وہ شئے واحد یعنی خداوند قابل ہزارہا بیحد شئیونکے ہے اور انبیا سے
کلام کرنا وہی بجلوہ اعظم الشان روح اعظم سے متصور ہے ویسی رویت اوسکے آیات تامہ
مظاہر مین تھی جیسے حضرت صدیق رض کا قول ہے نہین دیکھی یعنی کوئی چیز مگر پہلے
خداوند یعنی وجود مطلق کو مین نے دیکھا اور حضرت فاروق کا قول ہے کہ نہین دیکھی
مین نے کوئی چیز مگر بعد اوسکے خداوند کو دیکھا اور ذوالنورین رض کا قول ہے کہ
نہین دیکھی مین نے کوئی چیز مگر اوسمین خداوند یعنی وجود مطلق کو دیکھا اور
مرتضیٰ کا قول ہے کہ نہین دیکھی مین نے کوئی چیز مگر ساتھ اوسکے خداوند کو
دیکھا اور ایک رویت ہے جسکو موسیٰ برداشت نکر سکے وہ رویت اوسکی روح اعظم
کے ہوتا ہے جسکو شب معراج مین حضور علیہ السلام نے دیکھا کیونکہ اوسکے مظہر اول
ہین دوسرے کو اس عالم مین یہ قوت کہان ہے رفیق اعلیٰ حضور علیہ السلام ہین جیسا
وحدت الوجود کی تحقیق مین بیان ہوا ہے عالم کو تمثیل حق سمجھنا اوسکے لئے

کفایت کرتا ہے کہ یہ مخلوق کہان سے آئی آیا نیست محض سے نیست محض پر حکم درست نہین
پہر اوسنے ہی قاذورات پیدا کیے یا کسی دوسرے نے اور اہل سنت دوسرے خالق کا
اقرار نہین کرسکتا اور نہ کسی مخلوق کو بغیر علم خالق کے کہہ سکتا ہے پس بالضرور بارادہ
اور علم پیدا کیا اوسیکو ہم تمثل حق کہتے ہین جسکو منکرین وحدت الوجود و صوفیہ مخلوق
کہتے ہین - اسکے بعد پانچون سوالونکا جواب دریافت کرنا چاہیے کہ اثبات حق و توحید اوسکی
و خرابہین تثلیث و الہام ربانی کی شناخت دریافت ہوگئی - اور پانچوین سوال کا جواب
یہ ہے کہ جبکہ الہامی کلام مین دوسرے امور ملجاوین اوسمین امتیاز یون ہوسکتا ہے کہ
جو نسخہ صحیحہ یا سند سے مقابلہ کیا جاوے اور اوسکے مفقود ہونیکی صورت پر دوسرے
الہامی یا سند سے جہانتک مل سکے یا تواریخ متواترہ کے موافق کیا جاوے مثلاً سنین
زمان آدم سے زمانہ حضور علیہ السلام تک سات ہزار کامل مطابق حدیث کے ہین
وہی سنین توریت یونانیہ اوسکو مطابق ہین وہی نامہ عبرانیونمین ساتوین روز کے آرام
سے اشارہ ساتوین ہزار کے ظہور سے ہے علی ہذا وہ مضمون توریت و انجیل محرفہ کے
جو جو مطابق قران مجید و حدیث کو ہین اونکی ہمکو تسلیم ہے علی ہذا تواریخ متواترہ سے
جو مطابق ہے مثلاً تاریخ متواترہ یونانیون سے ظاہر ہے کہ مسیح سے سنہ ۵۲۳ قبل مین
دارایوس بن حسویروس بادشاہ ہوا اور اوسکے دوسرے سال تک فرمان تعمیر بیت المقدس
صادر ہوا تہا اور سنہ ۴۲۱ قبل مین فرمان تعمیر بیت المقدس صادر ہوا پس ورس ۲۵ باب ۹
دانیال مین صدور فرمان سے ساتہہ ہفتی جسکے چارسو بیس ہوتے ہین زمانہ ولادت
مسیح تک صحیح ہین اور سات ہفتی اور دو ہفتے اوسمین محض غلط ہین علی ہذا ولادت مسیح
سے انہتر سال بعد پاشیاشین بادشاہ آیا اوسکی نسبت ورس ۲۶ مین ترجمہ عربیہ مین
لکہدیا جسکا ترجمہ یہ ہے کہ انہتر ہفتے پیچہے مسیح قتل کیا جاویگا اور سردار آویگا حالانکہ
اصل عبریہ تہا جسکا ترجمہ یہ ہے کہ انہتر روز مسیح کی ولادت کے مابعد سردار یعنی پاشیاشین آویگا

اور جن مقامات پر کہ تاریخ فرق ہو نسخہ صحیح نہیں ہیں کوئی کی تطبیق و ان کا اسے سچی [illegible]
اسی پہ کتاب مقدس کی تفصیل ہوگئے آدمیوں کی تعداد اور قیصون کا سب تمام کیا گیا ہے اور جن کتب [illegible]
نہ جس سے اور تیجے کی زیادہ غلطی اونکی اصل کی تطبیق سے رفع ہو سکتی ہے مگر قیاس [illegible]
سی نجس ہم سے مثلاً دریش ابٹ نام شہر ہوتے یونانی نسخہ میں مثلاً لکھا ہے کہ حسیم
یعنی بیٹے نے آرام دیا جیسے ترجمہ انگریزی میں ہے دوسرے ترجموں میں جو شیع یا
یہو شیع کرو یا نجات اخطر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت ہے جو آرام کے باب میں فنا لیکر ہیں
اب یہ مناسب ہے کہ نجات دہندہ منزلہ منتہم یعنی حضور علیہ السلام کے کتب مقدسہ سے جب
باہم پہنچے میں مختصر طور پر حال کسیدن بعض دوسرے ضروری جو تاریخ کے ساتھ جو مناسب
وقت سے درج کرین فقط **تمام ہوا مقدمہ کتاب اقتباس الکتاب**

آغاز سفر شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر ایک حمد سے ہستی مطلق کو مخصوص ہے جسکے کل موجودات محتاج ہیں اور محتاج الیہ کا [illegible]
وہی واجب الوجود و عالم تمامی اوسکا مظہر اور وہی سب پر ظاہر اور ایسی چیز جو وہی [illegible]
ان پر ہو ظاہر ہے کہ وہ وجود مشابہ ہے اور وہم ہے کہ الہی جسکی ہستی ہوسکی مشتمل ہے
نہ مستقر و مستبہ نہ والد نہ ولد وہ وجود مطلق حقیقی ہے اور جس کو کوئی مفہوم اعلیٰ
و اعلیٰ تا کنہ اوسکی دریافت ہوسکے نظر براں وہی باطن اور جیسے بنظر الوہیت [illegible]
مشتق الہ سے ویسی بنظر عبودیت مشتق ولہ سے پہچان اوسکے صرف اسماء حسنیٰ اور
صفات اسی سے ہے لیں اول ہی اول ہے میں قابلیت تامہ متصور اسی نظر سے [illegible]
اونکو رحمن بخشایش گر کہتے ہیں جو ام الاسماء ہے اور اسکے لیے تفضل اسنے اور میں
اسکو سمی رحیم جانتے ہیں اور اس درجہ میں صفات تشبیہ بالکیہ سے متصف ہو [illegible]

[illegible]

وہ بنفسہ خود حیات وعلم و قدرت وارادہ وکلام و بصر حقیقی ہے اوسکو بطرز زائد اگر
احتیاج نہین پس ان اسماء وصفات بے انتہا سے خزانہ مخفی ہے کمالات مستبطنہ
والا وظاہر ہے سعدی نکورو تاب مستوری ندارد؛ چو در بندی سر از روزن برآرد؛
پس خود بخود اوسنے چاہا کہ کمالات مخفیہ ظاہر ہون تاکہ اوسکی ربوبیت کا اظہار ہو
اور اول بلا ابتدا ہے جیسے متصف ہے ویسے آخر بلا انتہا سے موصوف بنے مگر
سوا کہا غیر کو غیر کو نقش غیر؛ پس کسکا آخر ہو اور کسپر رحمت کرے ناچار خود بخود
اپنی ذات مین قائم و دائم رہکر مظہر اسم اللہ عقل اول سے متمثل ہوا جیسے اول
ما خلق اللہ العقل اور حدیث مین ہے اوسیکو روح اعظم بہی کہتے ہین اور یہی نور محمدی
جو مراد اوّل ما خلق اللہ نوری سے ہے اور پوشیدہ نہین کہ جیسے وجود مطلق استوا
دارام سے عرش پر مبرا ہے ویسے اوسکا مظہر اول روح بہی تحیز سے پاک ادر باب
چہارم وغیرہ مکاشفات یوحن مین خداوند کو تخت نشین لکہا ہے جسکے تخت کو چار
جاندار حامل اور سلطنت زمینی اوسکی مع سلطنت چار جانداروں کے بعد مسیح کے مصرح جیسے فصل
ہفتم و دوم دانیال مین خدا کی سلطنت کا قیام بعد سلطنت تخت نصری فارسیہ یعنی
کیانیہ و سکندریہ و رومیہ اور دس سلطنتون برباد کنندۂ روم کی لکہی ہے اور دس
سلطنتین شروع سنہ ۱۴۰۰ مسیحی سے ہوئین اور سنہ ۱۸۶۰ مین تمام ہوئین اور لکہا ہے کہ
سلطنت خدا سے گیارہوین سلطنت یعنی ہرقلی برباد ہوگی اور احادیث مین
یہ بہی مصرح کہ قیامت کو تخت پر خداوند جلوہ گر ہوگا پس اسکی تحقیق یہ ہے کہ اوّل ہی
اول خداوند وجود مطلق بصورت روح اعظم صفت الوہیت سے متمثل ہوا اور روح
اعظم سے بصفت روح عظیم الشان محمدی مظہر اسم رحمن اتم الاسماء متمثل ہوا اور اسم
اعظم سے بعد کو بصورت مثل روح مسیح مظہر رحیم صفت حیات سے متمثل ہوا اور
صفت حیات سے بعدہٗ بصفت علم سے بصورت مثل روح آدم و شیث وغیرہ و بنات

قائم ہو سکے بصورت مثل روح مسیحی و صفت ارادہ سے بصورت مثل روح خلیل و مثل بنا
در الٰہی ہر ایک مظہر اسمار خداوندی وجود مطلق ہوتا گیا اور تمام عالم ارواح خداوندی سے
ظاہر گیا اور جیسے عالم ارواح حسب اسمار پیدا ہوا ویسے عالم مثال حسب ارواح
پیدا ہوا لیکن عالم ارواح عالی آسمان مثال و عالم مثال سافل زمین کے طور پر وہ
روشنی جو عالم اجسام میں ہے کہ حواس ظاہری سے محسوس ہوتی ہے نہ رکھتا تھا یہی جگہ
تقاضہ ہے اجسام نوری میں اول ہی اول عما یعنی غبار موہومی من ستر ہزار
درجہ سے متمثل ہوا اور ایک جوہر سفید بنا اور آب مظہر روح محمدی بنایا اوسکو اول
عالم کیا یہی حقیقت پانی کی ہے جو عرش سے پہلے مادہ تھا پس اوسکے جوہر نورانی
سے جو ستارہ وکوکب دری مثال کہیے مظہر روح محمدی کو خاص بطور ثمرہ کے کیا اور
بعد کو اوس سے ارواح انبیا کے لئے مظاہر بنائے اور ملائکہ کروبین حسب جات
بنا تا گیا اور دوسرے حصہ بالا سے اوسکے عرش عظیم بنایا اور مظہر روح محمدی
کو نری روشن تاریکی مانند داہنے عرش کے رکھا اور مظاہر ارواح مقدسہ کا اوس مظہر
کو بنی کیا کہ ہنوز دور سے انبیا واقف اپنی نبوت سے تھے اور حامل اوس عرش کے چار
ملائکہ تھی ایک کا نام شیر بر ہے دوسرے کا بکر یعنی بچھڑی پر تیسرے کا انسان یعنی تجلی نوری
چوتھی کا عقاب پر اور حصہ سفلی لقبیہ اوس مانی یعنی مادہ سے لوح و قلم کیے اور انکے
نیچے آٹھ جنتین بنائین یہ عالم روشنی عالم اجسام نوری ایک عرصہ میں ہوا جسکو
ایک رات دن کرکے تعبیر کرتے ہین کیونکہ دن رات ایک شبہ پہر کی ہوتی ہے ایک دن
تین سو پینسٹھ روز مذکور کا ہوتا ہے کچھ گھنٹے زیادہ جیسے فصل نہم دانیال میں ہے
ایک روز ہوتا ہے ہزار سال کا جیسے نامہ پطرس و قرآن مجید مین ہے اور ایک روز سے
سیارہ کے پورے دورے سے اور ہر ایک دورہ سات سات ہزار برس کا ہوتا ہے
مقرر ہے اس نظر سے پچاس ہزار برس قمری کا وہ روز ہوا آیا ہے وہ حرکت ثوابت کا

هشتم سے پیدا ہوتا ہے جو چھبیس ہزار برس مین پوری ہوتی ہے علی ہذا ایکبار روز شنبہ وہ ہوا
جسمین عالم روشنی ظاہر ہوا و ذرو لقبیہ مادہ سفلی سے عالم طبایع عالم عناصر کیا اور جیسے
ملا اعلیٰ مین روح اعظم بصفت ہادی تخت نشین ہے ویسے اسفل السافلین کے لیئے عزازیل
بصفت مضل مقرر ہوا تا کہ حکمت اسم ہادی کی جیسے روح اعظم ملا اعلیٰ سے ظاہر ہے
ویسے حکمت اسم مضل کے عزازیل سے ظاہر ہوا اور یہ عالم آزمائش کا محل بنے کہ عبارت
ظہور اسماء مختلفیہ سے ہے پس مادہ مذکورہ سے دوسرے روز عالم عناصر جو بزبین معتبر ہے
بنایا اور تیسرے روز گھاس و درخت دانہ وپھل دار اسمین اشارہ تلمیحی ہے کہ روز
ولادت باسعادت جس سے سرسبزی نیکوکارونکی متصور ہو وہ روز پیر ہوگا اور چوتھے
مین جو خان عناصر سے روز یعنی تا بنات آسمانیات و آفتاب و ماہتاب و ستارہ وغیرہ
اور پانچوین مین نہنگ و آبی جانور و ہوائی مرغ اور چھٹے مین دواب وحشرات وبقیہ
جانداران وغیرہ و آدم اوّل کو اسی روز کے آخر مین بنایا اور فنا کر ڈالا بلکہ حدیث
کی رو سے ایک کم لاکھ آدمونکے دورے کیئے اور فنا کر ڈالے اور جبکہ گھاس و درخت کا
پتہ بڑا وہ جو تیسرے روز پیدا ہو گئے تھے خدا نے چاہا کہ جیسے روح اعظم عالم نوری
عرشی مین ستر ہزار وجہ سے متمثل ہے عالم خاکی مین وہ روح اعظم اوس روح محمدی
عظیم الشان سے متمثل ہو پس ملا اسفل کو جو اس روز سے آشنا تھے وہ عبارت جاندار دیکھ
رو چو لینے ہے اور پہلے آدمونکی خونریزی سے یہ ملا اسافل واقف تھے خداوند نے فرمایا
کہ آدم کو مین اپنی صورت پر بنانا چاہتا ہون یعنی خلیفہ کرنا چاہتا ہون بنظر عادم علمی
معترض ہوئے کہ اگر پایا تو خونریز کو پیدا کرنا چاہتا ہے حکم ہوا کہ تم نہین جانتے جو مین جانتا
ہون پس آسمان و زمین و پہاڑ پر غرض جو طبایع دار ہین امانت جلوہ محمدیہ کی برداشت
کے لیئے پیش کیا لیکن جمادمین نباتات کی سی صفت نمو نہین اور نباتات مین حیوانکی سی
جانداری ظاہر کہان بنتے اور حیوان مین جس سے مراد جاندار ہے جن ہوا یا دوسری چیز

انسان کی معنی دیا گئی کہ ان میں سے ہے انس کیا گیا حقیقت انسانی چونکہ جامع ہے
دونو کششی سے خود بیٹھا الم وخود ہی فراموشی سے مائل قرار کرتی ہے اسی لئے آسمان بار امانت
نتوانست کشید قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند پس آدم صفی اللہ کو تہیہ خلیفہ
الٰہی کے لئے پیدا کیا یہ رنگ رسا توان ہوا اور مینا شارہ جسکا ہے یہ وہم نا شعیر لوگ
دیا ہا کہ مرتبہ ختم میں جلوہ خاص عالم عنصری میں ہوگا موازی ورس ناہو رکے جو عرش
خدا ہم پر شیخ عظمت ہے تا کہ خلیفہ کہلاوے کر اپنا دنیا بندار حدیث کے عالموں کے مقابل
ہیا رہا ہونگے اور ستر ہزار روح جب روح اعظم کے موازی ستر ہزار مسلمان ایسے ہونگے
کہ دنیا کو انیر عنبر و مشک آگیا اور یہ سر یہ سب حقیقت میں ایک رسم مقرر ہے کہ جسم
مظہر میں جس صفت کا ظہور غالب ہے اوسکی حقیقت و نور مثل صبح علین صفت حیات
اور آدم میں صفت علم و علی ہذا و جامع جمیع اسما و صفات ہیں کہ حضور علیہ السلام مرکزی
ادس العلم انسان خلف اعظم کے میں اس نظر سے باب چہارم مکاشفات میں تعبیر حقیقت
تمہ یہ کہ حضور علیہ السلام کو خداوند یار کی سلطنت زمینی کو اوسکے باب پنجم میں
سلطنت خدا کہا جو خداوند کا ہشید خالق ارض سا ہے ویسے فصل دوم از خیال میر
حضور علیہ السلام صاحب رہا سے قدیم اوسی حقیقت کی نظر سے موصوف علی ہذا
فصل سوم سفر تثنی موسی فصل ۱۸ حقوق نبی میں مراد خداوند سے جو کوہ سینا پر
مکہ میں ظہور کرے جو ملک سنا سے ہے و فاران یعنی صحرائے مدینہ میں جلوہ گر ہوا و مبعوث
ممالک بحری غیرہ کو تشریف لیجاوے حضور علیہ السلام منظر اپنی حقیقت کے میں
کتاب بحرین خداوند سے مراد جس مقام پر حضور علیہ السلام کی تشریف آوری کا ذکر
وہ منظر وسی حقیقت کے ہے جیسے فصل ۲۳ شعیا ۶۰ و غیرہ میں خداوند کر کے مشتمل
حضور علیہ السلام کو کیا ہے پس بنظر حقیقت ان اوصاف کے ساتھ اتصاف مسلم ہوا
شخصی و بنی قید اور ہونے حضور علیہ السلام کو [illegible] مطابق حدیث کے [illegible]

پس اس حقیقت کے احتمال سے ملائک عقل عنصری ملائک کو جو سبع سموات تک ہین حکم ہوا
کہ سجدہ کرو اسمین اشارہ حضور علیہ السلام کی جمعیت کا ہوا پس سب نے سجدہ کیا لیکن
شیطان پر یہ حقیقت نہ کہلی اور اسپر امر مشتبہ ہو گیا کہ کیسی مخلوق در حقیقت خالق ہو جاوے
تاکہ اوسکو سجدہ کرے اس نظر سے وہ ابلیس مشتق ملبس مقلوب البعض لبس سے کہلایا
و مردود و بعید از رحمت شیطان ہوا اور خدا تعالے نے فرمایا آیا تو نے تکبر کیا یا تو عالین سے
ہوا اور اوسنے جواب نا وافی کا دیا جو وجہ اشتباہ ظاہر سے پیدا ہوا تہا کہ آگ بالا ہے
خاک سے پہر اوسنے دیکہا کہ آدم کو سجدہ کیا جاتا ہے اور اصل امر ظاہر نہوا عالم مخلوقات
و ملائکہ کی صورت و مورت کو مخلوقات سی سجدہ کرایا جن مین وہ جمعیت کہان ا سکے دفع
کے لیئے باب ۱۶ یوحنا مین مسیح نے خبر دی کہ شیطان محکوم احمد کا ہوگا جسکے معنی دوسرے
تسلی دہندہ کے ہین چنانچہ مفصل آتا ہے پس وجود مطلق بے شبہ واجب الوجود تحیز و تجسم
و تروح سے پاک ہے لیکن مظہر اکمل خداوند وہی روح اعظم متمثل عرش پر ہے اور
قیامت کو تخت پر بیٹہکر عدالت کریگا اور حضور علیہ السلام اوسکے روبرو سجدہ نظر حقیقت
سے کرینگے کیونکہ وہ حضور کے اصل و متصرف مطلق ہے ملائکہ روح کے روبرو صف
باندہے کہڑے ہونگے کلام نکر سکین گے لیکن جسکو اجازت رحمن سے ہو جیسے جاء ربک
والملک صفا صفا و آیۃ یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن
سے ظاہر ہے پس کلام اوسکا کلام خدا ہے اور رویت اوسکی رویت خدا اور وہی
طور پر موسی کے لیئے متجلی ہوا اسی کا نام امر الہ ہے جیسے آیۃ قل الروح من امر ربی
سے ظاہر ہے اور حضور علیہ السلام روح عظیم جامع صفات اول تمثل ذہنی مراد اللہ کے
ہین اسی مقام سے قران مین فرمایا ہے واوحینا الیک روحا من امرنا یعنی او تاری
ہم نے تیری طرف روح عظیم اپنی امر سے بخلاف دوسری ارواح کے پس نظر جمعیت
روحانیت کے چونکہ کتب سابقہ مین بنسبت حضور علیہ السلام کے فرمایا گیا تہا اور یہود

اہل کو بہت سنا تہا اور نظر تخصیص سے حضور علیہ السلام کہا ہے تشبیہ تشبیہاً و بازو
جاتے تہے کہ نا رکہدیوے اور نہ کہا جیسے شیطان پر حقیقت آدم نور محمدی منظر اون
مستور ہی ہوگئے کہ کیا ہو سکے اس سوال کو کہ کہا آتا ہے اور چلے ہے بار بار زمین
چند مقام پر قصۂ آدم و شیطان قرآن مین سنا گیا تا اہل لیاقت اصل حقیقت
سمجہ جاوین اور ممانعت سجدہ کی اپنی ذات کے لیے مقصد اس وجہ سے ہوئی تا کہ
منظر تخصیص نہ ہو جیسے لگین سے اشتباہ تمام مخلوق کو واقع ہوا اور دوسرونکی پرستش
کرنے لگین تا کہ شیطان محکوم بکمال رجبہ ہو جاوے اور کعبہ خانۂ خدا منظر اسی نور کے
ظہور سے ہوا تہا جو آدم کا پتلا وہان بنایا گیا تہا اور منظہر روح محمدی اوسمین جود تہا
وہ بدستور بنا رہا کیونکہ طرف کی کیا کوئی صورت بنا دے الغرض آدم کو تنہائی کی
الفت نہ تہا نیند غالب کر کے اوسکی بائین پسلی چیر کر عورت کو اوسکی شکل پر نکالا
اور با وزن حیات ہونیسے اوسکا نام حوا ہوا اور دونونکو اجازت دی جنت
عدن مین جو چاہین کہا مین جسکی حد نیل سے جیحون تک ہے اور اوسمین فرات و
دجلہ ہے اور وہ چار چشمہ جنت اسفل یعنی زمین کے ہین لیکن قریب درخت شناخت
یعنی شناخت مردی زنی سے ممانعت ہوئی کہ ایک کو انگور سے اور دوسرے گیہون
بطور ادب کے تعبیر کرتے ہین اور اصل اوسکی وہ ہے جسکے قرب کے بعد تنکا ہین ربانیت
ہوا اور انسان حریص ہے منع کی ہوئی چیز پر حکمت خدا نے یہ اقتضا کیا تا کہ اون
دونونکو شوق پیدا ہوا اور شیطان اس سر سے واقف تہا کہ بعد استعمال ایسے فعل کے
جریان نسل ہے آدم ہمیشہ زندہ رہیگا اس نظر سے قسم دلا کر کہا کہ ممانعت کی وجہ
یہی ہے کہ تم ہمیشہ کو نہ ہو اور مین تمکو نصیحت کرتا ہون اور اون دونونکو فریب بازی
شخصی سے دونون نے اوس درخت سے قربت کی پس غلبہ تجلیات سے ہی متمثل آدم
ہوا منظر حکمت اسکو افزا ہوا جس سے کم رتبہ ہو گئے اسی مقام سے ہبوط ہوا

دونون

برخلاف سارے حیوانات کے نکاح کی رسمیات ہے ورنہ نزاع عشقی سے عالم تباہ ہوتا اور حوا کو کہا کہ شیطان کی بات سننے سے تو درد زہ مین مبتلا ہوگی اور تیری اولاد یا نسنہ سانپ یعنی شیطان کاٹیگا یعنی انبیا منجملہ اونکے عیسے دکہہ اوٹہائینگے اور تیری اولاد اوسکا سر کچلیگی یعنی حضور علیہ السلام کا شیطان محکوم ہوگا جیسے باب ۱۶ یوحن مین ہے اور حضور علیہ السلام سے مسیح کو بادر گر سلطنت ملیگی جیسے فصل ۷ دانیال وفصل ۲ شموئیل سے واضح ہے پس ولد عورت یعنی مسیح کا بہی محکوم ہو تو عجب نہین اور آدم کو حکم ہوا کہ تیرے سبب سے زمین لعنتی ہوئی اسمین اشارہ ورس ۵ وہ فصل ۴۲ شعیا وفصل ۵ زکریا وفصل ۳ ملاکی کے طرف ہوا جسمین یہودیوں کے ملعون ہونیکا زمانہ مسیح و زمانہ حضور علیہ السلام کا ذکر ہے اور حکم ہوا کہ زمین تیرے لئے کانٹے اور اونٹ کٹاری اوگاویگی یعنی اولاد بد پیدا ہوگی ور حکم ہوا کہ تو کہیت کا سبزہ کہائیگا اسمین اشارہ حضور علیہ السلام کیطرف ہوا جیسے مذبور ۱۰۴ اکی ورس ۱۴ مین ہے اور اکثر مذبور مذکور مین حضور علیہ السلام کا ذکر ہے اور یہی مطلب آیہ قرانی فاما یاتینکم منی ہدی فمن تبع ہدی فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون کا ہے یعنی اگر آوے تمہارے پاس مجہسے ہدایت یعنی قران پس جو پیروی کرے میری ہدایت کی پس نہین ہے خوف اونپر اور نہ رنجیدہ ہونگے جیسے فصل ۴۲ شعیا و مذبور ۱۰۴ مین مفصل ہے اور آدم کو حکم ہوا کہ تو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کہائیگا اسمین اشارہ ہوا کہ محنت سے شوکت اسلام ہوگی الغرض آدم وحوا کو چمڑے کے کپڑے پہنائے اور آدم نے چاہا کہ درخت حیات یعنی توبہ و تقوی کو پکڑے نظر بران پہر اہبطوا فرمایا یعنی باغ عدن سے نکالدو پس آدم کو نکالدیا عرضیکہ مین مطابق قران مجید کے خدا نے اوسکو چند کلمات سکہلائے جس سے اوسکی توبہ منظور ہوئی ورس اول فصل ۴ توریۃ تکوین مین اشارہ ہے کہ آدم وحوا ہم بستر ہوئی الخ اسلام مین اوسکی تفصیل ہے کہ عرفات مین آدم وحوا ایک عرصہ کے بعد ملے

اور نشان عظیم الشان اولاد آدم کے لیے مقرر ہوا کہ جو کوئی نوین ذی الحجہ کو مقام مذکور مین
آوے اوسکی توبہ قبول ہوجایا کرے یہانتک کہ ابراہیم خلیل نے جبکہ جبل کی نسبت فرمایا
کہ تمہارے بیٹے نے یہ کام کیا ہے اور تنور کہ انہونمین ڈالے گئے اور جا آتش نمرود
مین آئے تو وہان سے حج کعبہ سمندری سی کعبہ کا کیا اور جبکہ مصر مین سیارہ کو ...
اس نظر سے دوسرے مرتبہ پھر حج کعبہ جنوبی مصر کو گیا جسکے شرق مین ہنوز دیکھے
موجود ہے یعنی اسی کعبہ کو جیسے فصل ۱۲ و ۱۳ تکوین مین ہے پس آدم و حوا کے
قابیل و ہابیل پیدا ہوئے جنکا قصہ مشہور ہے اور ۱۳۰ سنہ ہبوط آدم مین شیث
ہوئے اور ۱۰۵ شیث مین انوش ہوئے اوسوقت عبادت کے لیے خانہ کعبہ کی
تعمیر ہوئی جیسے ورس ۲۶ فصل ۴ تکوین مین ہے کہ اوسوقت سے لوگ اللہ کا نام لینے
لگے اور عمر ۹۰ انوش مین قینان ہوئے اونکے ۷۰ سنہ مین مہللئیل ہوئے اونکے
۶۵ سنہ مین یارد اونکے ۱۶۲ سنہ مین اخنوخ یعنی ادریس ہوئے جنکی کتاب مین مطابق
نامہ یہودا کے لکھا ہوا ہے کہ خداوند یعنی مسیح پیشی ہوگی اور خداوند یعنی حضور
علیہ السلام اونکو سزا دینگے اخنوخ کے ۶۵ سنہ مین متوشلح اونکے ۱۸۷ سنہ مین لمک
اونکے ۱۸۲ سنہ مین نوح ہوئے اونکے ۵۰۰ سنہ مین سام ہوئے اور بعد کو حام و یافث
اور عمر ۶۰۰ نوح مین طوفان آیا جبکہ عمر نوح کی ۶۰۰ سال کی تھی کہ ہبوط آدم سے
۱۶۵۶ سال جبکہ گذری تھے جنکی امت باوجود وحدۃ الوجود کے اقبال کے تو اونکے
زلفی کہتے تھے نظر بران حکم خدا ہوا کہ کشتی بناوے اور ہر ایک کیل کو پیغمبر کے نام سے
لگاوے پس آدم سے حضور علیہ السلام تک سبکے نام لکھے مگر چار کیلین خالی رہگئین
حیران ہوئے حکم ہوا کہ ختم المرسلین علیہ السلام کے چار یار مین انکے نام لکھو
جنکے نام ہنوز کتاب حزقیل در باب چہارم مکاشفات مین موجود ہیں ...
اور نوح کے سوا تین بیٹون و بہوونکے کوئی باقی نرہا جیسا کہ ...

حد پر دال ہے جسکے کہ بسبب نوح بہی غرق ہوگیا اور بعد رفع طوفان کے مطابق ورس ۲۰
فصل ہشتم تکوین کے نوح نے خداوند کے لئے مذبح بنایا یعنی یہی کعبہ جو اول مکان آدم
کے زمانہ سے تہا پہر اولاد نوح طوفان سے خوف کرنے لگے نوح نے فصل نہم تکوین کے
مطابق کمان عہد سے تسکین دی کہ اول طوفان قیامت مین کمان عہد کو رکہتے ہین
مطلب اس سے وہی کمان خداوند جار یار ہے جسکی نسبت فصل ۳ حبقوق مین عدہ قسمیں
ہے اور حبقوق سے پہلے معرفت شعیا کی فصل ۵۴ مین یہہ قسم کہائی ہے جیسے مفصل
آتا ہے اور نوح ایک روز بیہوشی مین برہنہ ہوگئے اور حام دیکہکر ہنسا اور شام
و یافث کو خبر ہوئی اونہون نے منہ پہیر کر پردہ ڈالدیا جبکہ نوح ع کو ہوش ہوا حام کو
بددعا دی کہ تیری بیٹی کنعان کی اولاد غلام رہیگی یہانتک کہ شیا و دوان بن سحام
کوش بن حام کی اولاد یعنی سند و ہند بہی معہ اولاد کنعان یورو بن بریم کے غلام مشہور ہین
اور سلطنت ہند اسی باعث غلامون کی یعنی غیر از دونکے جو دوسرے کے تابع ہون مشہور
و معروف ہے گو اول مین کوش کی بڑی سلطنت عراق عرب بابل مین ہوئی ویسکے پیچہے
نمرود کی وہ بعد زمانہ ہود پیغمبر کے تہا اور علم نجوم و ہیئت وغیرہ کی بنا اول ملک عرب
مین سے ہوئی یہانتک کہ ہنود کے نیل کنٹہ کا نجوم جو عمدہ اونکے ہان ہین وہی تاجک
تاجی کہلاتا ہے گو اہل اسلام مین متوکل ہونیسے خداوند پر و عدم تیقن علم نجوم
سے اوسکا اعتبار جاتا رہا اور شام کو دعا دی کہ خداوند خدا انکان سے برکت پاوے
مراد اوس سے وہی خداوند جار یار موعود باب ہفتم مکاشفات خصوصًا علیہ السلام مین اور
یافث کو دعا دی کہ شام کے گہر آوے چنانچہ زمانہ مسیح مین چند اولاد یافث نے
ہدایت پائی **الغرض** بعد دو سال طوفان کے ارفکشد شام کے ہوئے اونکے
۱۳۰ سال مین قینان ہوئے اونکے ۱۳۵ مین شالح اونکے ۱۳۰ مین عیبر صاحب
زبان عبری ہوئے خواہ ہود ہون یا غیر انکے عرصہ مین اولاد شام کی زبانین مختلف ہوگئین

جبکہ ہود پیغمبر نے مخلوق کو جو بت پرستی کرتے تھے غارت کیا اور بعد آدم بن سام کی اولاد
مصر اوری میں ایک تھا وطلوبوں کے بنانا چاہا تاکہ آئندہ طوفان سے غارت نہوں [illegible]
سبکی زبان میں مبالغہ بلبلیں علم عمارت بھی ہو سے ہی شروع ہوا اونکے ۳۲۱۳ میں [illegible]
اور دوسرے قحطان قحطان کے چند بیٹوں میں سے ایک نے عبرانی سے عربی بنائی جسکو [illegible]
یعنی یعرب کہتے ہیں جو فصیح و بلیغ ترین زبان ہے اور ایک کے ۳۳۱۲ میں [illegible]
۳۳۱۴ میں شروع اور ونکے ۳۳۱۲ میں تاخور اونکے ۳۴۸۲ میں تارخ اونکے ... میں [illegible]
وہاں آن و ابراہیم ہوئے مراد اون سے نمرود ہے غالباً زمانہ عیبر سے یہ لوگ صاحب
دولت چلے آتے تھے پس نمرود نے ابراہیم کو تنور میں جدا اور کرکے توریت تکوین [illegible]
ڈالا اور نمرود اور اوسکی بیٹی جل گئی اور برکت تو محمدی سے آگ ابراہیم پر باغ
ہوگئی پس طوفان سے ابراہیم تک ۱۰۷۰ سال ہوئے اور ہبوط آدم سے شروع
ہزار ہفتم میں حضور تشریف لائے پس اس نظر سے ابراہیم ۲۲۲۸ سال قبل حضور
علیہ السلام ہوئے اور ولادت مسیح سے ۱۴۲۲ سال قمری قبل ہوئے پس آپکے
کلدانیوں کے تنور سے مقام حاران میں حلاسے باپ کے آگئے وہاں پر آزمائش حسب آیت
اذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات کے مطابق فصل ۱۲ تکوین کے ہوئے کہ اپنے باپ کے گھر کو
چھوڑکر زمین کنعان میں جا بس اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤنگا اور تجھکو مبارک
اور تیرا نام بڑا کرونگا اور تو ایک برکت ہوگا ۳- اور اونکو جو تجھے برکت دیتے ہیں برکت
دونگا اور اوسکو جو تجھپر لعنت کرتا ہے لعنتی کرونگا اور دنیا کے سب گھرانے تجھسے
برکت پاوینگے یہ خبر خاص امت حضور علیہ السلام ... ہے جیسے باب ۳ کتاب اعمال میں کہتا ہے
کہ خاص دین پیغمبر سے متعلق ہے جو زمانہ میں نسخ مسیح اور اوسکے بعد مکرر بار [illegible]

بلاد سے اسی مقام سے معنی اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل
ابراہیم کے جاننے چاہئیں کہ منظر اس عدد کے تشبیہ سے قبل ابراہیم مقام [illegible]

متصل شکم کے قصبہ لوز مین پہنچے جہان بعد کو یعقوب نے کعبہ بنایا تہا و تانیز اسحق کی ولادت
کا وعدہ ہوا پہر ابراہیم مطابق فصل ۱۲ تکوین مذکور کے حج کعبۃ اللہ کرنے گئے اور مذبح
یعنی کعبۃ اللہ کی تعمیر کے جو سمندر کے پاس ہے اور دعا کی وہ جو قرآن مجید مین مصرح
حضور علیہ السلام کی نسبت ہے اور چاہ زمزم کہ پہلا بیر شبع ہے یعنی عہد کا کوا ابراہیم
نے بنایا ہے جیسے آئندہ آتا ہے اور پہر مصر کو گئے اور ساری کی خوبصورتی بادشاہ
نے سنی اور طلب کر لیا اور دست درازی کے قصد سے اوسکے ہاتہہ شل ہو گئے اور
سارا کی دعا سے کہل گئے نظر بران معہ اپنی بیٹی ہاجرہ کے بنظر عظمت سپرد ابراہیم کیا جیسے
یہود ربانیون کا قول ہے دیکہو کتاب برشیت رباہ کو پس کنیز کہنا یہ عام یہودیون کا
قول ضد سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اولاد صالح سے تہین مگر یہود ربانیون کا قول صحیح ہے
البتہ اسقدر مسلم ہے کہ بڑی عورت کے چہوٹی عورت تابع رہتی ہے یہ قدیمی رواج چلا آتا ہے
دیکہو ہنود کے راجاؤن مین اسمین ہمکو تکرار نہین اور جیسے توریت مین بنی اسرائیل کو غلام کر کے
فرعون کا لکہا ہے مطلب اوسی خدمتی سے ہوتا ہے اوس نظر سے توریت عبرانیہ اگر
کنیز کر کے لکہدین حرج کا نہین جنکا نکاح اور بی بی ہونا ثابت الغرض ابراہیم مطابق
فصل ۱۳ تکوین کے حج کعبۃ اللہ کا جو جنوب مصر سے ہے یعنی اسی ہمارے کعبہ کو کرنے آئے
اور وہی دعا مصرحہ قرآن مجید کے اور وہانسے پہر خلیلیہ تشریف لائے جسکو کرار کہتے تہے
اور مقام حبرون مین ایک قربانگاہ بنائی اور مطابق فصل ۱۴ تکوین کے لوط کو قید سے
چہڑایا جو تین سو اٹہارہ ۳۱۸ آدمیونسے اونپر چڑہے تہے اور لوط کے مال سے دسیکی تنخمیر
ملیک سالم نام کو دی یعنی سلامتی کے بادشاہ یعنی خضر وہ تہے اسنے اوسکو مطابق
ورس ۱۹ فصل مذکور کے برکت دیکی کہا کہ خدا تعالے کیطرفسے جو آسمان و زمین کا مالک ہے
ابرام مبارک ہو ۲۰ ر اور مبارک خدا تعالے جسنے تیرے دشمنونکو تیرے ہاتہہ مین حوالہ
کیا پس لفظ برکت دیکی کہا مین اشارہ خفیفہ ولادت مسیح کیطرف ہے اور بعد کو حضور علیہ السلام کی

جلد تعلیقت جزو سی و مطابق ورس ۵ فصل ۱۵ تکوین کے خداوند نے اوسی کہا کہ اب
آسمان کیطرف نگاہ کر اور ستارونکو گن اگر تو گن سکے تو اپنی اولاد کو گن سکیگا اور وہ
خداوند پر ایمان لایا اور یہ اوسکے لیئے صداقت محسوب ہوئی اسمین حسب تصریح باب ۱۶ و ۲۱
اوسے وعدہ ہاجرہ کیطرف اشارہ ہمیل کا ہوا اور اسمٰعیل کی صفت اسی سے سید
کہلائی اور ورس ۱۷ فصل ۱۷ سے وعدہ اسحٰق کی نسبت ہوا جسمین ابراہیم کو شک پڑا
اور خدا نے کہا میں وعدہ کو پورا کرتا ہوں یہ کیا بڑی بات ہے لیکن وہ خواہان تسکین ہوئے
اور چار پہلے یعنی ضعیف حیوان ذبح کیے جیسے لفظ سے قرآن مجید میں اسپر دال ہے لایا گیا
سوائے طائروں کے باقی کے دو دو ٹکڑے کیئے اور ہر ایک ٹکڑا دوسرے کے مقابل دہرا
شکاری پرندے اوسپر اوترے اونکو ہنکا دیا وہ ڈرتے ہوئے ابراہیم کیطرف آئے
جیسے قرآن مجید میں ہے اور قربانی منظور ہوئی کہ اونکو آگ کہا گئی اور ابراہیم کو حکم ہوا
جیسے توریت میں ہے کہ چونکہ چار جانداروں ہی تو نے آزمایش کی چار سو سال تک تیری
اولاد مصر میں غلام رہیگی چنانچہ تا زمان موسیٰ اولاد اسحٰق غلام فرعون ہی کی رہی چار
صاحب سی کا ذکر قران مجید میں ہے وہی پانچوین کی نسبت مترجمین توریت کو تردد ہے
کوئی کچھ اور کوئی کچھ کہتا ہے باقی میں چوپایہ ضعیف اور ایک پرندہ بہت صحیح ہے کیونکہ
سی چوپایہ سے متعلق ہوتی ہے جو قرآن مجید میں ہے اور مطابق فصل ۱۶ تکوین کے
جبکہ ابراہیم کے ہنوز اولاد نہ تھی ہاجرہ کا نکاح ابراہیم سے سارہ نے کردیا اور وہ
مطابق ورس ۴ فصل مذکور کے حاملہ ہوئی اور جب اوسنے معلوم کیا کہ میں حاملہ ہوئی تو اوسنے
سارہ کو حقیر جانا ۵ تب سارہ نے ابراہیم سے کہا کہ نا انصافی جو مجھپر ہوئی تیرے
ذمہ ہے میں نے ہاجرہ کو تجھے دیا اور اب جو اوسنے آپ کو حاملہ دیکھا تو میں اوسکی
نظروں میں حقیر ہوگئی میرا اور تیرا انصاف خداوند کرے ۶ ابرام نے سارہ سے
کہا کہ تیری خادمہ تیرے ہاتھ میں ہے جو تیری نگاہ میں اچھا ہو اوس سے ویسا ہی کر

سارئی نے اوسپر سختی کی اور وہ اوسکے سامنے سے بہاگ گئی ۷ - اور خداوند کے
فرشتہ نے اوسے میدان مین پانی کے ایک چشمہ کے پاس پایا یعنی اوس چشمہ کے پاس
جو سور کی راہ پر ہے ۸ - اور اوسنے کہا اے ہاجرہ تو کہان سے آئی اور کدہر جاتی ہے
اوسنے کہا کہ مین سارئی کے پاس سے بہاگی ہون ۹ - اور خداوند کے فرشتہ نے کہا
کہ تو اپنی بیبی کے پاس پہر جا اور اوسکے تابع رہ ۱۰ - پہر خداوند کے فرشتہ نے اوسے
کہا کہ مین تیری اولاد کو بہت بڑہاؤنگا کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائیگی (جیسے فصل ۱۵
تکوین مین ابراہیم کو وعدہ ہوا تہا) ۱۱ - اور خداوند کے فرشتہ نے اوسے کہا کہ
تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی اوسکا نام اسمٰعیل رکہنا کیونکہ خداوند نے تیرا دکہہ سنا
۱۲ - وہ امّی ہوگا اوسکا ہاتہہ سبپر اور سبکے ہاتہہ اوسکے برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب
بہائیونکے سامنے بود و باش کریگا **الغرض** ۸۶ برس کی عمر مین ابراہیم کے اسمٰعیل
پیدا ہوئے اسمین تمام پیشین گوئی حضور علیہ السلام کی اشارتاً ہوئی اور پہر مطابق فصل
۱۷ تکوین کے ذریعہ اسمٰعیل سے وعدہ کثرت اولاد ہوا کہ مین اپنے و تیرے درمیان عہد
کرتا ہون کہ مین تجہے نہایت بڑہاؤنگا ۳ - تب ابرام منہ کے بل گرا اور خدا اوس سے
ہمکلام ہوکر بولا کہ دیکہہ مین جو ہون میرا عہد تیرے ساتہہ ہے اور تو بہت قومونکا باپ
ہوگا کیونکہ مین نے تجہے بہت قومونکا باپ ٹہرایا اور تیرا نام پہر ابرام نہ کہلائیگا
بلکہ تیرا نام ابراہام ہوگا ۶ - اور مین تجہے برومند کرتا ہون اور قومین تجہسے پیدا ہونگی
اور بادشاہ تجہسے نکلین گے ۷ - اور مین اپنے و تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل
کے درمیان اونکی پشت در پشت کے لئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہون کہ مین تیرا
اور تیری نسل کا خدا ہونگا ۸ - اور مین تجکو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام
ملک جسمین تو پردیسی ہے دیتا ہون کہ ہمیشہ کے لئے ملک ہو اور مین اونکا خدا ہونگا
۹ - پہر خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو

نگاہ رکھیں یہ میرا عہد جو میرے اور تیرے درمیان ہے ختنہ کا ہے نگاہ رکھنا تا آخر
ورس ۱۱ و ورس ۲۳ تک کے مطابق ختنہ اسمٰعیل کے ہوئی اور یہ شرف اسمٰعیل کو اول حاصل ہوا
اسی سبب سے فصل ۲۰ دشعیا میں بعنت مختون انکی اولاد مشہور ہے اور ورس ۱۵ آ
کے مطابق سارہ کی نسبت بھی حکم ہوا کہ اوسی سرست کہہ بلکہ اوسکا نام سرہ ہے
۱۶ - اور میں اوسے برکت دونگا اور اوس سے بھی تجھے ایک بیٹا بخشونگا (یہیں لفظ
بھی سے صاف دریافت ہوا کہ پہلے کا وعدہ اسمٰعیل کیطرف تھا) ۱۰ - یقیناً میں
اوسے برکت دونگا کہ وہ قومونکی ماں ہوگی اور ملکوں کے بادشاہ اوس سے پیدا ہونگے
۱۷ - تب ابراہیم منہ کے بل گرا اور ہنسکے کہنے لگا کہ کیا سو برس کے مرد کے بیٹا ہوگا
اور کیا سرہ جو نوے برس کی ہے جنیگی ۱۸ - اور ابراہیم نے خدا سے کہا کہ کاش اسمٰعیل
تیرے حضور جیتا رہے ۱۹ - تب خدا نے کہا کہ بیشک تیری جورو سرہ تیرے لیے ایک بیٹا
جنے گی (چونکہ تو ہنسا) تو اوسکا نام اضحاک رکھنا اور میں اوس سے اور بعد اوسکے اوسکی
اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا سا عہد ہے قایم کرونگا اور اسمٰعیل کے حق میں میں نے تیری
سنی اوسے برکت دونگا اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے ماد ماد کو یعنی بڑی ہی
بڑی یعنی حضور علیہ السلام کو پیدا کرونگا اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور میں
اوسے امت عظیم بناؤنگا اور بارہ سرداروں سے ظاہر لفظ سے بارہ بیٹے اسمٰعیل
مراد ہیں و اشارہ بارہ ائمہ کیطرف ہے جو حدیث الائمہ من بعدی اثنا عشر میں مقصود ہیں
جیسے فصل ۲۵ تکوین میں اولاد سے مراد عام ہے جسکا سا شب پیر کاٹے اور شمارہ
[illegible] سے تفسیر سنی میں .... (اس سے بھی صاف ظاہر ہوا کہ ابتدا فصل میں امت
عظیم کا عہد ابراہیم کو وہ یہی عہد اسمٰعیلی ہے جیسے مفصل فصل ۴۲ دشعیا سے دونوں عہد
ذکر آتا ہے چنانچہ ورس ۲۱ فصل ۱۷ تکوین مذکور سے بھی ظاہر ہے کہ اضحاق سے جسکو سرہ
جنیگی اسی وقت اپنا عہد قایم کرونگا اور فصل ۲۳ یسعیا میں یہ عہد اسحاقی کو [illegible]

عہد اسحاقی

عہد اسمٰعیل سے ہے محل زوال مین لکھا ہے پس ترجمہ ورس ۱۹ مین اس سبب سے ہمیشہ کا ساتھ نہ لکھا اور
بعد کو مطابق فصل ۱۸ تکوین کے وعدہ ولادت اسحٰق ہوا اور قصہ قوم لوط کا واقع ہوا جیسے
اوسکا ذکر فصل ۱۹ تک ہے اور فصل ۲۰ مین قصہ پکڑے جانے سارہ کا ہے اور فصل ۲۱ کی
رو سے اسحٰق پیدا ہوئے اور دودھ چھڑایا گیا اور ورس نہم کے رو سے سارہ نے دیکھا کہ ہاجرہ
مصری کا بیٹا جو وہ ابراہیم سے جنی تھی ٹھٹھے مارتا ہے ۱۰ تب اوسنے ابراہیم سے کہا
کہ اس خادمہ اور اوسکے بیٹے کو نکالدے کیونکہ اس خادمہ کا بیٹا میرے بیٹے اسحٰق کے ساتھ
وارث نہوگا (اور وراثت ابدی نبوت ابراہیم کی اسمٰعیل ع کو محقق ہو چکی تھی سارہ نے خیال
کیا مبادا میری نسل کے زمانہ مین اوسے وراثت ملجائے اور کم قدری اولاد اسحٰق کی ہو
اس نظر سے سارہ کی اولاد دو مرتبہ ایسی برباد ہوئی کہ حد سے زیادہ ایک زمانہ بخت نصر
مین ۵۸۸ قبل مسیح مین جو دوسری قومون فارسیون کے ذریعہ سے نجات پائی چونکہ ہاجرہ بار اول
آگئی تھی اور دوسرے مرتبہ چونکہ ہاجرہ کو مطلق نکالدیا تا چارسنہ ۷۰ مسیحی مین اولاد سارہ ایسی
برباد ہوئی کہ پتہ نہ لگا بالآخر بذریعہ اولاد اسمٰعیل علیہ السلام کے طفیل حضور علیہ السلام پھر آباد
و شاد ہوئی اور حال ابراہیم و ہاجرہ کا مطابق ورس ۱۱ فصل ۲۱ تکوین کے یہ حاصل ہوا کہ اپنے بیٹے
کی خاطر یہ بات ابراہیم کی نظر مین نہایت بری معلوم ہوئی ۱۲ ۔ خداوند نے ابراہیم سے
کہا کہ وہ بات اس لڑکے اور ہاجرہ کی بابت تیری نظر مین بری معلوم ہو ہر ایک بات کے
حق مین جو سارہ نے تجھے کہی کان رکھ کیونکہ تیری نسل اسحٰق سے ہوگی ۱۳ یعنی بالفعل اور
ہاجرہ کے بیٹے سے بھی ایک قوم پیدا کرونگا یعنی امت عظیم جیسے ورس ۲۰ فصل ۱۷ مین ہے)
۱۴ ۔ تب ابراہیم نے صبح سویرے اٹھکر روٹی و پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کو اوسکے
کاندھے پر دھر کر دی اور اوس لڑکے کو بھی اور اوسے رخصت کیا وہ روانہ ہوئی اور
بیر شبع کے بیابان مین بھٹکتی پھرتی تھی ۔ اور بیر شبع ایک مطابق ورس ۳۱ فصل ہذا کے
نام ہے اوس کنوئین کا جسپر ابراہیم و ابی ملک مین اس قصہ کے بعد عہد ہوا اور دوسرا چاہ زمزم ہے

دو جو حضرت اسمعیل اور اونکی اولاد کا مقام ہے پہلے سے اوسی مقام سے واضح ہوا دیکھو تواریخ اہل
سلام حضرت ابراہیم کو خداوند نے باقی سمجھا کہ وہ ہاجرہ و اسمعیل علیہ السلام کو وہان چھوڑ
دے ۱۵ - اور جب مشک کا پانی چک گیا تب وسنے اوس لڑکے کو جہاڑی کے نیچے
ڈال دیا ۱۶ - اور آپ روانہ ہوکے اوسکے سامنے ایک تیر کے ٹپے پر دور جا بیٹھی
(یہی روانگی کو صفا مروہ پر جانے کے لیئے یادداشت لشکر کے لیئے سنت ہوئی) کیونکہ
اوسنے کہا کہ مین لڑکے کا مرنا نہ دیکھون سو وہ سامنے بیٹھی اور چلا چلا کے روئی ۱۷ -
تب خدا نے اوس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتہ نے آسمان سے ہاجرہ کو پکار
کر کہا اے ہاجرہ تجھکو کیا ہوا مت ڈر کہ اوس لڑکے کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی
۱۸ - اوٹھ اور لڑکے کو اوٹھا اور اوسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کہ مین اوسے امت عظیم
بناؤنگا ۱۹ - پھر خدا نے اوسکی آنکھین کہولین اور اوسنے پانی کا ایک کنوان دیکھا اور
جاکر اوس مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا اور خدا اوس لڑکے کے ساتھ
تھا اور وہ بڑا اور بیابان مین رہا کیا اور تیر انداز ہوگیا (تاکہ نوح کے عہد کمان کی بنا
پڑے) ۲۱ - اور وہ فاران کے بیابان مین رہا اور اوسکی مان نے ایک عورت ملک مصر
سے بیاہنے کو لی اور اسحق ذبیح اللہ کی جیسی حدیث مین ہے قربانی ہوئی جیسے فصل ۲۲
تکوین مین ہے مقام کوہ موریہ مین جہان بعد کو کعبۃ اللہ یعقوب نے بنایا جو کعبہ شرقی
مشہور ہے اب [illegible] عمر بن عبد العزیز کی قبر ہے اور ذبح کرنے دوسرے بیٹے مین اشارہ
ہوا کہ اولاد اسمعیل سے عبد المطلب کے دوسرے بیٹے کی نسبت قربانی ہوگی یعنی عبد اللہ
کیونکہ وہ صاحب امت عظیم ہین اور اسمعیل علیہ السلام کے مطابق ورس ۱۳ فصل ۲۵ تکوین
بارہ بیٹے ہوئے ۱ نبت ۲ قیدار ۳ ادبیل ۴ مبسام ۵ مشماع ۶ دومہ ۷ مسا ۸ حدد
۹ تیما ۱۰ یطور ۱۱ نافیش ۱۲ قدمہ یہ اسمعیل کے بیٹے ہین اور اونکے نام اونکی
بستیون مین اور یہ اپنی امتون کے بارہ سردار تھے اور اسمعیل کی حیات کے برس ایکسو سینتیس ۱۳۷ ورس

جان بحق تسلیم ہوا اور وہی حویلہ سے شور تک بستی تہے انکا قطعہ زمین سنئیل ہیونکے سامنے بڑا تہا اور حویلہ وسط دریا کے ایران سے اولادِ شام سے ہے اور یہ حمایہ فصل ۱۶ آیت ۱۲ مین غور طلب ہے کہ اسماعیلیونکو برادران اسحاقی کہتے ہین اور ابراہیم کی تیسری بی بی (جنکا نام قنطورہ تہا جو حدیث سے ترکونکی دادی ہین) چہہ بیٹے ہوئے آ زمران ۲ یقشان ۳ مدان ۴ مدیان ۵ اسباق ۶ شوخ اور مدیان کے ایفا ترکونکا دادا ہوا جسکی اولاد ترکون نے لعد نبت بن حمل بن قیدار کے اولاد کے بیت المقدس کو مطابق فصل ۶۰ شعیا کے آباد کیا اور ہاجرہ والی مکہ مقدسہ ہین جنکا ذکر باب ۴ نامہ اول گلتیونمین ہے کہ نصارٰی کو پال نصیحت کرتا ہے برخلاف فرمودہ مسیح جنہون نے توریت پر عمل کرنیکی تاکید کی ہے کہ نصاری ہوکر دین موسوی کیون تسلیم کرتے ہو کیا تمنے دو عہدونکی بات نہین سنی کہ عہد اسحقی عہد اسمٰعیلی کے وقت جاتا رہیگا ۔ ورس ۲۱ مجہسے کہو تو تم جو شریعت کے تابع ہوا چاہتے ہو کیا تم نہین سنتے کہ شریعت کیا کہتی ہے ۲۲ ۔ یہ لکہا ہے کہ ابراہیم کے دو بیٹے تہے ایک خادمہ سے دوسرا آزاد سے ۲۳ پر وہ جو خادمہ سے تہا جسم کے طور پر ۲۴ یہ باتین تمثیلی ہین اسلیئے کہ یہ عورتین دو عہد ہین ایک تو سینا کے پہاڑ کی جو نری غیر آزاد جنتی ہے یہ ہاجرہ ہے ۲۵ کیونکہ ہاجرہ کوہ سینا اور یہانکے یروشالم کا جواب ہے جو اپنے لڑکونکے ساتہہ غیر آزادی مین ہے ۲۶ پر اوپر کی یروشالم آزاد ہے ۲۷ سو ہی ہم سبکی ماں ہے کیونکہ لکہا ہے کہ اے بانجہہ جو جننے والی نہین جی جان سے خوش ہو اور تو جو درد جننے کا نہین جانتی اب پہول اور قہقہے مار کیونکہ بیکس عورت کے لڑکے خصم والی کے لڑکو نسے زیادہ ہین اور فصل ۵ نامہ گلتیونمین لکہا ہے کہ ساری کا قول ہے کہ عہد اسحق کے ساتہہ عہد اسمٰعیلی جمع نہو سکیگا پہر تم کیون اے نصاری دین موسوی قبول کرتے ہو یعنی عہد موسوی قائم و پایدار نہین اور مکہ کی نسبت فصل ۵۴ شعیا مین ہے کہ آ ادہی اے بانجہہ تو جو نہین جنتی تہی خوشی سے للکار جو حاملہ نہوتی تہی وجد کریگا اور خوشی سے چلا کیونکہ

خداوند فرماتا ہے کہ بیکس تو جو بچہ نہ جنی تہی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے ۱
اپنے خیمہ کے مقام کو بڑا کر دے ہان تیرے مسکنون کے پردے پہیلا دریغ مت کر اپنی ڈوریان لمبی
اور اپنی میخین مضبوط کر ۲ اسلیئے کہ تو داہنے اور بائین طرف بڑہیگی اور تیری نسل
قومونکی وارث ہوگی اور اجاڑ شہرونکو بسا دیگی ۳ مت ڈر کہ تو پہر پشیمان نہوگی تو
مت گہبرا کہ تو پہر رسوا نہوگی کہ تو اپنی جوانی کی ننگ بہول جائیگی اور اپنی بیوگی کا عار
پہر یاد نہ کریگی ۴ کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے اوسکا نام رب الافواج اور تیرا نجات
دینیوالا اسرئیل کا قدوس ہے وہ ساری زمین کا خدا کہلائیگا ۵ کیونکہ تیرا خدا
کہتا ہے کہ خداوند نے تجہے جو طلاق کی ہوئی اور دل آزردہ عورت ہے اور جوانی میں
کی ایک جورو کی مانند جو رد کی ہوئی ہو پہر بلایا ہے ۶ مین نے ایکدم کے لیئے تجہے چہوڑ دیا
لیکن اب مین بہت سی مہربانیون سے سمیٹ لونگا ۷ قہر کی شدت کے عالم مین مینے اپنا منہ
تجہسے ایک لحظہ چہپایا پر اب مین ابدی عنایت سی تجہپر رحم کرونگا خدا تیرا بچانیوالا یون
فرماتا ہے ۸ کہ میرے آگے یہ نوح کے پانی کا سا معاملہ ہے کہ جسطرح مینے قسم کہائی
تہی کہ پہر زمین پر نوح کا سا طوفان کبہی نہ آئیگا اسیطرح اب مین نے قسم کہائی کہ
مین تجہسے پہر کبہی آزردہ نہونگا اور تجہکو نہ جہڑکونگا ۹ ۱۰ پہاڑ تو جاتے رہین اور کوہ
ہل جائین پر میری مہربانی جو تجہپر ہے کبہی غائب نہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نکریگا
خداوند جو تیرا رحمن ہے یون فرماتا ہے ۱۱ اے تو جو آزردہ خاطر ہے اور آندہی کی
اوچہالی ہوئی ہے اور تسلی سے محروم ہے دیکہ کہ مین تیرے پتہرون کو شنجرفون مین بٹہاؤنگا
(یعنی حجر اسود کی تعظیم کراؤنگا) اور تیری بنیاد نیلمون سے ڈالونگا ۱۲ مین تیری فصیلونکو
لعلون سے اور تیرے پہاٹکونکو چمکتے ہوئے جواہر سے اور تیرے سارے احاطہ کو بیش قیمت
پتہرونسے بناؤنگا ۱۳ اور تیرے سارے فرزند بہی خداوند سے تعلیم پاوینگے اور تیرے
فرزندونکی سلامتی کامل ہوگی ۱۴ تو راستبازی سے پائدار ہوجائیگی تو ظلم سے دور رہیگی

تو نہ ڈریگی اور گھبراہٹ سی کہ وہ تیرے نزدیک نہ آویگی ۱۵ ممکن ہے کہ وہی گدہی اکٹھی ہو
آوین پر میرے حکم سے نہین جو کوئی تیرے برخلاف جمع ہوں ہنوز انکو چھوڑ کے تیری طرف
آوینگے ۱۶ دیکھ مین نے لوہار کو پیدا کیا جو کوئلے آگ مین ڈالکے پھونکتا ہے اور اپنے کام
کے لئے ہتیار نکالتا ہے اور غارتگر کو خراب کرنیکے لیئے بھی پیدا کرتا ہے ۱۷ کوئی ہتیار جو
تیرے برخلاف بنایا گیا کام نہ آئیگا اور جو زبان عدالت مین تجھپر چلیگی تو اسی مجرم
کریگی یہ خاوند کے بندوں کی میراث ہے اور انکی راستبازی مجھسے ہے خداوند فرماتا ہے
انتہے اور یہ وہی ہاجرہ والی مکہ ہے جو ورس ۳ فصل دوم سموئیل اول مین ہے کہ غرور سے
(اہل اسرائیلی) بہت باتین نہ کہو اور بڑا بول تمہارے منہ سے نہ نکلے کیونکہ خداوند دانش
کا خدا ہے اور اعمال اوسکے آگے تولے جاتے ہین ۴ زور اور انکی کمانین ٹوٹین اور وہ
جو لڑکھڑاتے تھے انکی کمرین مضبوط ہوئین ۵ وہ جو پیٹ بھرے تھے آپ ہی روٹی کے
لئے مزدور ہو گئے (یعنی بنی اسرائیل) اور وہ جو بھوکے تھے (یعنی اسمعیلی) اونہوں نے فراغت
پائی بلکہ بانجھہ سات جنتی (یعنی مکہ خوش ہوا) اور اولاد والی (یعنی جروسلم بیت المقدس)
ناطاقت ہو گئی ۶ خداوند مارتا ہے اور جلاتا ہے اور وہی گور مین اوتارتا ہے اور وہی اوٹھاتا ہے
۷ خداوند مسکین کرتا ہے اور بلند کرتا ہے ۸ ناچیز کو خاک پر سے وہی اوٹھا کھڑا کرتا ہے اور
کنگال کو کوڑے سے اوٹھا لیتا ہے تا انہین امیروں کے درمیان بٹھاوے اور حشمت کے تخت کا
مالک کرے کہ زمین کی تھونیان خداوند کی ہین اور اوسنے دنیا کی بنا اونپر رکھی ہے
۹ وہ اپنے مقدسوں کے قدم پر نگاہ رکھتا ہے ہر شریر اندھیرے مین چپ چاپ پڑے رہینگے
کیونکہ قوت ہی سے کوئی فتح نہین پاتا ۱۰ خداوند کے مخالف ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوینگے
اسکے حکم سے آسمان پر سے انپر بادل گرجین گے خداوند زمین کی انتہا تک کی عدالت کریگا
اور وہ اپنے بادشاہ کو زور بخشیگا یعنی مسیح کو جیسے لعبد کو مسیح کا ذکر ہے اور مزبور ۸۴ [illegible]
ذکر غار قرہ مکہ کا ہے جیسے عمل آتا ہے اور کعبہ کی سرسبزی کی نسبت فصل ۶۰ شعیا مین بھی

تحقیق ہے جیسلو بنی قیدار و بنی نبت جن جل بن قیدار نے اور ترکمان بنی عیفا بن مدین
نے آباد کیا اور صیہون پاک ہی ہے جس پر بیت المقدس سلیمان نبی نے بنایا وہ پہلے شہر کا
نام صیہون تہا ہے اسمین غور آتا ہے کہ مکہ کو بہی صیہون کہین گے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث
وغیرہ کی کتب مین صیہون کرکے لکہا ہوا ہے فصل ۱ اٹھہ روشن ہو کہ تیری روشنی
آئی اور خداوند کے جلال نے تجہ پر طلوع کیا ہے ۲ کہ دیکہہ تاریکی زمین پر چہا جائیگی اور
تیرگی قومون پر لیکن خداوند تجہ پر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجہ پر نمودار ہوگا ۳ اور قومین
تیری روشنی مین اور بادشاہ تیری طلوع کی تجلی مین چلینگے ۴ اپنی آنکہین اوٹہا کے
چارون طرف نگاہ کر وے سب کے سب اکٹہے ہوتے ہین وے تجہ پاس آتے ہین تیرے
بیٹے دور سے آوینگے اور تیری بیٹیان گود مین اوٹہائی جائینگی ۵ تب تو دیکہیگی اور روشن
ہوگی ہان تیرا دل اوچہلیگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پہریگی
اور قومونکی دولت تیرے پاس فراہم ہوگی ۶ اونٹون کی کثرت سے آکر تجہے چہپالینگی مدیان
و عیفا کے جوان اونٹ وے سب جو سبا (یعنی سندھ) کی ہین آوینگی وے سونا اور لبان
لاوینگی اور خداوند کی تعریفونکی بشارتین سناوینگی ۷ قیدار کی ساری بہیڑین تیرے
پاس جمع ہونگی نبت کی مینڈہے تیرے خدمتمین حاضر ہونگے وے میری منظوری کیلیے ذبح
میرے مذبح پر چڑہائے جاوینگے اور مین اپنے شوکت کے گہر کو بزرگی دونگا ۸ یہ کون ہین
جو بدلی کیطرح اوڑتے چلے آتے ہین اور کبوتر جو اپنی کابک کیطرف ۹ یقیناً بحری ممالک میری راہ
تکینگے اور ترشیس (یعنی اسپین) کے جہاز پہلے آوینگے کہ تیرے بیٹونکو اونکے روپیہ اور سونے
سمیت دور سے خداوند تیرے خدا اور اسرائیل کے قدوس کے نام لیے لاوین کیونکہ اوسنے تجہے
بزرگی دی ہے ۱۰ اور اجنبیونکے بیٹے تیری دیوارین اوٹہائینگے اور اونکے بادشاہ تیری
خدمت گذاری کرینگے اگرچہ مینے قہر سے تجہے مارا پر اپنی مہربانی سے تجہ پر رحم کرونگا ۱۱
اور تیرے پہاٹک نت کہلے رہینگے وے رات دن کبہی بند نہونگے تاکہ قومونکی دولت کو

لاکی

تیری پاس لاوین اور اونکے بادشاہونکی دہوم دہام کے ساتھ ۱۲ کیونکہ وہ قوم و مملکت
جو تیری خدمت گذاری نکرینگے برباد ہو جائینگے ہان وے قومین یکلخت ہلاک ہو جائینگی
۱۳ لبنان کا جلال تجہ پاس آویگا سرو و صنوبر و بوار ایک ساتھ تا کہ مین اپنے مقدس مکان کو
آراستہ کرون اور اپنے پانوکی کرسی کو رونق بخشون ۱۴ اور تیرے غارتگرونکے بیٹے
بہی تیرے آگے جھکے ہوئے آوینگے ہان وے سب جنہون نے تیری تحقیر کی تیرے پانوپہ
پڑینگے اور وہ خداوند کا شہر اسرائیل کے قدوس کا صیہون تیرا نام رکھینگے ۱۵ اوسکے
بدلے تو ترک کی گئی اور تجہسے نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی نے تیری طرف گذر بہی
نہ کیا مین تجہے شرافت دائمی اور پشت در پشت کے لوگونکا سرور بناونگا ۱۶ تو قومونکی
دودہ بہی چوس لیگی (اسی سبب سے اسکا نام ملکہ ہوا) ہان بادشاہونکی چھاتی چوسیگی
اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا بچانیوالا اور مین یعقوب کا قادر تیرا چہڑانیوالا ہون مین
پیتل کے عوض سونا لاونگا اور لوہے کے بدلے روپیہ اور لکڑی کے بدلے پیتل اور پتھرونکے
بدلے لوہا اور مین تیرے حاکمونکو سلامتی اور تیرے عاملونکو صداقت بناونگا ۱۸ آگے
کو کبہی تیری سرزمین مین ظلم کی آواز سنی نہ جائیگی اور نہ تیری سرحدونمین خرابی یا
بربادی ہو تو اپنی دیوارونکا نام نجات اور اپنے دروازونکا نام ستودگی رکہیگی
۱۹ آگے تیری روشنی سورج سے اور رات کو تیری چاندنی چاندسی نہوگی خداوند تیرا
ابدی نور اور خداوند تیرا جلال ہوگا ۲۰ تیرا سورج پہر کبہی نہ ڈہلیگا اور تیرے چاند کا
زوال نہوگا کیونکہ خداوند تیرا ابدی نور ہوگا اور تیرے ماتم کے دن آخر ہوجائینگے ۲۱
اور تیرے لوگ سب کے سب راستباز ہونگے وے ابد تک سرزمین کے وارث اور میری
لگائے ہوئے پہنٹے اور میرے ہاتہ کی کاریگری ٹہرینگے تا کہ میری بزرگی ظاہر ہووے
۲۲ ایک چھوٹے سے ایک ہزار ہونگے اور ایک حقیر سے ایک قوی گروہ ہوینگے مین خداوند
اوسکے عین وقت مین یہ سب کچہہ جلد کرونگا اٹہے اور فصل ۶۱ مین بیان حضرت مسیح و بیان

تیما ہے جو اب تک بہتی تیما سے مشہور ہے بادشاہ ہونے کی حیثیت دیکھی انسا
دیکھ لیتے مفصل معلوم ہوگی۔ اس فصل سے مفصل حال حجر دیکھی گذار رکے بنی قیدار و
نبت بن عیل بن قیدار کا جیسے دریافت ہوا ویسی بادشاہت بنی قنطورہ و دولت
کا بھی حال دریافت ہوا۔ باقی حال نسل قیدار بن اسمعیل کا فصل ۲۱ شعیا میں ہے
کہ دمشق میں ایک خبر کورش کیقباد کی مدد سری ہمارے ملک کی یعنی مسیح کی جو تیسری شتر سوار
یعنی حضور علیہ السلام کی ہے اور کیقباد کے حال کی تفصیل درس ۲ و ۹ و ۱۰ مین کی
جسنے بابل کو اجاڑا اور باب ۱۴ مکاشفات میں بابل کی بربادی سے مراد بربادی
روم کی ہے جو دس بادشاہوں کی امداد سے بعد ہرقل کیا رومین شائع ہوئی وقت
روز ہائے قدیم حضور علیہ السلام سے برباد ہوئی جیسے فصل ہفتم دانیال میں ہے اور
ہمارے تفصیل کچھ نہیں درس ۲ و ۱۲ مین وبا، و دومۃ الجندل مین ممالک سعیر یعنی بصرے میں
حضور علیہ السلام شتر سوار کے آدیکھ ذکر صحیح مثال سے ہے کہ ایک مرتبہ تشریف لانیکے یعنی
تمام تعلیم کو ظلمت سے تشبیہ دی جو دوسری مرتبہ تشریف لانے و عبدالرحمن بن عوف کے بھیجنے
کی ضرورت پڑی اور شتر سوار کے حال ہی کی تفصیل درس ۱۳ مین کرتا ہے کہ نبوت عرب
بنی قیدار مین ہوگی جو حضور علیہ السلام کو ہوگی اور حضور علیہ السلام بنی قیدار سے مین جو مکہ مین
بستے تھے اور ددان بن خزیمہ اونکی نسل سے نیلے خیمہ نشین تھے پھر حوالی مدینہ میں سکونت
کر گئے تھے اور تیمہ نام ہے طیبہ مدینہ طیبہ کا جو ولد اسمعیل سے ہین اونکا مقام حضور علیہ السلام کے
لیے ہجرت گاہ مقرر ہوا تھا اور ایک سال بعد مدین بنی قیدار کہ ہارے گئے نظر ان فصل
مین معرفت شعیا کے فرمایا گیا۔ درس ۱۱ دومہ کی بابت الہامی کلام کسی نے مجکو سعیر سے
پکار کر کہ اے نگہبان رات کی کیا خبر ہے نگہبان بولا صبح ہوئی ہے اور رات بھی اگر تم
پوچھو گے تو پوچھو تم پھر کے آؤ۔ درس ۱۳ نبوت عرب مین بنی قیدار مین عرب کے صحرا میں تم رات
کاٹو گے ددانیون کے قافلو (یعنی خزودہ الواسطین حضور علیہ السلام کے ساتھ کرنا ہے

ہو وات ہے ۱۴ پانی لیکر پیاسے کا استقبال کرنے آؤ اے تیما کی زمین کے باشندو روٹی
لیکے مہاجرین کے ملنے کو نکلو کیونکہ وی تلوار کے سامنے سے ننگی تلوار سے کہینچی ہوئے
کمان سے اور جنگ کی شدت سے ہجرت کرتے ہین ۱۶ - کیونکہ خداوند نے مجکو یون
فرمایا ہنوز ہیں مزدور ونکی ایک ٹہیک برس مین قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی
۱۷ اور تیر اندازون کے جو باقی رہے بہادر لوگ مین گہٹ جاوینگے کہ خداوند اسرائیل
کے خدا نے یون فرمایا انتہے اور یہی قیدار ہین جنکی نسل کا ذکر فصل ۴۲ شعیا مین ہے
اور تیمہ وہی جنکی سلع پہاڑ سے اہل اسلام کی شوکت ہوئی کیونکہ سلع نام ہے مدینہ کے
پہاڑ کا جیسے صراح مین ہے اور اس فصل کے ورس ۱۳ مین بیان فتح بدر وغیرہ کا ہے
جسمین غیرت کو حضور علیہ السلام نے خداوند صاحب شجاعت نے اوسکا یا اور اسی ورس
مین دشمنونکو بلانیسے جنگ کے لئے اور اونپر بہادری کرنیسے مراد غزوہ بنی قینقاع ہے
اور ۱۴ مین قبل ہجرت و شوکت مابعد ہجرت احد کا جسمین قرح کے سبب ٹہنڈے سانس
لیگئے اور ورس ۱۵ مین غزوہ بنی نضیر کا ذکر ہے جسمین اونکے سبزہ زار کاٹے گئے اور کہیت
کہود ے گئے اور ورس ۱۶ مین بیان ہدایت عامہ و خاصۃ یہود کا کہ اندہو نسے مراد
بنی اسرائیل ہین چنانچہ ورس ۱۹ سے ظاہر ہے اور ورس ۱۷ سے خندق کے غزوہ کا بیان
ہے اور پہر ورس ۱۹ سے تا آخر یہود خیبر و فدک وغیرہ کو نصیحت ہے جسمین عدم تسلیم سے
وہ لوٹے گئے لیکن ورس ۲۱ مین ذکر ہے عبد اللہ بن سلام اسرمی و ابوایوب وغیرہ اوکی
قوم کا جو سرسبز ہوئے جیسے آیندہ آتا ہے - اور اول سے اس فصل مین ورس ۱۲ تک
پہلے واقعات یعنی مسیح کا ذکر ہے اور حضور علیہ السلام بنی قیدار کا ذکر جو دوسرے واقعات
ہین ورس نہم سے فرماتا ہے ۹ دیکہو تو سابق پیشین گوئیان بر آئین اور مین نئی
باتین قبلا یا بعد اوس سے پیشتر کہ واقع ہون مین تمسے بیان کرتا ہون ۱۰ خداوند
کے لئے ایک نیا گیت گاؤ اے تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوسمین بستی ہو اے

جزیرے اور اونکے باشندے وتم زمین پہ سرتاسر اسکی ستایش کرو ۱۱ بیابان اور
اوسکی بستیاں قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے سلع کے بسنے والے اک
گیت گاوینگے پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکارینگے ۱۲ وے خداوند کا جلال ظاہر
کرینگے اور جزیروں میں اوسکی ثنا خوانی کرینگے ۱۳ خداوند ایک بہادر کی مانند
نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان جنگ کے لیے
بلائیگا وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کریگا ۱۴ مین بہت مدت سے چپ رہا مین خاموش ہو رہا
اور آپ کو روکتا رہا (یعنی تا زمان ہجرت والیدکو) پر اب مین اوس عورت کیطرح جسے
درد زہ ہو چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سے ٹھنڈے سانس بھی لونگا (یعنی
جنگ احد میں) ۱۵ مین پہاڑوں و ٹیلوں کو ویران کر ڈالونگا اور اونکے سبزہ زار کو
خشک کر ڈالونگا اور اونکی ندیاں بستی کے لایق زمین بناؤنگا اور تالابونکو سکھا
دونگا ۱۶ اور اندھونکو اوس راہ پر کہ جسے وے نہیں جانتے لے چلونگا مین انہیں اون
رستون پر جنسے وے آگاہ نہیں لیجاؤنگا مین اونکے آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی
نیچی جگہوں کو میدان کردونگا مین اونسے یہ سلوک کرونگا اور انہیں ترک نکرونگا
۱۷ آخر الغرض کوئی نبی تا مسیح و مابعد نہ گذرا جسنے حضور علیہ السلام کا ذکر نکیا جیسا کہ
آیندہ بیان ہوگا اور ابراہیم علیہ السلام سے تا مسیح عرصہ ۲۲۱۴ سال مین بیالیس
اشخاص گذرے پس اس رو سے حضور علیہ السلام تک عرصہ [illegible] سال ہزار
ہفتم ہوا آدم مین بالا واسطے کے قریب ہونے مناسب ہیں لیکن حضور علیہ السلام
سے اوپر کے تینتیس نام کے قریب یاد مین باقی یا ذہن تا کہ صفت [illegible]
لیکن قیدار بن اسمعیل علیہ السلام کے نسل ہوے اونکی نسبت جنکا ذکر نسل یشعیا مین
اور یہی صاحب رئیس کہ بت گر نبت بن اسمعیل بھی دو دو بڑے مقام کے سردار تھے [illegible]
انبیا بنی اسرائیل جنکو کل کرتے تھے آئے [illegible] اور اسمعیل میں [illegible]

بن قیدار سے حضور علیہ السلام کا ہونا تواتر معنوی سے چلا آیا گو تعین اشخاص کے قریب کا
تمام لعد بنت کے دریافت نہین کرا ونکے بعد عدنان ہوئے اونکے اُدّ اونکے اُدو اونکے
معد اونکے نزار ہوئے اور اونکے دو بہائی ہوئے ایک ایاد سخی دوسرا ربیعہ جد مسلیمہ کذاب
اور نزار دین ابراہیم پر تہے اونکے الیاس ہوئے جو اپنی پشت مین تنبیہ کی آواز نور
حضور علیہ السلام سے سنتے تہے اور یہ اول شخص ہین جنہون نے کعبہ پر ہدیے چڑہائے نابنا رکہے
فصل ۱ شعبا کے خدا ڈالے انکے بہائی قیلس تہے جنسے حلیمہ سعدیہ ہوئین اور الیاس کے مدرکہ
و طابخہ و ہذیل ہوئے یہی ہذیل قصبہ عجی شرق مکہ معظمہ مین بستے ہین اور عبد اللہ مسعود اسی
قبیلہ سے ہین اور مدرکہ کے خزیمہ ہوئے اونکے کنانہ و ہون و اسد ہوئے ہون سے دون
ہوعو فصل ۱۲ شعبا ہوئے وہ قصبہ ابوا مین متصل تہمہ یعنی طیبہ مدینہ طیبہ بعد اسکے کمتمونہ
رہتے تہے بسنے لگے اور کنانہ کے نضر معہ دوسری اولاد کے ہوئے اور نضر کے مالک اونکے
فہر ہوئے کہ فقیرونکو کہانا کہلاتے اور اونکی تلاش کرتے نظر پر ان اونکا نام قریش ہوا
جنہون نے اپنے دادے کی اولاد کو جمع کیا یہ دوسری وجہ قریش ہونیکی ہوئی اونکے غالب
و محارب و حرب ہوئے اور عبیدہ جراح انہین حرب کی نسل سے ہین اور غالب کے لوی و تیمہ ہوئے
اور لوی کے کعب و خزیمہ و حارث و عامر و سامہ ہوئے اور کعب کے مرہ و ہصیص و عدی ہوئے
عدی کے زراح اونکے قرط اونکے عبد اللہ اونکے رباح اونکے عبد العزی اونکے نفیل
اونکے خطاب اونکے عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہوئے اور سعید بن زید عشرہ مبشرہ عدی کی
نسل سے ہین اور مرہ جد امجد نے عروبہ جمعہ سبت کے روز سبکو جمع کیا اور نبی آخر الزمان
ہزار ستمی یعنی ہشتمی کے بعثت کی نسبت خطبہ پڑہا کہ وہ میری اولاد سے ہونگے اونکی
پیروی کرنا اور اشعار شوقیہ پڑہتے منجملہ اونکے ایک یہ ہے ؎ یا لیتنی شاہد فحواء
دعوتہ ٭ اذا قریش تبغی الحق خذلانا ٭ ترجمہ کاش مین موجود ہون اوسکی دعوت کے
وقت جبکہ قریش نفی کرین حق کی راہ خذلان سے اونکے حکیم ہوئے جو دشمنو پر حملہ کرتے کسی

کلاب جنسے بنی ہاشم مشہور ہین دوسرے تیم تیسرے یقظہ ہوئے تیم سے سعد اونکے عمرو اونکے
بیٹا ایک عمرو اونکے عامر اونکے عثمان ابو قحافہ اونکے عبد اللہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہین
اور دوسرے عمرو کے عبد اللہ اونسے طلحہ عشرہ مبشرہ مین سے ہوئے اور یقظہ سے خالد
ہوئے اور ابو جہل خبیث بھی یقظہ سے ہوا اور حکیم کے زید ہوئے جنہون نے دار الندوہ کی
بات چیت کرنے کے لئے بنایا اور کلاب پر بدر غالب ہو اسی نظر سے قصی کہلائے اور
اونکے بھائی زہرہ سے سعد وقاص و عبد الرحمن بن عوف عشرہ مبشرہ و حضرت آمنہ
خاتون بنت وہب بن عبد مناف ہین اور قصی سے مغیرہ مشہور عبد مناف و عبد العزی و
عبد الدار ہوئے عبد الدار سے بنی شیبہ صاحب کلید خانہ کعبہ ہوئے اور زبیر بن العوام
بن خویلد بن اسد بن عبد العزی ہین اور مغیرہ کے ہاشم و عبد شمس جوڑوان پیدا ہوئے تھے اور
مطلب جد امام شافعی و نوفل ہوئے اور عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن
عبد شمس ہین جیسے معاویہ بن ابو سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس ہین لیکن مطلب کو
انہین فخر یہ ہے کہ انکی اولاد نے حضور علیہ السلام کا قبل ہجرت کے بڑا ساتھ دیا اور
عبد شمس کو ہاشم سے تلوار سے جدا کیا تھا وہی سوا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے
باہم دونو کی اولاد مین مدام جنگ رہی اور ہاشم کے عامر ہوئے جنکو کثرت افعال
جمیلہ سے اور حمد و ثنا کے کرنے سے شیبہ بھی کہتے ہین کہ مدینہ مین پیدا ہوئے تھے اتفاقا
مطلب ہاشم کے گئے عامر کو حسن صورت و نیک شمائل پایا اور جانا کہ عبد مناف کی نسل سے
ہے اس نظر سے ہمراہ اپنے لائے اور جسنے دریافت کیا کہ یہ کون ہے بیان کیا ہوا یہ
میرا غلام ہے اس نظر سے عامر عبد المطلب کے نام سے مشہور ہوئے یہ بھی باعث زیادہ تھا
بنی مطلب بنی ہاشم کا ہوا عبد المطلب مین مشک کی خوشبو آتی تھی اور مشکلات قحط سالی
مین قریش کے وسیلہ دعا تھے عجب عجب حضور علیہ السلام کے معجزات جو پہلے ولادت کے
ارہاصات کہلاتے مین اونسے صادر ہوئے چنانچہ ایک روز مقام حجر مین سوئے تھے بیدار ہوئے

ثانی

ناگہان خود کو غیب سے کہول و مدبن جامہ بیش بہا پہنے ہوئے پایا ایسے جمال و جلال سے جو تحیر
ہوگئے کرہ گستے کیا کاہنون نے نکاح سے تعبیر کی پس ایک عورت مسمات قبلہ سے نکاح
ہوا وحارث پدر ابوسفیان اوس سے پیدا ہوئے وہ جو جنگ حنین مین شجاع مشہور ہین اور
قبلہ مر گئین پہر ہند بنت عمرو سے نکاح ہوا اور اصحاب فیل مکہ پر چڑہے یہ واقعہ چالیس
سال قبل حضور علیہ السلام کے ہوا کیونکہ زمانہ آبرمہ صاحب فیل نصاری کے بعد یکسوم
بادشاہ ہوا اسکے بعد مسروق بن ابرمہ اوسکے بعد چار حبشی اوسکے بعد سیف ذی یزن
ہوا جسکے اول وقت مین حضور علیہ السلام آٹہہ سال کے تہے اور جبکہ ابرمہ ہاتیونکے سات
مدم کعبہ کے لیئے آیا اوسمین بڑا ہاتی محمود نام تہا اوسنے دیکہتے ہی کعبہ کو سجدہ کیا اور
آگے کو اوسکا قدم نہ بڑہا اوسوقت عبد المطلب پاس چار سو ناقہ موجود تہین وہ سوار ہوکر
جبل سنبر پر تشریف لیگئے اور پیشانی سے حضور علیہ السلام کا نور ہلال کی مانند چمکا اور اوسکی
شعاع کعبہ پر پڑی اوسوقت فرمایا کہ ای قریش خوف نکرو خدا کفایت کریگا شر اصحاب فیل
سے کیونکہ نہین نکلتا مجہسے یہ نور مگر خدا مہم کو پورا کرتا ہے پس عبد المطلب واپس مکان کو
تشریف لیگئے اور اصحاب فیل کا ایک سردار بہیجا ہوا آیا تاکہ قریش کو بہکا دیوے ناگہان
عبد المطلب پر نظر پڑتے ہی بیہوش ہوگیا اور گائے کی مانند ڈکرانے لگا اور ہوش مین
آنکر عبد المطلب کو سجدہ کیا اور کہا کہ تم سردار قریش ہو پہر عبد المطلب برہہ پاس تشریف
لاتے تہے راہ مین محمود فیل نے دیکہتے ہی بلا اسکے کہ سابق سے اوسکی عادت ہو سجدہ کرنے
لگا اور کہا کہ سلام اوس نور پر جو آپکی پشت مین ہے یہین سے عہد نوح کی تکمیل شروع ہوئی
جو کل ہاندارونکے سات باندہا تہا پس برہہ یمن کیطرف لوٹا اور ابابیل نے اونکو غارت
کیا تاکہ ورس آخر فصیل ۴۵ شعیا کی تکمیل شروع ہو کر ممکن ہے کہ گدہے شر سے مقابل
آپہے عاقرہ تکہ اکٹہی ہوئی مگر اونکے ہتیار کارگر نہونگے اور خدا کو منظور ہوا کہ جیسے
پہلے اسمٰعیل پہلا علیہ السلام اولاد اسمٰعیل ختنہ کے شرف سے اول ممتاز ہوئے ہین اور اولاد اسحاق کو ذبح سے بہایا

تھے ہابیل سلام کو خبیث ہونے والد ابا رسول اکرم علیہ السلام سے مشرف کرے اور
ہو بیابان میں سفید پاک ست وادی میں تھے دیکھا کہ سال قبل سبی کے بادشاہ تھے
ہونے لگی آسو پہ سبی غزال کعبہ مذ کیا تھا اور قوم جرہم کے حاکم عمرو بن حارث کی تھی
سے قبائل عرب تھے اور حاکم کو نکال دیا تھا وقت تھے لے جانے کے حجر اسود کو حجرہ کل
کعبہ اور دوسرے اشیاء رکھے چاہ زمزم میں ڈالکر مٹی سے پر کر گیا تھا اور چاہ زمزم
نا پید ہو گیا تھا عبد المطلب نے چاہا کہ اوسکو صاف کریں قوم مانع آئی مگر اپنے بڑے
بیٹے حارث کی مدد سے اوسکو صاف کیا اوسوقت نذر کی کہ اگر خدا دس بیٹے مجکو دے
تو ایک بیٹا اوسکے نام پر ذبح کروں اور خدا تعالے نے دس سے زیادہ بیٹے دیئے
ایک تو پہلے سے حارث پدر ابو سفیان شجاع و دوسرے عبد اللہ صاحب ۳ دولت
ابو طالب ۴ زبیر یہ تینوں ایک ماں سے تھے ۵ عباس ۶ ابوالفضل ۷ امیر حمزہ شیر معرکہ ۸
ابولہب ۹ غیداق ۱۰ حجل ۱۱ مقدم ۱۲ ضرار ۱۳ قثم اصغر جیسے اسمٰعیل علیہ السلام کے بارہ
بیٹے تھے اور دوسرے اوخین قیدار زیادہ مشرف نور محمدی سے تھے ویسے ان بارہ میں
صاحب مجکہ دولت عبد اللہ دوسرے ہوئے اور ۶ بیٹیاں ام حکیم و ۲ برہ و ۳ عاتکہ و ۴
صفیہ ۵ ام سلمہ ۶ امیمہ یا زینب عبد المطلب کی بیٹیاں ہوئیں اور جبکہ دس بیٹے ہوئے خواب
میں ایک شب سوتے تھے کہنے والے نے کہا کہ پروردگار راضی ہونے کے لئے اپنی نذر
وفا کر پس ترسان و ہراسان ہوئے پہلے ایک مینڈھا ذبح کیا اور فقیروں کو کہلایا پھر
دوسرے مرتبہ کے خواب میں گائے ذبح کی اور تیسرے مرتبہ میں اونٹ لیکن چوتھی
مرتبہ خواب دیکھا کہ نذر اپنی پوری کر اس نظر سے دریافت کیا کہ کیا ذبح کروں حکم
ہوا کہ ایک بیٹا دس میں سے اسیر اچار ہوئے اور بیٹوں سے یہ خواب بیان کیا
سبھے تن سنا دیا اور قرعہ سے بالآخر حضرت عبد اللہ صاحب پر قرعہ نکلے جو جمال و کمال
ظاہری و نور محمدی کے امانت عبد المطلب کو دوست تر تھے یعنی عبد المطلب قبضہ کی

عبداللہ کو پکڑا لیکن قریش بالخصوص ونکے ماموں زیادہ مانع آئے اور ماموں بنی مخزوم اونکی
ایک عورت کاہنہ پاس گئی اوسنے کہا کہ تمہارے ہان دیت کیا مقرر ہے بیان کیا دس اونٹ
اوسنے کہا کہ دس ونٹ اونکو ایک طرف اور حضرت عبداللہ کو ایکطرف رکھکر قرعہ ڈالو اگر اونٹون پر
آوے اونٹونکو ذبح کرنا ورنہ دس ونٹ بڑہاتے جانا ویساہی کیا بالآخر سو اونٹون پر قرعہ آیا
لیکن اطمینان کے لئے پہر عبدالمطلب نے چند مرتبہ قرعہ ڈالا وہ اونٹون پر پڑا عبدالمطلب نے سو اونٹ
ذبح کرکے عام ضیافت کی اور اس مقدمہ مین اسحق علیہ السلام سے جسکے لئے صرف ایک
کبش سے ذبح ہوئے تہے غالب ہوئے اور حدیث مین اسحق ذبیح اللہ کہلائے اور بنظر اسکے
کہ برادر جد بہی جد کہلاتا ہے جیسے پسران یعقوب کا قول قران مین ہے کہ ہم عبادت کرینگے
اپنے باپ کی خدا اور اپنے دادوے اسحاق اور اسماعیل اور ابراہیم کی خدا کو حضور علیہ السلام نے
انا ابن الذبیحین فرمایا بہی قران مجید مین ہے کیونکہ سورہ صافات مین یہ دستور واقع
ہوا ہے کہ اول قصہ بیان کرتا ہے پہر اوسکا خلاصہ بیان کرتا ہے وہی ذکر اسحق مین ہے
وہی توریت مین ہے۔ الحسن و جمال باکمال حضرت عبداللہ کا شہرہ دوبالا ہوا اور شام کے
بعض نادان اہل کتاب کو حسد ہوا کیونکہ سنہ ولادت جناب ختم المرسلین علیہ السلام سنہ ۵
عیسوی شمسی فصل ۹ دانیال مین مصرح ہے اس طریق سے کہ داریوس بن اخشویرش
یعنی گستاسف سنہ ۵۲۲ قبل مسیحی مین بادشاہ ہوا تہا اور اوسکے سنہ اول جلوس مین فصل ۲۵
یرمیا کے درس ۱۱ کو دانیال اوسی سال مین مطالعہ کررہے تہے جسمین لکہا ہے کہ بخت نصری
سلطنت جسمین ۶۰۶ سنہ قبل مسیحی مین بخت نصر بیت المقدس کو برباد کرگیا تہا ستر سال بعد
جاتی رہے گی اور یہودی قید بخت نصری سے خلاصی پاوینگے اور پہر درس ۱۲ اسکے
فصل ۲۵ یرمیا مین باردگر بربادی بیت المقدس کا ذکر ہے جو سنہ مسیحی مین ہوئے
اور بعد کو پہر خلاصی کا بہی اوسکے ذکر ہے اور دانیال روئے اور کہا کہ کبتک اس بیت
المقدس کی یہ حال بربادی رہیگا اور آخر انجام اسکا کب ہوگا پس جبرئیل علیہ السلام آئے

کیا ہے۔ دانیال سے فصل ۹ میں آیہ ۲۴ مذکور ہے کہ تیرے شہر اور تیری قوم
مقدس کے لئے گناہ کے پورے ہونے اور خطاؤں کے تمام ہونے اور عدالت دائمی
لانے اور ختم ہونے نبوت و پیشگوئی کے اور تقدیس کرنے کے لئے ستر ہفتے یعنی چار سو
نوے سال مقرر ہوئے ہیں (لیکن ابتدا اور آخر بربادی بیت المقدس مطابقت کر
اسکی ہوگی نظر بران فرمایا) ۲۵ پس جان اور معلوم کر کہ صدور فرمان سے مرمت و بنا کرنے
اورشلیم کے جو تیسرے قبل مسیح میں سنہ جلوس دارایوس میں جیسے فصل ۷ و ۸
عزرا میں ہے صادر ہوا تھا مسیح سرور تک سات ہفتے یعنی چار سو [illegible] سال ہونگے اور باسٹھ
اور دیوار بھی تنگی وقت میں بنائی جاویگی ۲۶ اور بعد باسٹھ ہفتوں یعنی سال مسیح کے ایک
سردار آویگا شہر و مقام مقدس کو خراب کریگا اور آخر اوسکا طوفان کے ساتھ ہوگا
اور اخیر جنگ تک ویرانی مقرر کیگئی ہیں (اب بیان سنہ و طریق بربادی کرتا ہے) ۲۷ اور وہ
بادشاہ بہتوں کے ساتھ ایک ہفتہ یعنی سات سال میں عہد باندھیگا اور نصف ہفتہ یعنی ساڑھے
تین سال میں قربانی و ہدیہ کو اٹھا دیگا اور خراب کرنیوالا اپنے بازو سے مکروہ کے ساتھ
اپنے انجام عمل تک پہنچیگا اور اوس پر غضب مقرری آویگا یعنی مر جاویگا اور یہ تشبیہ بادشاہ سے
سنہ ۶۶ مسیحی میں آیا اور سات سال تک زور کرتا رہا بالآخر اوسکی شکست ہوئی اور وہ
ساڑھے تین سال کے لئے اپنے بیٹے طیطوس کو شریک سلطنت کرکے سنہ ۷۰ مسیحی میں بیت المقدس
آ پہنچا اور یہی ستر ہفتے یعنی چار سو نوے سال موعودہ درس ۲۴ کا شمار ہے مگر اس عصر میں
عبارت فصل ۹ دانیال صحیح نہیں ملتی اور مسیح کے سنوں میں درس ۲۵ میں سات ہفتے
اور دو ہفتے لحاق کر دیے ہیں اور درس ۲۶ میں بعد روز مسیح کے مقام پر باسٹھ ہفتے
کے ہیں اور بہتر ہفتے دوسرے ترجموں میں مختلف ہوگئے ہیں علی ہذا مسیح کی نسبت کہ
قتل کیا جاویگا یعنی فقرات سے تاریخ متواترہ کے موافق نہیں اون عبرانی کے جو جا شہر میں
توریت کے ترجموں میں [illegible] میں کہ جو لکھا ہے وہ تواریخ متواترہ یہود کے موافق کہا

اور نصاریٰ کی سند بربادی بیت المقدس یادہنین جیسے تاریخ کلیسا وغیرہ نصاریٰ مین مرقوم
ہے اور ولادت باسعادت مکہ معظمہ مین فصل ۴۲ دشعیا و فصل ۳۳ سفر مثنی و ۲۱ حبقوق
نبی سے اہل کتاب واقف تھے کہ بنی قیدار سے ہونگے اور باوجود اسکے کہ یہی جانتے
تھے کہ امت مقتدرہ یہودیونکو آرام سبتی ہزار ہفتم مین تعظیم سبت سے حاصل ہوتا ہے
اور فصل ۲۸ سے تا ۳۲ سفر مثنی مین اونکی نسبت دو وقت کامل بربادی لکھی
ہے ایک زمانہ بخت نصر مین جو ذوالقرنین کیقباد کورش نے اونکو آباد کیا دوسرے
مرتبہ غیر قوم یعنی رومیون سے بربادی ہوئی جیسے ورس ۱۲ فصل ۳۳ سفر مثنی مین مطابق
ورس ۱۹ باب ۱ نامہ رومیون و ورس ۱۰ فصل اول ہوشیع کو ہے اور ورس ۴۲ فصل ۳۲ کو
سفر مثنی سے ہمارے حضور علیہ السلام کی شمشیر کا ذکر کرتا ہے کہ اوسوقت ننگی ہوگی
اور عدالت کی کیجائیگی اور یہودیونکے دشمنونکو کہا جائیگی نقل عبارت موجب تطویل ہے
اور اسی جا کے خود نامہ رومیونکے باب ۱۱ و ۱۲ اور ساری کتابون عہد عتیق مین بڑی
پیشین گوئی ہے پر ان سبکے ساتھ فصل ۴۲ شعیا مین بنی نضیر و بنی قینقاع یہود
و خیبر یونکے نسبت جلا وطنی خداوند صاحب شجاعت قیداری سے لکھی ہے اور فصل ۳
و ۴ ملاکی اور دوسری کتابونمین بنی عہد سے بنی قریظہ کے نسبت مقتول ہونا مقرر
نظر بران جماعت ناہنجار یہود نے شام کے ممالک سے آنکر حضرت عبداللہ کو جو شکار
کھیلنے گئے تھے گھیر لیا لیکن خداوند نے غیب سے سوار بھیجے جو اس عالم کے مشابہ نتھے
انہون نے اونکو دفع کیا اس واقعہ کو وہب بن عبد مناف دیکھ رہے تھے اپنے گھر کو
جبکہ واپس آئے اپنی بی بی سے کہا کہ آمنہ خاتون کی شادی عبداللہ سے کر دی جائے
اور دوستونکی معرفت عبدالمطلب سے کہلا بھیجا وہ بھی متلاشی ایسی پاکدامن کے تھے
نظر بران منظور فرمایا اور نکاح احسن وجوہ سے ہوا روایت ہے کہ قیصہ بانتقیلہ ورقہ
بن نوفل کی بہن وہ جو کتب سماوی سے واقف تھی اس نظر سے وہ بھی تربیت یافتہ تھی

حضرت کے نسب اور تربیت کی در اصل جیسے کہ اللہ ہو رہی لیکن آدم علیہ السلام سے تا عبداللہ
ایک عہد نامہ کی تحقیق چلی آتی تھی کہ جس میں نور پاک کو دریافت کر کے اوس سے جدا لیکر
کسی عورت سے بطور نکاح نہ ملنے پاوے نظر بران عبداللہ متوجہ ہوئے جنانچہ
نیل مدینہ کا قصہ مشہور ہے اور ایک عورت خثعمیہ بڑی مالدار خواستگار ہوئی کہ جس
سو اونٹوں کی قیمت ہو اور بعوض آپ اللہ ذبح ہوگئے ہیں مجھسے لیے یا وہیں دعا بہ
نکاح ہونا چاہئے حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ کل میں اسکا جواب دونگا اپنے باپ سے
دریافت کر لون پس مکان پر تشریف لائے اور شب جمعہ میں جو ساتوان روز ہے
اور ساتوین ہزار کیطرف خدا تعالے نے آرام کرنے سے ساتوین روز میں اشارہ
فرمایا ہے اور در اصل وہی روز سبت ہے وہ نور مقدس حضرت آمنہ خاتون کو سپرد ہوا
اوس شب میں حسب تصریح حدیث مزبورہ ۹ کے روئے زمین پر تمام روشنی ہو گئی
جیسے احادیث صحیحہ صحاح ستہ سے ثابت ہے پس روز دوسرے حضرت عبداللہ نے
عورت مذکورہ کی خواستگاری کی اور اسنے شب کا حال دریافت کر کے کہا کہ مجھکو اوس
نور کی خواہش تھی ورنہ نکاح کی مجھکو حاجت نہیں اور یہ اسلیئے ہوا کہ سرور سلیمان
مبارکبادی و شوق والدہ ماجدہ حضور علیہ السلام کی طرف بیان کیا گیا ہے اور امام
شب جمعہ کو اسی سپردگی نور اقدس کی وجہ سے شب قدر سے زیادہ جانتے ہیں اور خبر
صحیح میں ہے کہ اس شب میں ملائک ملکوت میں ندا ہوئی کہ عالم کو انوار قدس سے منور
کریں اور ملائکہ زمین و زمان خوشی میں آئیں اور خازنان بہشت کو حکم ہوا کہ فردوس اعلے
کا دروازہ کھولے اور عالم کو خوشبو سے معطر کر دے یہی سبب روشنی عامہ کا اوس شب کو تھا
جیسے حدیث مزبورہ ۹ میں ہے) اور آسمانوں کے طبقات و زمین کے بقاع کو بشارت
ہو کہ نور محمدی آجکی رات آمنہ خاتون کو سپرد ہوا جیسے وہ حدیث اول مزبور ہند کو میں
زمین کو بشارت دی گئی ہے بروایتے کہ اوس شب میں روئے زمین کے بت اوندھے گر پڑے

تاکہ کامل ہو فرمودہ خدا کا جو مزبور ۹۷ مین ہے کہ سارے بت سجدہ کرین اور دنیا کے
بادشاہونکے تخت سرنگون ہو گئے تاکہ شجاعت حضور علیہ السلام کی جو ورس ۲ فصل ۴۲
شعیا مین فرمائی ہے شہرت پاوے اور شیاطین جو زمانہ آدم مین جنتون سے بازرکھے
گئے تھے اور مطابق باب ۱۲ مکاشفات کے بقیہ تین آسمانون سے رفع مسیح کے بعد
نکالدیے گئے تھے آسمان پر چڑھنے سے باب ہفتم مکاشفات کے روسے مقید کیے
گئے اور زمان مسیح مین یہ کثرت اشتعال کے نجوم مین جو زمانہ حضور علیہ السلام مین پیدا ہی
نتھی جیسے احادیث سے ثابت ہے اور ظاہر ہے کہ کل کار عالم ملائکہ سے ہوتا ہے
جنکی حقیقت روح ہے پس جیسے خدا مینہ برساکر رزق دیتا ہے جو ابخرہ دریا مابین
زمین آسمان سے اوٹھاکر پیدا کرتا ہے یعنی اسی سمندر سے جو مابین زمین و آسمان کے
ہے ویسے خداوند رجم شیطان ملائکہ سے کرتا ہے کہ دخان کو بالا لیجاتا ہے اور شیطان
جبکہ غیظ سے اوپر چڑھتا ہے ارواح پاک ملائکہ سے اوسمین وہ دخان اوسکی گرمی
سے مشتعل ہوجاتا ہے اور جو جو واقعات زمانہ حمل مین واقع ہوئے کتب سیر احادیث
مین مصرح ہین بعض اونمین سے یہ ہے کہ آمنہ خاتون کو بارحمل معلوم نہوا تاکہ ستایش
آپکی کامل ہو جیسے مثل مزبور ۱۱۳ مین ہے آخداوند کی ستایش کرو اے خداوند کے بندو
اوسکی ستایش کرو اور خداوند کے نام کی مدح کرو ۲ خداوند کا نام اس دم سے ابد تک
مبارک ہووے ۳ آفتاب کی طلوع سے لیکے اوسکے غروب تک خداوند کا نام
محمود ہو ۴ خداوند ساری امتونپر بلند وبالا ہے ۵ خداوند ہمارے خدا کی مانند کون
ہے جو بلندی پر رہتا ہے ۶ اور آپ کو پست کرتا ہے تاکہ آسمان زمین پر نگاہ کرے
۷ وہ مسکین کو خاک سے اوٹھالیتا ہے اور محتاج کو مزبلہ پر سے اونچا کرتا ہے ۸ تاکہ
اوسے امیرون کے ساتھ بلکہ اپنے ہی لوگونکی امیرونکے ساتھ بٹھلاوے ۹ - وہ بانجھ
عورت (یعنی ہاجرہ) کو گھر جین بساتا ہے ایسا کہ وہ بچون کی ماخوشی کے ساتھ ہو خداوند کی

ستایش کرداشتہ ہی اور بخیریت بشارۃ وشادمانی آمنہ خاتون کی طرف رجوع کرتے ہیں
تہین اور فصل ۹ باب ۱۳ نامہ اعمال کمیتون مین نا ذر فصل ۴ ه شعیا کو مخصوص خبر کی تہی
اور ان مین سے ایک یہ ہے کہ جبکہ چہ مہینے حمل کو گذرے فرشتہ نے کہا کہ نام اوسکا محمد
رکہنا تاکہ کامل ہو درس مزبور ۲ ۹ جسمین ترجمہ محمد زیادت محمود کرکے مشہور ہو چکا
ہے اور یہی نام مبارک پہلے سے کتاب انجیل برنباؤ مین مسیح نے فرمایا تہا جو مشہور
نصارٰی یونانیون پاس قبل زمانہ ولادت حضور علیہ السلام سے چلی آتی ہے یہ ابا
فرقہ مسامعین سے لیکن کتب ہنود مین بالخصوص اسد سکتہ اتہرین بید مین محمد واحمد و
رسول اللہ کرکے اور الوپنشد مین کلکی محمدم کرکے موجود ہے اور درس مزبور ۱۱۲ آیت
محمود کرکے اشارہ بنام محمد موجود جو صیغہ مبالغہ یعنی زیادہ ترین ستودہ کے ہے اور کتب
ہنود کی پیشین گوئی ویسی ہے جیسے مسیح کی نسبت مجوسیون نے تارہ معلوم کیا تہا
جیسے تواریخ اناجیل مین ہے اونمین سے ایک یہ ہے کہ ہر چارپایہ قریش سچے
شب حمل مین گویا ہوئے کہ شکم مادر مین آئے رسول رب کعبہ کی قسم دنیا کا امام دنیا
مین اور چراغ ہین اوسکے اہل کے یہ بیان ہوا نور محمدی کا **فصل بیان ولادت**
حضور علیہ السلام مین جبکہ ہزار ششم ہو چکا اور ساتوین ہزار کا شروع ہوا خداوند
کو منظور ہوا کہ درس فصل ۲ تکوین کو جیسے فصل باب ۳ و ۴ نامہ عبرانیین لکہا ہے کامل
کرے علی ہذا فصل نہم دانیال کے ستر ہفتے سنہ مسیحی زمانہ بربادی بیت المقدس
سے پورے ہوئے شب پیر مین آمنہ خاتون کے درد پیدا ہوا اوسوقت عبد المطلب
خانہ کعبہ مین طواف کررہے تہے ایک آواز عظیم الشان آمنہ کو آئی اور سے جو پیدا
ہوا تاکہ کامل ہو درس جو فصل ۳ حبقوق مین حضور علیہ السلام کی خبر مین درس جسمین فرمایا
ہے اے خداوند مین نے تیری خبر سنی اور ڈر گیا پہر آمنہ خاتون کے ایک مرغ
سفید نے پر ملے وہ ڈر جاتا رہا اور کیا دیکہا کہ شربت سفید دودہ مثال کسی نے دیا اور

انہون نے پیا

انہون نے بیا اور قرار پایا اور ایک نور بلند دیکہا اور عورتین بلند قامت درخت خرما مثال
نظر آئین اونمین سے ایک آسیہ زن فرعون دوسری مریم بنت عمران اور تیسری
حوا جو تہے ساری ماؤن کی تہین اور کچہ مرد ہزارون سفید پوشاک دیکہے تا کہ خدا کا فرمود
کامل ہو جو سفر تثنی درس۲ فصل ۳۳ مین اور حبقیون کے درس۳ فصل ۳ مین و زبور ۶۸
کے درس۱۷ مین یا دانیال کے درس۱ فصل ۷ مین اور مکاشفات کے درس۱ باب۵ وغیرہ
مین ہزارون پاکون کے ساتہ آنا لکہا ہے وہ ملائک سے مراد ہے اور حضور علیہ السلام کی ولادت
زمانہ دس بادشاہون برباد کنندہ روم مین بیان فصل ۷ دانیال مین لکہی ہے جو ۱۰/۱۴ سنہ
مسیحی سے تا ۵۷۱ سنہ مسیحی مین ہوئی دس بادشاہ ہوئے ہین تیس دو گہڑی دن چڑہے
پیر کے روز بارہوین چاند ماہ ربیع الاول مطابق سدی ماہ بیساکہ مین جبکہ عطارد و مشتری
ثور مین راس جوزا ذنب قوس آفتاب حمل قمر سرطان مریخ جدی زحل میزان کا تہا طالع
حمل مین جیسے کتب ہنود مین کلکی اوتار محمد علیہ السلام کا زائچہ صابئین سے تحقیق کر کے
لکہا تہا ہزارون جاہ وجلال کے ساتہ رونق افروز اس جہان کے ہوئے اوس شکل
و شمائل سے جو درس۱ سے فصل ۵ غزل الغزلات سلیمان مین لکہا ہے کہ میرا محبوب
سرخ وسفید ہے دس ہزار آدمیون کے درمیان وہ جہنڈے کی مانند کہڑا ہوتا ہے
۱۱ اسکا سر ایسا جیسے عمدہ سونا اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اور کوے کی کالے ہین
۱۲ اوسکی آنکہین اون کبوترونکی مانند ہین جو لب دریا دودہ مین نہا کے تمکنت سے
بیٹہے ۱۳ اوسکے رخسارے پہولونکے چمن اور بلسان کی ابہری ہوئی کیاری کی
مانند ہین اوسکے لب سوسن ہین جنسے بہتا ہوا مر ٹپکتا ہے ۱۴ اوسکے ہاتہ ایسے ہین
جیسے سونیکی کڑیان جنمین ترشیش کے جواہر جڑے گئے (یعنی صاحب مہر نبوت) اوسکا
پیٹ ہاتی دانت کا کام ہے جسپر نیلم کے گل بنے ہون (یعنی صاحب مسربہ جو شکم قرشان
ہاتی دانت نشان پر خط باریک شق صدر تہا) ۱۵ اوسکے پیر ایسے جیسے سنگ مرمر کے

ستون دو سو نیک پایہ نیو ٹوٹ گئے جاوین اسکی قامت لبنان کی وہ خوبی مین شاخ
سرو مین ہوا۔ اسکا منہ شیرین ہے ان دو سراپا معشوق ہے اے یروشلم کے دختر
مکان مقدس ب ایہ محبوب میرا پیارا یہ میرا جانی ہے انتہے اور جبکہ حضور علیہ السلام
پیدا ہوئے فصیح زبان سے لا الہ الا اللہ فرمایا تاکہ کامل ہو وہ جو فصل ۳۵ شعیا مین
فصاحت سے ممدوح ہین اور آمنہ خاتون فرماتی ہین کہ بعد ولادت کے ایک ابر سفید
آیا اور حضور علیہ السلام کو اوسنے ڈھک لیا اور میری نظر سے غائب کیا تاکہ کامل ہو وہ جو
کہ فرمودہ کہ بیابان اور کال کی گھاٹیون نے اوسے گھیر لیا کہ مین نے سنا کہ آواز کرنیوالا
کہتا تھا کہ پھراؤ انکو مشارق و مغارب مین اور لاؤ شہر و زمین تاکہ آپکو نام و صفت
و صورت سے پہچانین کہ نام آپکا ماحی ہے محو کرنیوالا شرک کے آثار کو تاکہ کامل ہو
خدا کا فرمودہ وہ جو شعیا نبی نے تحسین کو ہونے کیچیے مین نسبت حضور علیہ السلام کے ورس
فصل ۴۰ مین فرمایا کہ خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب بشر ایک ساتھ اوسکو
دیکھینگے اور زبور ۱۹ کے ورس مین ہے کہ آسمان اوسکی صداقت کی ثنا گوئی
کرتے ہین اور ساری امتین اوسکے جلال کو دیکھتی ہین ماحی ہونا ورس زبور ۸۳ کے
مین ہے اور نیز ماحی ہونا حضور علیہ السلام کا فصل ۴۲ شعیا مین صاف ہے اور آمنہ
نے یہ بھی سُنا کہ ندا کرنیوالا کہتا تھا کہ پھراؤ محمد علیہ السلام کو تمام زمین مین اور پیش کرو
اونکو روحانیات پر جن و انس و ملائکہ اور طیور و وحوش پر تاکہ کامل ہو وہ جو زبور
۱۱۳ مین لکھا ہے کہ خداوند کی مثال کون ہے کہ اعلی علیین سے اسفل سافلین پر
تشریف لاتا ہے تاکہ زمین و آسمان کو دیکھے اور نیز وہ بھی کامل ہو جو تو نے
جن و انس و غیرہ سے نسبت حضور علیہ السلام کے کیا ہے اور سنا اوسے آمنہ خاتون
نے کہ دو اونکو خلق آدم معرفت شیث شجاعت نوح خلت ابراہیم لسان اسمعیل
رضا اسحاق فصاحت صالح حکمت لوط بشری یعقوب شدت موسی صبر ایوب طاعت یونس

جہاد یوشع

جہاد یوشع صوت داؤد حُبّ دانیال وقار الیاس عصمت یحییٰ زہد عیسیٰ وغوطہ دو دریا
اخلاق پیغمبر ونمین بعد اوسکے وہ بادل کہل گیا جسمین اور سخت لپٹا پایا مین نے محمد علیہ السلام
کو سبز حریر مین جسنے پانی چشمہ کی مانند ٹپکتا تہا اور کہنے والا کہتا تہا عجب عجب مقرر
کیئے گئے محمد علیہ السلام تمام زمین پر نہین ہے کوئی مخلوق اہل دنیا سے مگر اونسے مطیع ہو
اور آوے اونکے قبضہ مین پہر نظر کی گویا چودہوین رات کا چاند ہے اور آتی السیح
مشک خالص کی بو اور دیکہے تین شخص ایک کے پاس چاندی کے چہاگل دوسرے کے ہاتہ
مین طشت زمرد تیسرے کے ہاتہ مین حریر سفید پس نکالی ایکنے انگشتری جسمین
دیکہنے والون کی حیران ہون اور دہویا اوسکو سات بار اور مابین شانہ مبارک کے
اوس خاتم سے مہر کی اور حضور علیہ السلام کو حریر مین لپٹا اور ایک ساعت اپنی بازو نمین
اوٹہایا پہر مجکو دیا یہ سب کچہ واسطے کامل کرنے فصل ۳۳ سفر مثنی موسی وغیرہ کے
ہوا کہ ہزارون ہزار پاکون کے ساتہ خداوند سینہ یعنی مکہ مین آویگا پاکونمین ملائک
بہی آگئے جنسے یہ کارخانہ ہوئے گو ظہور عام پر فاران مین روز بدر ہوا اور اوصاف
پیغمبرون کے مجمع اس نظر سے تاکہ کامل ہو وہ جو درس دہم فصل ۴۲ شعیا مین وصف
رحمن سے متصف کیا ہے اور رحمن جامع الاوصاف ہے یہی مطلب ہے جو مسیح نے مطابق
درس ۱۳ باب ۱۶ یوحنا کے فرمایا کہ وہ میری خبر دینے پاویگا اور تمہین دکہا دیگا ایسے
جملہ انبیاء کے اوصاف کے مجمع ہوئے اور جیسے حضرت آمنہ خاتون نے حالت
ششماہی حمل مین فرشتہ سے سنا تہا کہ نام اونکا محمد رکہنا اور دوسرے عجائبات دیکہے
ویسے ولادت کے وقت عبدالمطلب خانہ کعبہ مین دیکہنے لگے کہ مقام ابراہیم کی طرف
کعبہ مائل ہوا اور سجدہ کرنے لگا اور اوس سے آواز اللہ اکبر اللہ اکبر رب محمد المصطفی کی آئی
اور کہا کہ اب مجکو پاک کیا میرے رب نے ناپاکی بتون و پلیدی مشرکون سے اور غیب سے آواز
سنی [illegible] کعبہ کی قسم کہ خدا نے کعبہ کو برگزیدہ کیا آگاہ ہو کہ کعبہ کو حق تعالے نے اونکا قبلہ کیا

اور سکون ناکہ تازہ گل موعود جو فصل ۱۱ آیہ ۱ شعیا مذکور ہے ۱۲ اور فصل ۲ آیہ ۳۰
اور عبد المطلب نے دیکھا کہ کعبہ کے گرد کے بت پارہ پارہ ہو گئے اور بڑا بت ہبل اوندھا گر
گیا انکو کرامت سے محمد علیہ السلام پیدا ہوئے اور آیا اور نہ سمجھا کہ حجت و دیدہ در حق مریم
میں تھا جو کہ نسبت تمہارے کہ سجدہ کرین یعنی گرین کہودے ہوئے معبود دیوتے جیسے دیا
اور جھوٹے معبود پس جیسے آمنہ خاتون نے محمد نام رکھا تھا ویسے عبد المطلب نے بھی رکھ
رکھا تاکہ فرمودہ مسیح انجیل پر بنا وہ مذکور ہے کامل ہو اور جیسے ہبل اوندھا ہو گیا وہ
مکہ والوں کے لیے ایک بڑا بت تھا سال بھر میں اوسپر میلہ کرتے تھے شب ولادت
میں وہ اپنے مقام سے جا پڑا اور تین مرتبہ اوسکو اٹھایا پھر گر گیا بالآخر اوس سے آواز
آئی کہ آج وہ روز ولادت ہے جس مولود سے شرق سے غرب تک بت ہل گئے دیکھو
مر ظہران متصل مکہ میں ایک یہود کا عالم عیص نامی رہتا تھا اوسکی عادت تھی کہ جو مکہ میں
لڑکا پیدا ہوتا اوسکا حال دریافت کرتا اور فصل تمام و اشیاء سے زمانہ ولادت کو قریب
سمجھا اس نظر سے خبر دیتا عبد المطلب نے بعد ولادت باسعادت تشریف لا کر خبر دی
عیص نے نام دریافت کیا عبد المطلب نے فرمایا محمد علیہ السلام عیص نے کہا کہ تین صفات سے
انکو جانتا ہوں ایک طلوع انکے ستارہ سے یعنی وہ تارہ جو قبل پیدائش عالم اجسام سے
پیدا کر کے عرش کے داہنے خدا نے رکھا تھا جیسے مسیح کی ولادت میں بھی بموجب
تقدیر کے نکلا تھا جیسے فصل ۲ سفر متی میں لکھا ہے کہ خداوند نے مکہ میں طلوع کیا
اشارہ ستارہ مذکور کی طرف بھی ہے دوسرے ولادت روز دوشنبہ سے کیونکہ فصل
شعیا میں یحیی کی پیشین گوئی میں نسبت حضور علیہ السلام کے لکھا ہے کہ تمام گھاس
و کل زینت اوسکی گل چمن اور گھاس سوکھ جاتی ہے پھول مرجھاتے ہیں لیکن فیہ الہی روح یعنی
قرآن میں ہے او حینا الیک روحا من امرنا وہ نہیں مرجھاتی ۲۰ میں اشارہ
ہے کہ روز ولادت پیر روز دوشنبہ حسب فرمایا اسنے کہا پس مغبرہ پیدا کیا دوشنبہ اور ...

ہا سکے محمد علیہ السلام جیسے فریور ۷۲ و ۹ وغیرہ مین ہے اور انجیل برنباہ واتہرین بیدین خود
ماخوذ فرقہ صابئین سے ہنود مین آیا موجود علی ہذا مکہ مین ایک یہودی نے جو تجارت
کرتا تہا روز ولادت مین دریافت کیا کہ کوئی آج مولود پیدا ہوا لوگون نے کہا ہم نہین
جانتے اوسنے کہا پیغمبر ختم المرسلین آج پیدا ہوئے اونکے دوشانونمین نشان ہے
اوسمین بال ہین مجتمع اور تلاش کرتا ہوا آیا اور پشت مبارک کو دیکہا اور بیہوش
ہوگیا اور کہا نبوت بنی اسرائیل سے گئی اور حسان ہفت سالہ وقت ولادت مین
تہے انہون نے کہا کہ وقت ولادت ایک یہودی اپنی قوم مین فریاد کرتا تہا قوم نے
کہا کیون فریاد کرتا ہے کہا نجم احمد نکلا اور مادر عثمان بن ابی العاص وقت ولادت حاضر
تہین اور آمنہ خاتون نے روشنی دیکہی جسمین محل بصری شام کی نظر آئی جیسے فریور ۹
مین ہے اور حضور علیہ السلام مختون پیدا ہوئے تاکہ مضمون فصل ۵۲ شعیا کا کامل بوجہ
خصوصیت ہو کہ مختونون سے بیت المقدس آباد ہوگی اور دوسرے شخص جو مختون پیدا ہوئے
وہ موجب فخر اسطرح نہین ہو سکتے اور کسرے کے محل مین زلزلہ پڑکر چودہ کنگرہ گرگئے
تاکہ ورس فصل ۳ حبقوق کا کامل ہو کہ مادی کے پردہ کانپجاتے تہے اور نوشیروان
نسل مادی بن یافث سے ہے اور نیز مضمون فصل ۶۰ شعیا کا کامل ہو کہ خداوند کے
طلوع سے بادشاہ گردش مین آئین گے اور حضور علیہ السلام کا فخر ولادت جیسے
مدارج النبوت مین مفصل ہے زمانہ نوشیروان مین حدیث سے ثابت نہین اور نوشیروان
کو فخر کا مقام ہے نہ حضور علیہ السلام اور آگ جو ہزار سال سے فارس کی بجہی تہی اوس
شب مین بجہہ گئی تاکہ کامل ہو ورس ۱۱ فصل ۵ شعیا کا فرمودہ کہ ای تمام وہ لوگو
جو آگ کو روشن کرتے ہو اور چنگاریونکو اپنے گرد گرمتے ہو تم تا رہو کہ اپنی آگ کے نور
اور اپنی چنگاری روشن کی ہوئی مین چلو لیکن یہ میرے طرف سے ہوگا کہ عذاب مین
پڑوگے اور کسرے نے خواب دیکہا کہ فارس کے گہوڑونکو عربی اونٹ کہینچے لیے جاتے ہین

تاکہ فرودہ شعیا فصل ۲۱ کا کامل ہو کہ دو دستہ سوارونکے میں شتے دیکہے اور ایک سوار
حمار ہو ایک شتر سوار یعنی تری شتر سوار حضور علیہ السلام ہوئے اور اسکی تعبیر میں یہ بہی کہ
شام نے اسی قدر کہا کہ جب سرکش ہوتے ہیں اونکا سرکوب پیدا ہوتا ہے اور
ساوہ خشک ہو گیا اور رود ساوی جاری ہو گیا جو ہزار سال سے خشک تہا تاکہ
اشارہ ہو کہ ہزار سال تک قیامت اولیٰ نفسہ باب ستم سکا نشانات کہ عبارت
خروج یاجوج روس یاجوج انگریز سے ہے نہیں آتی

فصل بیچ بیان دودہ پینے

حضور علیہ السلام کے حضرت سید المرسلین علیہ السلام نے سات روز تک والدہ ماجدہ
صاحبہ کا دودہ پیا پہر ثویبہ نے جو بالآخر مسلمان ہو کر مریں چند روز دودہ پلایا
جنہوں نے امیر حمزہ کو بہی دودہ پلایا تہا وہ کنیزک ابولہب کی تہین انہوں نے
مژدہ خوشخبری ابولہب کو سنایا اور اس خوشخبری پر آزاد ہوئیں اس نظر سے
حسب خواب عباس رضی اللہ عنہ کے شب دوشنبہ میں تخفیف عذاب ابولہب کو
ہوتی ہے بعد کو حلیمہ سعدیہ نے دودہ پلایا تاکہ بیابان قیدار کو بہی بشارت ہو
جو جنگلوں میں بستی تہین جیسے فصل ۴۲ شعیا میں ہے و چونکہ حلیمہ کے ایک اور بچہ دودہ
پیتا تہا حضور علیہ السلام نے داہنی چہاتی سے دودہ پیا بنظر اسکے کہ صفت عدالت
جو ابواب یوحنا انجیل وغیرہ میں ہے ابتدا سے کامل ہو بائیں چہاتی جبکہ حلیمہ
دینے لگی حضور علیہ السلام نے دودہ نہ پیا اور یہی دستور تا آخر رہا اور حضور علیہ السلام
کو حلیمہ خاوند پاس لائیں وہ بہی شیفتہ جمال باکمال ہو گئے اور اونکی شتر مادہ کے
ایک قطرہ شیر کا نہ تہا تشریف لاتے ہی جاری ہو گیا تاکہ خصوصیت شتر سواری کی
ابتدا سے جیسے فصل ۲۱ شعیا میں ہے کامل ہو پس چند روز حضور علیہ السلام حلیمہ کے
گہر میں رہے ایک رات حلیمہ کیا دیکہتی ہے کہ ایک نور گرد آگیا اور آیا اور ایک مرد
سبز پوش حضور علیہ السلام کے سرہانے کہڑا دیکہا اور خاوند کو بیدار کیا اور آنکہ کہولی تا

کہا حلیمہ خاموش اور اپنی بات کو پوشیدہ رکھہ کہ جس روز سے یہ صاحبزادہ پیدا ہوا ہے
علماء یہود کو کہانا پینا نہ گوارا ہے اور نہ آرام و قرار ہے یعنی جیسے ہیرود ولش مسیح کی
ولادت سے ناخوش تھا پھر حضرت حلیمہ حضرت آمنہ خاتون سے رخصت ہوکر معہ حضرت
علیہ السلام کے چلین اور جبکہ حضور علیہ السلام کو دراز گوش پر آگے بٹھایا وہ چست و چالاک
ہوگیا باوجودیکہ وہ ضعیف تھا اور لنبی گردن کرکے چلنے لگا اور کعبہ کو دیکہکے تین بار
سجدہ کیا اور سر اٹھا کر آسمان کیطرف سب سے آگے چلا جتنے آدمی تعجب کرتے تھے
زنان بنی سعد کہتے تہین کہ یہ وہی دراز گوش ہے کہ ہمارے سات لائی تھی کہ تجکو
گراتا تہا اور نہ اٹہاتا تہا حلیمہ نے کہا واللہ یہ وہی دراز گوش ہے کہ خدا نے اسکے
سبب سے برکت دی ہے پس کہتے تھے واللہ اسکی شان عظیم ہے اور حلیمہ دراز گوش
سے سنتی تہی وہ کہتا تہا کہ میری شان عظیم ہے مین مردہ تہا زندہ ہوا لاغر تہا فربہ
ہوا عجب اے زنان بنی سعد تم غفلت مین ہو اور نہین جانتے کہ کون میری پشت پر ہے
وہ سید المرسلین و خیر الاولین والآخرین و حبیب رب العالمین ہے اور چپ و راست سے
حلیمہ سنتی تہی کہ اے حلیمہ غنی ہوئی اور بزرگترین بنی سعد بنی اور گوسپندون کے
گلہ پر نہین گذرتی تہین مگر گوسپند آگے کہتے تہین کہ رضیع تیرا محمد رسول پروردگار زمین
و آسمان ہے اور بہترین فرزندان آدم تاکہ کامل ہو وہ عہد جو نوح نے تمام جانداروں
سے باندہا تہا کیونکہ مسیح کے زمانہ کی نسبت خوشخبری بنی اسرائیل کی لڑکیون کو تہی
اور یہان پر خود بیابان قیدار کو اور جو اوسمین رہتے ہین سکو سے حجر ہو یا شجر
دواب ہو یا حشرات سکو جیسے فصل ۴۲ شعیا مین ہے اور کسی منزل مین تشریف
لیجاتے مگر وہ سرسبز ہوجاتا باوجودیکہ قحط سالی پہلے سے تہی تاکہ کامل ہو وہ جو
مزبور ۹۶ مین ہے کہ جو میدان مین ہین وہ باغ باغ رہوین بن کے سارے درخت
لہلہاوین اور نیز کامل ہو وہ جو بیابان یعنی بیابان عرب کی نسبت اشعیا نبی کی فصل

جیسے کہ جہین بیابان میں خوش آئیگا وہ دونگا اور جبکہ منزل بنی سعد میں پہونچے جو حسنات تمہین
اور ویرانے میں سے صبح کی کہ مین ماتی تہین اور شام کو سیر ہو سیر ہو جاتا پیر تفسیر آیت تا دیب
اور قوم حلیمہ الجعدی نے کہتی کہ کس واسطے تم جو آگاہ ہو اس قدر سب میں پہن چراتی اور
خیر و برکت جو ہو رہی ہے گھر میں ہے تم اوسکو نہین جانتے ہو بس دوسری قومین کی
اوسی مقام پر چراتے لیکن اونکے بہی مال دیکھ نہ تہی خیر و برکت ہوئی تا کہ کامل ہو
وہ خوشخبری جو فصل ۶۰ شعیا مین قیدار کی بکریوں کو دی گئی ہے اور جب حضور علیہ السلام
نے بات کہنی شروع کی فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین سبحان اللہ بکرۃ و
اصیلا اور کبہی آہستہ لا الہ الا اللہ قدوسا قدوسا سبوح قدوس والرحمن لا تاخذہ سنۃ
ولا نوم فرماتے تا کہ کامل ہووے جو معرفت منجی شعیا کے فصل ۴۲ مین فرمایا گیا ہے
کہ قیدار کی بستیاں حمد خدا کی ظاہر کرین اور جبکہ مہد مین حضور علیہ السلام تہے چاند
آپکی ساتھ اشارہ مین پہرتا تا کہ کامل ہو جو کتب نبی کی معرفت جو فرمایا گیا ہے کہ
سورج و چاند اوسکے اشارہ مین پہرتے ہین اور سترعورت آپکا کبہی کہلتا اور اگر اتفاقا
کہلتا تو حرکت و فریاد کرتے اور ستر اس صورت مین فرشتہ کر دیتے ورنہ عادت فریاد
کی نہتی تا کہ غیرت ودرستی فصل ۴۲ شعیا کی تکمیل شروع ہو اور جبکہ حضور علیہ السلام من تمیز
وقار ہوئی لڑکون کے ساتھ کہیلتے تا کہ یحیی کی پیشین گوئی کامل ہو جو مطابق
شعیا کے مقرر کیا گیا تہا آپ وہ کہیلتا لڑکون مین تہا ایسی جسکی عظمت کا وہ پیشین گوئی
کیسے کہیلے اور وہ دنین ایسے بڑہتے جیسے دوسرا کوئی مہینے مین اور مہینے مین گویا
برس وہ زمین تا کہ کامل ہو صاحب شجاعت ہونا آپکا جو فصل ۴۲ شعیا مین ہے اور
ضرورت کے وقت ابر آپ پر سایہ کرتا تا مزبور ۴ کا فرمودہ کامل ہو اور مکہی آپ پر
نہ بیٹہتی تا کہ شرف آپکا کامل ہو وہ جو اسمعیل کی اولاد مین ابراہیم کو درمیان فصل
تکوین کے موافق فرمایا گیا ہے کہ اوس سے بڑے سے بڑے کو پیدا کرونگا اور صفت

قیدسین ورس ۲ فصل نہم دانیال تکمیل پاوے پس ایک عرصہ تک جنگل و دیہات میں
حضور علیہ السلام حلیمہ کے گھر رہے تاکہ کامل ہو وہ خوشخبری جو فصل ۴۲ شعیا مین جنگل و دیہات
سے قیدار کو دیگئی ہے اور پھر آمنہ خاتون کے پاس لائین اور خیر و برکت سے اطلاع
دی لیکن عرض کیا کہ آب وہوا مکہ کی ناقص ہے اور اپنے قبیلہ کو پھر لیگئین تاکہ
دیہات قیداری کو خوشخبری بوجہ اتم پیدا ہو اس عرصہ مین ایک روز حلیمہ سے
حضور نے فرمایا کہ مجکو کسواسطے بکری چرانے نہین بھیجتی تاکامل ہو وہ جو قیدار و بنت
یعنی بن حمل بن قیدار کے جنگل و بکریونکو مبارکبادی فصل ۶۰ شعیا مین دیگئی ہے
حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مین جنگل مین جاؤن اور سیر کرون پس حلیمہ نے شانہ کیا
اور سرمہ لگایا اور جامہ پہنایا اور جزع کی تختی گلے مین ڈالی حضور علیہ السلام نے
اوسکو نکال ڈالا تاکہ فرمودہ نبی کا کامل ہو کہ مین توکل کرونگا جبکہ دوپہر ہوا ضمرہ
حلیمہ کا بیٹا فریاد کرتا ہوا دوڑا آیا کہنے لگا ہم کہیل رہے تھے کھڑے ہوئے ناگاہ
ایک مرد آیا اور محمد علیہ السلام کو ہمارے درمیان مین سے پکڑ لیجا کر پہاڑ پر لیگیا
اور سینہ تا شکم چاک کیا آئندہ مجکو خبر نہین وہان پر حضور علیہ السلام کا سینہ چاک کیا
اور پارچین وغیرہ سے دہویا اور برابر کردیا مگر ایک نشان باقی رکھا تاکہ کامل ہو
ورس ۱۴ فصل ۵ غزل الغزلات سلیمان کی معرفت جو فرمایا گیا ہے کہ اوسکا شکم ہاتھی
دانت سا جسپر نیلم کی گلکاری ہے پس حلیمہ اور اونکے خاوند دوڑتے گئے دیکھا
کہ حضور پہاڑ پر بیٹھے ہین آسمان کیطرف نگاہ کئے ہوئے اور دیکھکر تبسم فرمایا الغرض
دونون نے سر و چشم حضور علیہ السلام کو بوسہ دیا اور حال دریافت کیا مفصل حال
بیان فرمایا جیسے احادیث صحیحہ مین ہے اور یہانتک شق صدر کی تحقیق کہ نشان
شگاف آخر عمر تک موجود تہا پس حلیمہ اور اونکے شوہر کی بہ صلاح ہوئی کہ مکہ معظمہ کو
لیجا ئین جبکہ حوالی مکہ مین پہنچے حضور علیہ السلام کو بٹھا کر حلیمہ رفع حاجت کو گئین واپس

واپس آئین تو حضور علیہ السلام کو نہ پایا تاکہ کامل ہو ترسیدہ و دہشت زدہ ہوئین جو تمھاری
نسبت کہا گیا ہے کہ وہ گم ہو جائینگے پس ہرچند تلاش کیا ناچار فریاد کرنے لگی ناگاہ
ایک بڈھا عصا ہاتھ مین لئے ہوئے آیا اور کہا کہ اے سعدیہ کیا تجھکو ہوا جو فریاد
کرتی ہے اوسنے قصہ بیان کیا اوسنے کہا کہ ہبل بت پاس چل حلیمہ نے کہا اے
بڈھے مجھکو حال شب ولادت کا تو نے دیکھا سنا نہیں کہ اونکو کیا پہنچا کہ سب بت ٹوٹ
گئے لیکن حلیمہ کو نزد ہبل پاس لیگیا اور گرد اوسکے گھوما اور اونکا قصہ بیان کیا
نام مبارک کے لیتے ہی منہ کے بل گرا اور تمام بت سرنگون ہو گئے اور آواز ہبل سے
نکلی کہ اے پیر مجھسے دور ہو اور نام شریف اوس صاحبزادہ کا یہاں مت لے
کہ ہماری ہلاکت اور سارے بتوں اور بت پرستوں کی اوسکے ہاتھ پر ہوگی اور خدا
اوسکو ضائع نکریگا اور ہر حال مین خدا اوسکا نگہبان ہے اسمین عبدالمطلب کو
خبر ہوئی حلیمہ سے پوچھا کیوں رو رہی ہے اور محمد علیہ السلام تیرے ساتھ نہین جواب
دیا اے سید محمد علیہ السلام گم گئے اور ہرچند تلاش کیا پتہ نہ لگا ناچار عبدالمطلب
اندر خانہ کعبہ تشریف لیگئے اور طواف کرکے مناجات کی ہاتف غیب نے آواز دی
کہ اے آدمیو غم نکھاؤ کہ محمد علیہ السلام کے لئے خدا ہے کہ اونکو نچھوڑیگا جیسے فصل
شجا مین ہے عبدالمطلب نے کہا کہ اے ندا کرنیوالے محمد علیہ السلام کہان ہین جواب دیا
وادی تہامہ مین درخت کے نیچے عبدالمطلب تہامہ مین گئے راہ مین ورقہ بن نوفل بھی
ہمراہ ہوگئے دیکھا وادی تہامہ مین درخت خرما کے نیچے بیٹھے ہوئے پتے چنتے ہین
عبدالمطلب نے کہا کون ہے تو اے بیٹے فرمایا مین محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب
عبدالمطلب نے کہا میری روح تجھپر قربان مین ہون تیرا دادا عبدالمطلب اونکو اپنے آگے
بٹھا کر مکہ مین لائے پھر حلیمہ نے چاہا کہ واپس لیجائے حضرت آمنہ خاتون کو گوارا نہوا
کیونکہ حضرت عبداللہ والد ماجد صاحب کا بھی انتقال ہوگیا تھا چنانچہ حضور علیہ السلام دو برس

گئے تھے اور جبکہ حضور علیہ السلام پانچ برس کے ہوئے حضرت آمنہ خاتون اپنے باپ کے
ملنے کے لیئے مدینہ منورہ کو تشریف لیگئین تا کہ مبارکبادی فصل ۳۳ سفر مثنی و فصل
حبقوق نبی کی معرفت جو فاران و تیمہ کو دی گئی ہے شروع ہوا اور تیمہ مدینہ منورہ
کا نام ہے جو فاران کے جنگل مین ہے پس ایک مہینہ وہان رہین یہود کی قوم آمد و رفت
رکہتی تہی اور کہتی تہی کہ یہ پیغمبر اس امت کی ہین پس بعد ایک ماہ کے آمنہ
خاتون نے قصد مکہ معظمہ کا کیا اور مقام دون وابوا مین متصل مدینہ منورہ کے انتقال
فرمایا ام ایمن جو حضرت عبداللہ کی کنیز تہین وہ ہمراہی مین تہین مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ
مین حضور علیہ السلام کو لائین اور دائی آپکی ہنین اوس سے سرافراز دولت ابدی
ہوئین اور عبدالمطلب نے پرورش ظاہری کی اور بہت مکرم رکہتے اوہی سال مین
عبدالمطلب اشراف قریش کے سات سیف ذی یزن بادشاہ یمن کی تہنیت کو گئے
اوسنے عبدالمطلب کو بشارت دی ظہور ختم المرسلین علیہ السلام سے کہ تمہاری نسل سے
ہونگے اور واپس آنیکے وقت قحط قریش مین تہا عبدالمطلب نے ابو قبیس پہاڑ پر جا کر
اپنے کندہو نپر حضور علیہ السلام کو چڑہا کر دعا کی خدا تعالے نے مینہ برسایا جبکہ حضور
علیہ السلام آٹہہ سال کے ہوئے اور عبدالمطلب کا وقت آخر ہونے لگا حضور علیہ السلام
کی نسبت اپنی اولاد کو وصیت مین مبالغہ کیا اور حضور علیہ السلام کو مختار کیا کہ جس
چچا پاس رہنا منظور ہو رہین حضرت عبداللہ کے حقیقی مادری بہائی زبیر و ابو طالب
تہے اور ابو طالب و عبداللہ مین کمال محبت تہی حضور علیہ السلام ابو طالب کی گود مین
جا بیٹہے وہ بہی کمال رعایت حضور علیہ السلام کی کرتے اور اندر و باہر اپنے ہمراہ رکہتے
اور ہدم مین اشعار بناتے جبکہ بارہوین سال کو پہنچے ابوطالب نے ممالک شام کا
قصد کیا تا کہ کامل ہو فصل ۳۲ سفر مثنی و فصل ۳ حبقوق کی مبارکبادی کا شروع
ممالک سعیر کو امن نظر سے ممالک سعیر مین بصری ایک مقام ہے بحیرا راہب نے مکان

تہا دیر راہ مکہ مین بنا رکہا تہا اور اوسمین منتظر حضور علیہ السلام تہا جبکہ قافلہ قریش کا ادہر
راہ سے جاتا صومعہ سے نکلکر تلاش کرتا جبکہ نشان حضور علیہ السلام کی نہ پاتا صومعہ
مین چلا جاتا جبکہ قافلہ ابو طالب کا پہنچا بحیرا نے کہ درس مذکور سے واقف تہا
اوسنے دیکہا ابر کا ٹکڑا اونپر سایہ کرکے ہمراہ اونکے جاتا ہے اور جبکہ حضور علیہ السلام
ابو طالب کے ساتہ درخت ببول کے نیچے بیٹہے وہ ابر پارہ اوس درخت پر ٹہہر گیا
بحیرا اس حالت کو دیکہکر متعجب ہوا اور دعوت اوس قافلہ کی کی پس ابو طالب
اہل قافلہ دعوت کہانے گئے اور حضور علیہ السلام امین کرکے مشہور تہے قافلہ مین
رہے اور وہ ابر پارہ بہی وہین رہا بحیرا نے دریافت کیا کہ تم مین سے کوئی اس
مجلس مین ایسا بہی ہے جو تشریف نہ لایا ہو قافلہ نے حضور علیہ السلام کو بیان کیا تو
اوسنے حضور علیہ السلام کو بلوایا کہ ابر پارہ بہی ہمراہ تہا اور جبکہ قافلہ عقبہ جبل مین آیا
تہا بحیرا ہر درخت و حجر سے سنتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ پس دوشنے شانہ
مبارک پر مہر نبوت کو جیسے فصل دوسرو سلیمان مین فرمایا گیا ہے دیکہا اور چوما اور ایمان
لایا اور کہا کہ یہ صاحبزادہ وہی ہے کہ توریت وانجیل وزبور مین وصف انکا ہے اور
وصیت کی کہ اے ابو طالب انکی کمال حفاظت کرو تاکہ یہود ونصارے جو اپنے دینوں کی
منسوخی سے دشمن ہو گئے ضرر نہ پہنچا مین اور اللہ انکا حامی ہے پس ابو طالب شام
بصری مین پہنچکر مکہ معظمہ کو لوٹے اور اسیطرح سے انوار وفضائل وکمالات دیکہتے
رہتے تہے اور مشاہدہ ملائکہ اور پاک صورتون کے ملاحظہ سے حضور علیہ السلام سے
سلام کہین کاہنون پاس لیگئے کاہنون نے کہا کہ یہ احوال وسواس شیطانی
وامراض جسمانی سے نہین ہیں تا آنکہ سال پچیسوین مین پہنچے اور مال تجارت
خدیجہ رضی اللہ عنہا کا لیکر سفر شام کو گئے اور بصری مین پہنچے وہان پر درخت کے
نیچے اترے جو خشک تہا سرسبز ہو گیا وہ خشک لکڑی جو سینہ ہو گئی تہی برکت

علیہ السلام سے سرسبز ہو گئی اور میوہ دار ہو گیا اور گرداگرد اوسکے سرسبز و خورم ہو گیا تاکہ کامل
ہو ورس ۲۹ باب ۲۱ لوقا کی تمثیل اور مثل کہ علیٰ نے اونسے ایک تمثیل کہی کہ انجیر کے درخت
اور سب درختونکو دیکہو ۳۰ جب وے ان کو پلین نکلتی ہین تم آپ ہی جانتے ہو کہ اب گرمی
نزدیک ہے ۳۱ سو اسیطرح تم ہی جب ان چیزونکو ہوتے دیکہو تو جانو کہ خدا کی بادشاہت
نزدیک ہے نسطورا راہب یہ دیکہ رہا تہا وہ حضور علیہ السلام پاس آیا اور لات و عزیٰ کی
قسم دلاکر نام دریافت کیا آپ نے فرمایا تیری ماں تجکو روے دور ہو مجہسے عرب مین کوئی
کلمہ نہین کہ کلام کرے کہ گران تر ہو مجہ پر ایسی ہی بحیرا نے قسم دلائی تہی اور جواب ملنے کو رہا تہا،
پس نسطوراہ کے ہاتہ مین ایک صحیفہ تہا اوسکو دیکہتا تہا یعنی صحیفہ سرود سلیمان جسمین حلیہ
مبارک ہے اور کہتا تہا اوس خدا کی قسم جسنے انجیل علیٰ پر بہیجی یہہ وہی نبی ہے تا کہ کامل ہو
وہ مسیح کا فرمودہ جو ورس ۲۶ باب ۱۵ تواریخ یوحنا مین ہے کہ تم اوس فارقلیت یعنی دوسرے
تسلی دہندہ ہم یعنی احمد کی گواہی دوگے اور کہا کہ اس درخت کے نیچے سوا نبی کوئی نہین
بیٹہا یعنی اس طور سے کہ وہ سرسبز ہو جاوے یہ خاص نشان اوسی پیغمبر کا ہے جسکی بادشاہت
کے نشان ورس ۲۹ باب ۲۱ لوقا مین ہے جیسے لفظ آرام مین داخل ہونے سے نسبت ہیو دیکے
زمانہ موسے مین اشارہ زمانہ علیٰ سے تہا جیسے نامہ عبرانیون مین ہے پس حضور علیہ السلام نے
بصرے مین مال بیچا اور دوگنا نفع ہوا اور قافلہ کو بہی آپ کی برکت سے فائدہ ہوا جبکہ مکہ
کو تشریف لائے دوپہر تہا حضور علیہ السلام کے سر پر دو فرشتہ مرغ کی مثال سایہ کرتے
ہوئے خدیجہ نے دیکہے اوس سے میل عظیم دلمین پیدا ہوا اور خدیجہ صاحب عقل و کیاست
و اشراف نسب و حسب مین ممتاز و کثرت زر خالص سے ملکہ ملک عرب تہین کہ سارے عرب والے
خواستگار نکاح کے اونسے تہے انہون نے ایک عورت کو بہیج کر دریافت خواہش نکاح خفیہ
کرائی حضور علیہ السلام نے عذر قلت معاش کیا لیکن فرمودہ مسیح کامل کا جو صابئین تر دیا تہے
ہو دکو پہنچا کامل ہوا کہ ملکہ شنبل ذہب یعنی عرب معرفت وکیل کے خود منظور کریگی خدیجہ رضی اللہ عنہا

بوجہ فوت حضرت حسین جو وفا ظہور کیا اور کمال خوشی و عیاملی سے مناسبت ہوئی اور دنیا میں
حضور علیہ السلام کا تصرف ہوا اور خیرات کردیا گیا تشکل دیپ ہے شاید جس زمین سے تمیز دیپ
اول ہوا دیپ چین سے سندھ تک کہ دوسرا شاک دیپ ایران تیسرا تشکل دیپ
کش دیپ عمرہ پنجوان کروچ دیپ یونان چھٹا گومیدک دیپ روم اوسکی ساتوان پشکر دیپ
اسپین اور اسی سال سے جو پندرہ سال قبل نبوت سے آواز سنتے کہ یا محمد یا رسول اللہ
کسیکو نہ دیکھتے اور ۲۳ سنہ میں روشنی دیکھتے جیسے ذاکرین کاملین کو نظر آتی ہے اسکو
اتیھر ہوا اور سلام سنتے یہ صفت میکائیل ہو جب انشراح ظاہر ہوتی اور ۲۵ سنہ میں کعبہ
جو ستون پر عمارت سابق کی بوسیدگی کے سبب بنا کیا تاکہ مضمون فصل ۲ شعیا کامل ہو
آمیہ منونو اور حجر اسود کے رکھنے پر نزاع ہوئی کہ کون سردار اسکو مقام پر رکھے اور نوبت
قتال کو پہنچی بالآخر صلح اسپر ٹھہری کہ اول جو صبح آوے حکم مقرر ہو پس حضور علیہ السلام اول آئے
سب نے کہا کہ امین آئے حضور علیہ السلام نے اپنی چادر میں حجر اسود رکھا اور فرمایا کہ سب سردار
اٹھاویں اور جب مقام پر پہنچا حضور علیہ السلام نے سب کی طرف سے وکیل مقرر ہو کر رکھا اسکو یہ
عقلمندی پسند آئی تاکہ وہ کامل ہو وہ جو فصل ۲۸ میں بابت حضور علیہ السلام کی نسبت کہتا ہے
کہ جسنے اوسکو تعلیم کیا اور جسنے اوسکو دانائی کی راہ سکھلائی تاکہ حجر اسود کی تعظیم سکھا کر
درس ۱۱ فصل ۲۸ شعیا میں ہے کامل ہو اور ۳۸ سنہ میں اسرافیل عالم عالم مثال مدام ہمراہ رہنے
لگے اور قبل چالیس سال کے کسی سال میں مطابق بخاری و مسلم کے معراج خواب میں کعبہ سے
ہوا جسکا ذکر سورہ نجم میں آیۃ ولقد رآہ نزلۃ اخری سے ہے جیسے نبوت میں واضح ہے
تاکہ بناء نبوت قائم ہو وہ کامل ہو وہ جو فصل ۲۸ ۵ شعیا میں ہے اوسنے خاص تعلیم پائی
اور ۳۹ سنہ میں ذکر سلطان الاذکار میں مشغول ہوئے اور خلوت کو دوست رکھنے لگے اور
لیجاکر جبل نور کے غار حرا میں رہتے تاکہ کسی کامل کا فرمودہ جو صاحبان سے ہنود کو پہنچا ہے
کامل ہو کر کلکی اوتار جب آخری کجیگ میں تپسّے کرینگے اور ۴۰ سنہ میں پیغام الٰہی کے پہنچنے

چہہ مہینے رمضان تک وحی خواب مین آئی اور چہیالیسوان حصہ تیس سال نبوت سے گنا گیا اسوقت
کامل استعداد پیدا ہوئی کہ جبریل حاکم عناصر کو بجسم خود رمضان شریف مین دیکہا اور تمام
قران مجید جملہ واحدہ کرکے آسمان پائین پر نازل ہوا ادہین سے ایک حریر پارہ جبریل
متمثل ہوکر لائے یعنی خود جبریل اپنے مقام پر رہے اور صورت علمیہ اونکی متمثل صورت
بشری پر ہوگئی اور کہا اے محمد علیہ السلام خوشخبری ہو مین جبریل ہون خدانے مجکو تیرے
پاس بہیجا ہے اور تو رسول ہے جن و انس پر دعوت کر لا الہ الا اللہ کے سات تاکہ اوس سے
فصل ۹ اسفر مثنی کامل ہو کہ خدائے یگانہ کی نبی موعود سے تعلیم ہوگی اور پڑہ اس حریر کو
جواب فرمایا مین نے پڑہا نہین تاکہ کامل ہو جو فصل ۲ تکوین مین امی و فصل ۱۲ شعیا مین اسی
صفت سے مذکور ہین ناچار جبریل نے پیار و محبت سے القائ نسبت کے لیئے دبوچا اور کہا پڑہ
حضور علیہ السلام نے جواب کو وہی دیا پہر جبریل نے دبوچا پہر وہی جواب دیا پہر دبوچا
اور کہا کہ شر شیطان سے پناہ مانگو آپنے استعیذ باللہ من الشیطان الرجیم فرمایا تاکہ کامل ہو
باب ۱۶ یوحن کا فرمودہ کہ شیطان احمد کا محکوم ہوگا جیسے سر کو شیطان اولاد حوا کہلاسکے پہر
کہا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم پس حضور علیہ السلام نے بسم اللہ پڑہی تاکہ ہر ایک چیز بزرگ کو
خدا کے ہی نام سے شروع ہو اور توحید جو نشان نبی صاحب کلام موعود فصل ۱۸ اسفر مثنی ہے
کامل ہو پہر اقرا باسم ربک الذی خلق تا علم ما لم یعلم تک پڑہا یعنی پڑہ اوس پروردگار کے
نام سے جس نے پیدا کیا عالم کو پیدا کیا انسان کو علقہ سے (پس اس نظر سے انسان کب
لائق عبادت ہوسکتا ہے جیسے مسیح ابن مریم کو نصارے غلطی سے پرستش کرتے ہین) پڑہ
اور پروردگار تیرا وہ بزرگ ہے جسنے تعلیم کیا قلم کے سات اور تعلیم کیا انسان کو وہ جو نہین
جانتا تہا اور کلام خدا الہی معجزہ ٹہرا تاکہ کامل ہو ورس ۱۸ اسفر مثنی کی فصل ۱۸ ایہود یون کے لیئے
انکے بہائیون مین سے ایک پیغمبر کو مثل تیرے بہیجونگا اور اپنا کلام اسکے منہ مین ڈالونگا
جو کچہہ فرماؤنگا وہ پہنچا دیگا ۱۹ اور ہوگا یہ کہ جو کوئی میری باتون کو جو میرے نام سے

کہ مجھے خشیت اور اسکو ہلاک کر دیگا ہو لیکن وہ پیغمبر کہ شکیبرانہ میرے نام سے کوئی بات کہے
اور جسکے کہنے کا میں نے حکم نہیں فرمایا یا خداے بیگانہ کی قسم کرے چاہیے کہ وہ قتل
مارا جاوے اور دوسرا نشان فرمایا کہ جھوٹے کی بات پوری نہوگی اور پورا ہو وہ جو خدا
سے ہے کتاب اعمال میں مذکور ہے کہ جھوٹے کا فرمودہ مسیح کے جانے اور کہنے پورا
پورا ہوگا پھر تعلیم کے لیے جبریل نے وضو کیا اور حضور علیہ السلام سے وضو کرایا تاکہ کامل
قدس قدوسین ہو یا حضور علیہ السلام کا جو ورس ۲ فصل ۸ ہمارا خیال میں ہے اور دو رکعت نماز
پڑہائی اور حضور علیہ السلام نے اقتدا کیا اور جبرئیل چلے گئے اور حضور علیہ السلام مکان کو
لوٹے پس کوئی درخت اور ڈھیلا اور پتھر نہ تھا مگر کہتا تھا یا رسول اللہ اور حضور علیہ السلام
کے بدن پر لرزہ پڑا ایسی چیز جو انکی سے ظاہر نہیں تاکہ کامل ہو ورس ۲ فصل ۴ اشعیا کا
وہ ہو وہ کہ وہ نبی شکیبر ہوگا اور منتظر لرزہ فرمایا اڑھاؤ مجکو اڑھاؤ مجکو پس چادر اڑھائی اور
بدن پر پانی ڈالا اوس سے تسکین ہوئی اور ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا سے حال فرمایا اور
کہا میں ڈرتا ہوں اپنے نفس پر بلا یعنی آزمایش سے تاکہ کامل ہو تثلیث موسٰے جو مطابق
فصل ۱۸ کتاب خروج کے بعد وحی کے خوف کہا یا تھا کہ شاید فرعون مجکو قتل کرے اور یہ کہ
لا الہ الا اللہ کی تعلیم بت پرستوں کو مشکل دکھائی لیکن خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اوصاف حمیدہ
سے آپکے تسکین کی جنکو قریش اچھا جانتے تھے کہ اس سے آپ بلا میں نہ پڑیں گے اور بدل
تصدیق ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کی لیکن نبی کا خیال کہ ضائع جاوے بعد کو ویسی ہی تھا
اور ام المومنین تسکین خاطر کے لیے اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل پاس لگئیں اور قریش میں
بت پرستی چھوڑ کر نصارے ہو گئے تھے بعد دریافت حال کے فرمایا کہ جبرئیل وہ ناموس اکبر
ہے جو موسٰے پاس آیا تھا اور بشارت ہو تمکو کہ تم وہ رسول خدا ہو جنکی بشارت عیسٰے نے
دی ہے کہ میرے بعد ایک رسول آویگا نام اوسکا احمد ہوگا یعنی دوسرا تسلی دینے والا اور
جلد ہے کہ مامور ہو جہاد و قتال پر کاش میں جیتا رہوں اوس روز کہ تمکو اہل مکہ اخراج کرینگے اور میں

مددگار

مددگار ہون جو صفت صدیق سے مطابق درس مزبورہ ۸ ہے واقف تھے اس سے اونکو
طمع ہوئی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آیا مجکو خارج کرینگے ورقہ نے مطابق فصل ۲ شعیاہ
مزبورہ ۶ کے کہا ہان اور کہا کوئی نہین لایا تیری مثل مگر اوسکی قوم دشمن ہی ہے پس ورقہ
چند روز بعد جیتے نرہے اور زمانہ دعوت نپایا لیکن اہل جنت سے مطابق حدیث کے ہوئے
کہ فن کو مینے ایسا اور ایسا دیکھا اور کامل ہوا اونکی گواہی سے مسیح کا فرمودہ کہ تم اوسکے
گواہ ہوگے انکے بعد علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ایمان لائے تاکہ کامل ہو باب ۲ کتاب مکاشفات
اور کتاب حزقیل کا بیان جو چار یار ونمین بنظر ایمان اول نام اسد کا لیتا ہے اور پہر عبد اللہ
ابو بکر مسلمان ہوئے اور بعد چالیس سال اپنی عمر کے اسلام ظاہر کیا جیسے قرآن مجید مین اربعین
اونکی نسبت وارد تاکہ کامل ہووہ فرمودہ باب ۴ مکاشفات وکتاب حزقیل کا جسمین دوسرے کا نام
بچہڑے پر لکہا ہے اور بکر بچہڑے کو کہتے ہین اور اسی عرصہ مین زید بن حارثہ ایمان لائے
اور صدیق کی ہدایت سے عثمان ذوالنورین بہی تاکہ کامل ہو باب ۴ کتاب مذکور کا فرمودہ
جو تیسرے کا نام انسان او رتیلی پر بتلاتا ہے اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمن بن عوف و سعد بن
ابی وقاص و طلحہ بن عبد اللہ بہدایت صدیق سے ایمان لائے اور طلحہ کو راہب شام نے بہی
خبر دی تہی بعد انکے ابو عبیدہ جراح و ابو سلمہ وارقم مخزومی و عثمان بن مظعون و عبد اللہ بن مسعود
وام الفضل زوجہ عباس و اسماء بنت ابو بکر صدیق و فاطمہ خواہر فاروق رضی اللہ عنہم اجمعین
اور تین سال تک امر مخفی رہا اور قرآن مجید بہی ہنوز اور نہ آیا اسرافیل ہی رکاب باسعادت
مین بدستور رہے جو عالم خواب کے متصرف ہین بعد تین سال کے جبرئیل کو کرسی زرین پر دیکہا
اور ہیبت اونکی حضور علیہ السلام پر غالب ہوی اور زملونی زملونی حضور علیہ السلام نے فرمایا
اس سے مزمل ہوئی اور اوائل سورہ مزمل نازل ہوئی اور قرآن پے در پے آنا شروع ہوا اور
دعوت آشکارا کا حکم لیکن ہنوز کفار کے معبودون کی مذمت نہوئی تہی اس سے وہ بہی حضور
علیہ السلام سے متعرض نہوتے پہر جو انکی نکوہش جابجا کی گئی کفار نے معجزہ طلب کیا اور حضور علیہ السلام

نیل پہ لکھا ہے جو اس نے کہ جب تمام عمر اپنے امت سے وقت ولادت تک مفصل شرح لکھا
میں صحیح نہیں کیا پھر بھی تابع خشب اور خیال موجود تھا لیکن معجزہ ہے سے معجزات نشانہ کے
اول معجزہ وبعد موت کے نقل کرو مرقد انصل اسفر شفی میں صحیح کرو دونگو می کلام خدا ارجاع
پس اس قطرے سے ابتدا رکھو محمد معجزہ بتلا دیا گیا کیونکہ آگے ان پیغمبر سابق کے سر کی خبر تھی پس اسکی
سے جواب ایک یہ کہ ان کا اسکا کرا دینگے برابر بیا ہے کیونکہ جو اتنا روح پسیل امرکو سمجھا
جاتا پس لاچار ہو کر افترا یہ کیا کہ اس پیغمبر کو تعلیم یہودی غلام بیسار وغیرہ کرتا ہے اور یہ کہ انکا
ایک پہلوان لیسا تھا کہ گائے کے چمڑے پر بیٹھ جاتا اور چمڑا کھینچنے سے شہ زوروں کے پھٹ جاتا
اور وہ جگہ سے نہ ہلتا ایک وقت مطابق روایت ابو نعیم کے حضور علیہ السلام جنگل میں ملا اور کہا کہ تو
ہمارے معبودوں کو برا کہتا ہے اگر رعایت قوم کی نہ ہوتی میں تجھے مار ڈالتا اور کون ہے کہ مجھکو بچا سکے
حضور علیہ السلام نے کہا کہ خدا اس نے کہا کہ دس بکریاں دونگا اگر مجھکو پچھاڑ دو حضور علیہ السلام نے اوسکو
پچھاڑ دیا اوس نے کہا تیرے خدا نے مجھے پچھاڑا ہے نہ تو نے ایک بار اگر پچھاڑ دو دس بکریاں دونگا
پھر حضور علیہ السلام نے پچھاڑا پھر وہی اوس نے کہا پھر پچھاڑا اور حضور علیہ السلام نے کہا ایمان لا
پھر اوس نے کہا کس دلیل سے آپ نے ایک درخت کو بلایا وہ شق ہو کر زمین کو چیرتا ہوا آیا
اور اوس نے گواہی دی پس انکا جواب سورہ رحمن میں دیا گیا کہ رحمن نے نازل کیا ہے قرآن
نہ بیسار کی تعلیم سے جس رحمن نے پیدا کیا انسان یعنی آدم کو اور تعلیم کیا اوسکو بیان محمد ﷺ
تورات تمکو یہیں ملا تو یہیں ہزار کے آرام سے نامہ عیبر ہونگے مطابق انجیل ہے اور اگر تمکو شک
زمانہ کی تطبیق میں ہو آفتاب قمر کو پیدا کیا ہے حساب کے ساتھ (حساب کر لو) اور گھاس
اور درخت سجدہ کرتے ہیں محمد کو کبھی بیسار کو بھی یہ بات پیدا ہوئی اور دوسرے دلائل
فبای آلاء ربکما تکذبان سے جسقدر سورہ رحمن میں بیان کئے گئے جیسے تفسیر معالم التنزیل
میں مذکور ہے اور سوائے اسکے بیسار وغیرہ کی زبان عبری تھی قرآن عربی صاف یوں بھی
اون کو یقین مسلمان ہو نے کہا گیا پس وہ لاچار ہوئے اور اتفاق کیا کہ جو کوئی ہو مسلمان ہو

اوسکو فتنہ اور عذاب مین ڈالا یہانتک کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کے سوا کوئی حضور علیہ السلام
کا معین نرہا اور انمین سے کو ہنوز مسلمان بہت سے نہوئے تہے مگر عصبیت کا سوائے
ابولہب کے سبکو خیال تہا اور عتبہ بن ابولہب بہت گستاخی سے پیش آیا حضور علیہ السلام
نے فرمایا کہ خدا اسپر کتی کو مقرر کرتا کہ اوسکو پہاڑ ڈالے پس سفر شام مین ابولہب اوسکی
بہت حفاظت کرتا اور کہتا کہ محمد کے منہ سے جو نکلا ہے وہ پورا ہوتا ہے رات کو ایک
منزل مین شیرون کا خطرہ تہا اوسکے لئے کجاوونکو جمع کرکے سب سے اوپر لٹایا پس رات کو
شیر آیا اور سبکو سونگہا اور کسی سے متعرض نہوا فقط عتبہ کو باوجود حفاظت کے پہاڑ ڈالا
اور گوشت تک خبیث کا نکہایا اور جبکہ ایک آیۃ قرآن شریف کے مقابلہ مین نہ لاسکے
اور دعوت آشکارا ہوئی اور جواب تعلیم پانیکا یسار سے جو اعتراض کرتے تہے کامل پالیا
قریش نے کہا کہ ایام حج مین مخلوق آویگی وہ قرآن سنے گی کیا تدبیر کیجاوے جس سے منقصت
ومذمت قرآن وصاحب قرآن کی ہوتا کہ اوس سے آدمی پہر جاوین اور تسلیم قرآن نہ کرین
بعضون نے کہا کاہن کہو ولید بن مغیرہ اونمین عقلمند تہا اوسنے کہا بہت سے کاہنونکو
ہمنے دیکہا ہے اوسکا کلام اونکے زمزمہ اور سجع سے نسبت نہین رکہتا قبائل عرب یہ دیکہکے
ہمکو دروغ گو کہین گے بعضون نے کہا کہ مجنون کہو ولید نے کہا ہم جانتے ہین وسوسہ
اور جنون والونکے کلام کو یہ کلام اونکے مشابہ نہین بعضون نے کہا شاعر کہو ولید نے
کہا شعر کی قسمون کو ہم خوب جانتے ہین اور اوسکا کلام مشابہ اوسکے نہین بعضون نے
کہا ساحر کہو ولید نے کہا کہ سحر مین یہ لطافت ونظافت کہان بلکہ وہ پلید ونجس ہوتے ہین
بلکہ قرآن مین حلاوت وطلاوت ہے کہ کسی دوسرے کلام مین نہین نہایت یہ کہ اوسکے
کلام مین یہ تصرف وتاثیر ہے جو جدائی ڈالتا ہے مابین باپ بیٹے وبہائی بہائی وشوہر وعورت
مین اس نظر سے کچہہ مناسبت سحر سے ہے اگر کہو یہ کہو گو فائدہ ندیگا اوسکے حق مین آیۃ
انہ فکر وقدر فقتل کیف قدر ثم قتل کیف قدر نازل ہوئی اور بے شبہ وہ منہزمین کے سات بار اگیا

یہانتک کہ کبھی حضور علیہ السلام پر ڈالتا اور کوئی دروازہ پر غلاظت ڈالتا اور کوئی راہ مین کانٹے
جیسے جمیلہ ابولہب کی عورت اوسکے حق مین اور ابولہب کے حق مین سورۂ تبت نازل
ہوئی اور اوسکے حق مین یہ سورہ فرمودہ ہوا اور کوئی سجدہ کیوقت گردن دباتا تاکہ گلا
گھٹ جاوے اور ابوبکر بچاتے تھے پس ابوبکر کو ایسا مارتے کہ سر پر بال تک نہ رہتے تاکہ
فرمودہ فصل ۸ اسقدر تنگی کامل ہوکر وہ نبی مارا جاو لگیا اسمین اشارہ کمال تعلیت کا ہے
یہانتک کہ ایک روز صحن خانہ کعبہ مین عقبہ بن ابی معیط نے اپنے کپڑے کو حضور علیہ السلام
کے گلے مین ڈالا اور گلا گھونٹا اور ابوبکر نے اوس مدہوش کا دوش پکڑکے دفع کیا
اور کہا آیا قتل کرتے ہو اوس مرد کو جو کہتا ہے کہ رب میرا اللہ ہے اسیطرح سے دوسرے
مرتبہ اوسی خبیث نے حسب اشارہ قریش کے اونٹ کا شکمبہ حضور علیہ السلام کی گردن
سجدہ کے وقت رکھدیا حضور علیہ السلام اوسکے بوجھ سے سر نہ اٹھا سکے حضرت زہرا تشریف
لائین اور گردن پر سے وہ شکمبہ اوتارا اور چونکہ ابوجہل محرک تہا قبل مکافات کے دیکھ
تہا حضور علیہ السلام نے نماز توڑی اور تمام کی اسوقت قریش کو بددعا دی اور جنکے
کا نام لیا وہ بدر مین حسب فصل ۲ اشعیا کے بعد ایک سال ہجرت کے مارے گئے اور فقراء
و ضعفاء صحابہ پر حال تنگ کیا بلال و عمار کا حال مشہور ہے یاسر و سمیہ و عمار کو قتل کرڈالا
اور جو ایک یہ کا نکالتے اور مدینہ کے یہودیان کو بہیجکر نبوت کی علامات دریافت
کین انہون نے کہا کہ قصہ نصاریٰ اصحاب کہف جو یہودی ہی نکلتے تھے اور حقیقت
روح و ذوالقرنین یعنی کیقباد دریافت کرو اگر نبی ہے خبر قصہ اصحاب کہف و ذوالقرنین کی
دیگا اور حقیقت روح سے وہ چونک کریگا (کیونکہ درس ۲ فصل ۴ حبقوق مین اوسکی تو
در پردہ لکہی ہے اور روح سے مراد روح عظیم خود حضور علیہ السلام ہین) اس صورت مین
باوجود امی ہونیکے جانو کہ وہی نبی موعود ہے جیسے درس ۱۲ سے فصل ۴ اشعیا مین حضور
علیہ السلام کی صفت لکہی ہے کہ یمین اوسکی پیشین گوئی کریگا کہ کون ہے کہ یہ خدا ذکر

بتلاوے اور مشیر اوسکا کون ہے کہ اوسکو تعلیم کرے یہ اکسکے ساتہہ وہ مشورہ کرے اور ہمکو کون
تلقین کرے اوسکو کہون طریقہ انصاف کا یاد دلاوے اوسکو کسنے علم سکہلایا اوسکو کسنے راہ
دانائی کی بتلائی پس حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کل مین جواب دونگا اور انشاء اللہ نہ کہا پس
سورہ کہف نازل ہوئی اور قصہ اصحاب کہف جو نہ توریت مین ہے نہ انجیل مین بیان فرمایا
اور روح کی نسبت فرمایا کہ بغیر انشاء اللہ کے کبھی نہ کہنا کہ مین کل کہونگا بالآخر جواب اسکا
بارہوین سال سورہ بنی اسرائیل مین آیا اور عجائب وغرائب خداوندی بیان ہوئی اور قصہ
ذوالقرنین فرمایا جسکا ذکر فصل ۸ دانیال مین اور بہت سے دوسرے مقام مین ہے اور وہ بہی
یہودیون کے لیے ایک تسلی دہندہ اول تہا اور سکندر وہ ذوالقرن ہے نہ ذوالقرنین
اور اوسکے ساتہہ وہ پیشین گوئی عظیم الشان یاجوج روس و ماجوج انگریزون کی فرمائی جو
خدا کے بندونکو عبادت کرتے ہین اور اونکو تنبیہ کی کہ آیا گمان کرتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوے
یہ کہ پکڑین بندون خدا کو معبود بنا کے وہ پیشین گوئی اب بعد ہزار سال اہل اسلام کے
مطابق باب بستم مکاشفات و فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل کے ظہور مین آئی مفصل حال تفسیر
معاملات الاسرار مین ہے مگر کافر اسپر بہی نہ باز آئے اور کمال تکلیف دینے لگے خدا کو منظور
ہوا کہ ورس مزبورہ کی بنیاد ڈالے کہ اہل حبش ایمان مین سبقت کرینگے پس حضرت
عثمان مع رقیہ صاحبزادی حضور علیہ السلام کے جو اونکے نکاح مین تہین اور جعفر طیار پا پیادہ
سوائے رقیہ رضی اللہ عنہا کے دریا تک گئے اور کشتی مین سوار ہوکر حبش کو پہنچے قریش
نے ایک جماعت کو عمرو بن عاص کے ساتہہ ہدیے دیکر نجاشی بادشاہ حبش کے پاس
بہیجا تاکہ مسلمانونکو واسطے بادشاہ واپس کردے وہان جاکر بیان کیا کہ یہ لوگ بہاگ کر
آئے ہین انکو واپس کر حسب الطلب جبکہ حاضر ہوئے سجدہ حسب عادت دوسرے آدمیونکے
مسلمانون نے نکیا عمرو بن عاص نے کہا دیکہیے کیسے متکبر ہین بادشاہ نے عذر دریافت
کیا مسلمانون نے کہا کہ ہمکو حق تعالی کا حکم نہین (جیسے آیہ ولا تصعر خدک مین ہے) کہ ہم کسیکو

سورۂ لیس کا بہت بار اوسنے تعریف سنا اور کہا کہ کچہ شک اوسکو قرآن ہونے مین نہین ہے اور حق
سورۂ مریم پڑہی اور نجاشی رو بار کہا کہ کیا ہی شاید انجیل کی ہے وہ کلام اور گواہی
دی کہ بے شک اس کلام کا صاحب نبی آخر الزمان ہے جسکی عیسیٰ نے خبر دی ہے کہ آئیگا
میرے بعد احمد یعنی رسالتکی دینے والا و المعروف احمد مشہور ہے تاکہ کامل ہو کر جو بات انجیل
مین ہے کہ وہ میری مدح کریگا اور تم اوسکی گواہی دوگے اور غائب مین شاعر کا قرینہ لیس کہا
اس عرصہ مین ہی کلام قریش کا قرآن کی نسبت رہا جیسے سورۂ طور مین ہے کہ کوئی کاہن
کوئی شاعر کوئی مجنون کوئی فریبی گمراہ کہتا اور اسکا جواب یہی تہا کہ ایک آیۃ اسکے برابر بناؤ
اور وہی بت پرستی پر قائم رہے اور اونکی تردید مین سورۂ نجم نازل ہوئی کہ کیسے نہی گمراہ اور
کج ہو سکے قسم ہے نجم محمد کی جو عرش مجید سے زمین پر آیا (جیسے مزبور ۱۱۳ مین ہے) نہین
گمراہ ہوا صاحب تمہارا کہ مجنون ہو نہ کج کاہن شاعر نہین کہتا مثل خصوص دعا سے
نبوت مین خواہش سے نہین ہے اوسکا قول مگر وحی جو بہیجی گئی تعلیم کیا اوسکو سخت قوتوں والا
صاحب حسن یعنی روح اعظم نے جو بصورت امرد ملاحظہ کیا گیا کہ مستوی ہوئے محمد اور خدا اوفق
الاعلیٰ عرش پر تہا پہر قریب ہوئے محمد پس اوترا خدا اور نزدیک ہوئے محمد مسافت دو کمان
یہانتک کہ قریب دس سے پس وحی کی اپنے بندہ کیطرف وہ جو وحی کی نہ جہوٹ بولا دل محمد نے
نسبت اوسکے جو دیکہا اوسکی آنکہ نے آیا تم گفتگو کرتے ہو محمد سے اوسپر جو دیکہا اوسکی
آنکہ سے اور سر آئینہ دیکہا محمد نے خدا کو بار دگر یعنی پہلے نبوت کے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس
اوسکے جنت الماویٰ ہے جبکہ ڈہانکتا تہا سدرہ کو اوس چیز نے کہ ڈہانکتا تہا نہ کج ہوئی بصر محمد
اور نہ زیادہ بڑہ گئے کہ تمیز باہم دگر نہ کر سکے اور عظمت سے اشیاء کو خدا کہہ دے سر آئینہ دیکہین
اپنے رب کی آیات نہ مگر آیا پس تم نے دیکہا لات و عزیٰ و منات تیسرے پیچہے کو ہو وقت جو
حضور علیہ السلام کو آرزو ہوئی کہ قریش ہدایت پا جاوین اور اپنی طرف سے بطور غلط کے استفہام
پڑہنی ہے کعبہ مین فرمایا تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتہن لترتجیٰ آیا یعنی ترجمہ پڑہتے ہین

اپکا یقین

اور آیا تحقیق اُنکی شفاعت ہر آئینہ منظور ہوگی یعنی ہرگز نہوگی جیسے سابق و لاحق ہین استفہام
کی دلالت سے چنانچہ فرماتا ہے الکم الذکر و لہ الانثی یعنی کیا تمہارا دے لئے نر اور خدا کیلئے
بیٹیے مادہ ہے لیکن حرف استفہام عبارت مذکورہ سے قرینہ کے سبب موجود نہین شیطان نے
کفار پر یہ القا ڈالا کہ محمد علیہ السلام نے تعریف بتونکی کی اور سورۃ کے اتمام پر جبکہ حضور
علیہ السلام نے سجدہ کیا سوائے خلف بنی امیہ کے سب کافرون نے بہی سجدہ کیا اور
کفار نے کہا کہ ہماری نزاع سب آپس مین تہی وہ رفع ہوگئی اور اُڑتے اُڑتے یہ خبر حبش تک
پہنچی اور جبرئیل آئے اور کہا اے محمد کچھہ وحی مین ایزاد کیا آپنے فرمایا نہین حضور علیہ
السلام کو اس سے سخت رنج ہوا پس آیہ سورہ حج و ما ارسلنا من قبلک نازل ہوئی
یعنی ہمنے نہین بہیجا کوئی پیغمبر پہلے تجہسے اور نہ رسول مگر جب اوسنے آرزو کی قوم کی ہدایت
کی ڈالا شیطان نے اوسکی آرزو برآنے مین خلل پس دور کرتا ہے وہ جو ڈالا خلل شیطان نے
پہر محکم کرتا ہے اللہ اپنی آیات کو اور اللہ دانا باحکمت ہے پس کافر اپنی صلح سے پہر گئے
اور صحابہ خبر صلح سُنکر حبش سے واپس آئے اور خبر دروغ دریافت کرکے پہر واپس گئے
اور پیغمبرون کی آرزو مین خلل پڑنا شیطان سے قصہ ستاپی موسے جانے کوہ طور پر اور گوسالہ
پرستی اونکی اُمت سے جو خدا نے بعد کو دور کی واضح ہے علے ہذا مسیح کا ارادہ تہا کہ حواریین
نہ پہرین اور پطرس ہی کاش نہ پہرے مگر وہ پہر گئے اور پہر خدا نے اونکا ایمان روکا اور شیطان
کا اثر جاتا رہا اور علے ہذا اکثر نبیونکا حال ہوا اس قصہ مین مفسدین نے اول یہ الکم اول
و آخر آیۃ الکم الذکر و لہ الانثی کے استفہام کو افرایتم اللات والعزی و منات الثالثۃ الاخریٰ کے
و آخر آیۃ الکم الذکر و لہ الانثی کے استفہام مطلق منظور نہین اور دوسری تاویلات کرنے لگے
اس سبب سے اکثر پر التباس پڑا رہا ورنہ معنی اسکے صاف ہین چہوٹے بہائی ہین ابوجہل نے
سخت ایذا دی اور دشنام تک دین امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بڑے غیرتناک تہے ایک روز
شکار سے آنکر طواف کر رہے تہے کہ ایذا و دشنام دہی ابوجہل سُنکر غصہ ہوئے اور وہان تشنیع

ابوجہل کے پاس گیا بیان کیا تب وہ متوہم ہوا اور حبشی سے اوسکا سر ٹوٹ گیا اور کہا کہ تو محمد کو کہ لیا ان
دیتا ہے اور ایذا پہنچاتا ہے تمام مکہ میں اوسکے دین پہ ہوں اور اسلام لانے حضور علیہ السلام
پاس جاکر ایمان لاسکے اور حضور علیہ السلام نے دعا مانگی کہ اے خداوند اسلام کو عزت دیکر
عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل سے یا عمر بن الخطاب سے اور اعجاز یہ ہوا کہ ابوجہل نے کہا کہ جو محمد کا
سر کاٹ لاوے سو اونٹ اوسکو دون کسیکو یہ قدرت نہوئی باوجود اسکے کہ عمر فاروق
نے کبھی حضور علیہ السلام کو آزار دیا تھا بیڑا قتل کا اوٹھایا لیکن نبی برحق صاحب کلام کی
نسبت وعدہ فصل اسفر شنی میں موجود ہے کہ مارا نجائیگا اور بابت وہ سکا شفات میں
عمر کو خلیفہ ہونا لکہا ہے اور ابوجہل کی نسبت فصل ۲ شعیا کی تکمیل کرتا دین کہ پہنچے
پس تمام راہ میں جناب صحابی سے دوچار ہوئے اور عمر نے اونکے قتل کا ارادہ کیا
انہون نے کہا مجہے کیا قتل کرتا ہے اپنے بہن بہنوئی کی خبر لے کہ وہ بہی مسلمان ہین
پس عمر اونکو چہوڑ اپنی بہن کے گہر آئے اونکو سورہ طٰہٰ پڑہتے پایا اور وہ کہا انکو خوش
آیا کہا مجکو دے انہون نے کہا کہ اسکو نہین چہوتے مگر پاک لوگ اسلام والے اور قتل کے
ارادہ کے عوض علیہم ایمان آگیا اور شہادت کہکر حضور علیہ السلام پاس گئے اور اجازت
چاہی حضور علیہ السلام نے اونکے کندہے ایسے پکڑے کہ بل نکلے اور ایمان لائے
آیۃ نازل ہوئی یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین یعنی اے نبی کفایت کرتا ہے
تجکو اللہ اور وہ مومنین جو تیرے پیرو ہین اسوقت میں چالیس تن مسلمانوں نے عمر کے
سبب ہوئے اور حضور علیہ السلام مع ابوبکر و امیر حمزہ و علی و عمر رضی اللہ عنہم کے خانہ کعبہ
مین تشریف لائے اور عمر نے کفار کو خانہ کعبہ سے ہٹایا اور کفار نے قضیہ نہ کیا اور
جبرئیل بشارت ودخول اسلام عمر کے لئے آئے ساتوین سال بعثت میں جبکہ اسلام کی عزت اور
قوت فاروق و حمزہ و ہجرت حبشہ سے دیکہی قریش کا حسد اکثر بہڑکا یہ سبب بہی سبب
ہے کہ ۲ شعیا کی فصل تکمیل پاتی ہے دیکے قتل دیا کہتا حضور علیہ السلام کے زیادہ ہونگے

ڈالدیول

واللہ یعصمک من الناس مطابق فصل ۵ اسفر مثنی کے حضور علیہ السلام کا اعجاز لیس جبکہ قابو نہ
پہنچا ابوطالب پاس جمع ہوئے کہ مددگار خدا کی تائید سے تھے کہ اپنے برادر زادہ کو سمجہا
یا جنگ کی تیاری کر یا ہمارے تو نکی وہ نکوہش نکرے ابوطالب کی طلب سے حضور علیہ السلام
تشریف لائے ابوطالب نے کہا کہ اپنے پر رحم کہاؤ اور مجکو جنگ کی طاقت نہین جواب
فرمایا کہ خیال نکرو کہ مین تمہاری حمایت مین ہون خدا میرا نگہبان ہے جبتک کام پورا
نہوگا ہاتہہ نہ اٹہاونگا اگر مدد کروگے کرو ورنہ عون آلہی کافی ہے پس ابوطالب کو رقت
ہوئی اور قسم کہا کر کہا کہ جبتک مین زندہ ہون تجہپر قریش قابو نہ پاسکینگے اور کفار سے
حضور علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ اگر ایک بات تم میری مان لو عرب کے اکابر تمہارے پیرو اور عجم کے
سردار تمہاری خدمت مین کہڑے رہینگے انہون نے کہا ایک نہین دس باتین بانیگے
حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہو انہون نے کہا جیسے سورہ ص مین ہے کہ ایا کر دیا
محمد علیہ السلام نے سب معبودونکو ایک معبود اور اس سے تعجب کرنے لگے اور چلے گئے اور جن
لوگون نے یہ مانا وہ بدستور مالک عرب و عجم کے ہوئے اور کفار قریش نے زیادہ تنگی شروع کی
کہ بنی ہاشم سوائے ابولہب کے اور بنو مطلب کو ہنوز بہت سے انمین مسلمان نتہے شعاب مین مددگار
رہے اور قریش نے عہدنامہ قتل حضور علیہ السلام پر لکہکر مہر کی کہ صلح بغیر از قتل حضور
علیہ السلام نہوگی اور کعبہ مین رکہدیا اور سودا سلف بنی ہاشم و بنی مطلب کا شہریون سے
مطلق بند ہوا اور مسافرون سے بہی گران بہا خرید کرایام حج مین دونون قبیلونکو تنگ کیا اور تین
سال اسی حالت پر رہے تاکہ کامل ہو فصل ۱ اسفر مثنی کی پیشین گوئی کہ وہ پیغمبر قتل نہوگا اسمین
اشارہ کمال تکلیف کشتی کیطرف ہے اور کامل ہو درس ۱۶ فصل ۴۲ شعیا کہ بہت مدت تک
خداوند صاحب شجاعت قیداری خاموش ہورہا بالآخر بعض اہل قرابت کو رحم آیا تا کہ
اوس صحیفہ ظالمہ کو چاک کرین مگر ابوجہل وغیرہ برسر پرخاش اوٹہے ہوئے حضور علیہ السلام
نے خبر دی کہ ظلم کی عبارت عہدنامہ سے دیمک کہا گئی کہ خدا نے مقرر کی تہی اور خدا اور

رسول کا نام فقط باقی ہے ابوطالب نے اونسے کہا کہ صحیفہ کو دیکھو اگر ظلم کی عبارت سب
فنا ہو اور محمد باقی نہیں پس عہدنامہ ثابت نہ رہا عہد شکنی کی حاجت ہی نہیں ورنہ محمد ان کو
ہمارے ساتھہ کر دو پس عہدنامہ بدستور فرسودہ پایا اور وہ عہد ٹوٹ گیا اور ابوجہل ناکام
ہوا اور کسی بات میں اونکی شوکت سے چل نسکی اوسوقت ابوطالب کعبہ میں پہنچے یاران کے
ساتھہ آئے اور دعا کی کہ اے خداوند مدد کر ہماری ظالموں پر اور جو قطع رحم کرین اونپر
شعب میں آئے اور جماعت میں غالب آئی اور یہ صورت دسوین سال ہوئی اسی سال
مین خسرو پرویز کے فتح ہرقل پر ہوئی جو کہا گیا ہو بین شاخ دانیال کی فصل ۸ کے فرمودے ہوا
تہا لیکن بربادی اوسکی موقوف تہی حسب تصریح فصل مذکور حضور علیہ السلام صاحب زمان آئے
قدیم پر جو لاکھوں ملا کہ مقدسوں کے ساتہہ آوے نہ خسرو پرویز پر پس کفار قریش نے
کہا کہ پرویز کی فتح ہرقل پر ہوئی اور وہ وہی ہے بخلاف نصاریٰ کے کہ قائل وحدانیت کے
لوازم اوس تثلیث آئی ہے پس حق تعالیٰ نے الم غلبت الروم فی ادنی الارض وہم من
بعد غلبہم سیغلبون نازل فرمائی کہ آٹھہ سال تک جو عدد الم کے جمل صغیر سے ہین تم
مغلوب ہو رہی ہے روم قریب کی زمین میں اور وہ بعد مغلوب ہو جانے کے جلد غالب
ہو نگے اور یہ اسوقت پیشین گوئی بقول روس کنبسہ مورخ کے ہوئی تہی کہ قسطنطنیہ کو
ہرقل کو گہیر لیا تہا اور ہرقل مطابق فصل ۸ دانیال کے شاخ کوچک تہا بقول مورخ
مذکور کے بد اشست مزاج اوسکے فتح کی توقع کسی کو پیشین گوئی کے وقت میں نہ تہی
یہانتک کہ ابی بن خلف کافر کو احتمال صدق اس پیشین گوئی کا ذرا نہ تہا کہ عرصہ تین سال کے
لیئے دس اونٹونپر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شرط ہوئی لیکن حضور علیہ السلام کو صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ نے جبکہ خبر کی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مدت و تعداد اونٹوں زیادہ کر
کیونکہ الم کے عدد جمل صغیر زمانہ شکست کے ۸ ہوتے ہین اس سے نوین سال میں فتح اونکی
یقینی پس ابی خلف سو اونٹونپر جو بعد نو سال کی شرط ہے مرا نہ قبل ہجرت تمام ہسکے

صدیق رضی اللہ عنہ نے بانڈہ پس نوین سال میں نزول سورہ سے فتح ہوئی اور حدیبیہ کے
زمانہ مین خبر فتح معلوم ہوئی اوسوقت سے پہلے ابی بن خلف تو بدر مین مارا گیا تہا
اونکے بیٹے سے صدیق نے سو اونٹ لیکر خیرات کر دیئے اوس سنہ سے تکمیل تحریت
دوسری کی پڑہی غلبت بصیغۂ معروف وسیغلبون بصیغہ مجہول ہے متواتر منقول ہے
کہ بعد فتوحات ہرقل کے عمر فاروق سے نوین سال مین شکست ہوئی پہر اوس سنہ سے
مشرق پشین گوئی کی بنیاد پڑی کہ ۱۲ یہ عدد اور آٹہہ کو ضرب کرنے سے اکہتر عدد الم
جمل کبیر مین اور ملانے سے مجموع کے ۵۸۳ ہوتے ہین وہی ضرب شمشیر صلاح الدین حوم
سے رومیون پر فتح ہوئی اور دسوین سال ابو طالب بیمار ہوئے اور قریش کو حضور
علیہ السلام کی پیروی پر وصیت کرکے انتقال کر گئے اونکے تیسرے روز ام المومنین خدیجۃ الکبرا
رضی اللہ عنہا کا بہی انتقال ہوا اسی سے وہ سال عام الحزن کرکے مشہور ہوا لیس تداء
ابولہب حسب وصیت برادر معین ومددگار حضور علیہ السلام کا رہا بالآخر جہالت سے پہر گیا
اور کفار نے ایذا وتکلیف کمال درجہ کو دینی شروع کی اور حضور علیہ السلام مکہ معظمہ مین سے
قبیلہ بنی بکر بن وائل پاس تشریف لیگئے انہون نے جگہ نہ دی وہان سے قبیلہ قحطان پر
آئے انہون نے جگہ دی لیکن پہر پشیمان ہوئے وہان سے طائف وثقیف پر آئے
ایک مہینہ تک ثقیف کو دعوت اسلام کی انہون نے قبول نکی بلکہ لڑکون ورے عقلو نکو
پیچہے لگا دیا تا کہ گالیان دین اور پتہر مارین یہانتک کہ پائے مبارک خونین ہو گئے اور زمین پر
جبکہ حضور علیہ السلام گرجاتے بازو اور پانو پکڑ کر اوٹہاتے پہر جبکہ تشریف لیجاتے پتہر
مارتے اور ہنستے اور زید حارثہ آپکے ساتہہ تہے سپر ہوجاتے اور روز عقبہ مین عبد یالیل
بن عبد کلال اہل طائف کو حضور علیہ السلام نے دعوت کی اُنہون اجابت نکی اور مہموم
ومغموم ویسے خود ہو گئے یہانتک کہ قرن الثعالیب مین نہ پہنچے خود ہی مین نہ آئے وہان
جو سر اٹہایا ابر پارہ کو دیکہا کہ سایہ کر رہا ہے اور آسمان سے جبرئیل نے پکارا کہ تیری قوم کا جا

تہا او مدت نے سنا اسلئے ملک الجبال کو بہیجا ہے اگر حکم فرماو تو مکہ کے دونون پہاڑ ملا دون
اونکا فرمودہ ہو جاوے یہ ملک الجبال نے بعد سلام کے کہا حضور علیہ السلام نے فرمایا مین
یہ نہین چاہتا شاید انکی اولاد مسلمان ہوون پس اہل طائف سے مایوس ہو کر بکمال
وحشت کے ساتہہ مکہ کو واپس قصد کیا اور سر راہ ایک باغ عتبہ و شیبہ مین تشریف لائے
اونکو پریشانی کے سبب رحم آیا اور خوشہ انگور عداس غلام نصرانی کے ہاتہ بہیجا اور
جب دست مبارک پر رکہا فرمایا بسم اللہ عداس نے روے مبارک دیکہا اور کہا اس ملک
مین نے اس کلام کو یہان والے سے نہین سنا حضور علیہ السلام نے دریافت کیا کہ کہان کا
رہنے والا ہے اوسنے کہا نینوی حضور علیہ السلام نے فرمایا قریہ مرد صالح یونس سے اوسنے کہا
آپ یونس کو کیا جانین حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ میرا بہائی ہے اور میری مانند پیغمبر
عداس نے پوچہا آپکا کیا نام ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا محمد علیہ السلام اوسنے کہا بوصیر کو
مین نے اونکا نام سنا ہے اور آپکی تعریف مین نے توریت مین پڑہی ہے کہ اگر خدا اونکو
بہیجیگا وہ آپکے تابع ہونگے اور اپنے درمیان سے تجویز نکالنے کی کرینگے جیسے خوب
فصل ۴۳ سنہ ششم ہونے مین ولادت مکہ مین اور روشنی تمہ مدینہ طیبہ مین لکہی ہے باقی
دوسری کتاب شفا وغیرہ مین مفصل ہے اوسکے بعد دونون بہ تعظیم سے پکڑے اور
دولت اسلام سے مشرف ہوا ہے قسمت اوس غلام کی کہ حضور دیدار سے بادہ [illegible] مشرف
مشرف ہوا اور واپس آتے وقت بطن نخلہ مین تلاوت قرآن شریف کی جنون نے سنی اور
وہ ایمان لائے اور جا کر قوم کو خبر کی کہ کثرت شہاب کی ممانعت آسمان پر چڑہنے کی
یہ وجہ ہے کہ ختم المرسلین علیہ السلام پیدا ہوگئے اور ہمنے اونسے قرآن مجید سنا ہے
مفید ہونا شیطان کا خاص باب بستم مکاشفات مین ہے اور حضور علیہ السلام مکہ مین تشریف
لائے اور حجون مین ہزارہا جن جمع ہوئے اوس وقت حرم کے ایک درخت نے حضور
علیہ السلام کو اونکے آنے کی خبر دی حضور علیہ السلام نے عبد اللہ بن مسعود کو ہمراہ لیکر اور

معجزہ اور ایک خط کھینچ دیا تاکہ اوس مین کوئی جن نہ آوے پس عبد اللہ بن مسعود وہان رہتے اور آواز سنتے تھے اور کچھ دیکھتے نہ تھے اور حضور علیہ السلام اونکو تعلیم کرتے تھے انہی جنون نے گواہی و معجزہ طلب کیا حضور علیہ السلام نے ایک درخت کو طلب فرمایا وہ زمین

معجزہ چیرتا ہوا حاضر ہوا اور گواہی پیغمبری پر دی اور حسب اشارہ واپس گیا اور جبکہ حضور علیہ السلام نے طائف سے واپسی کا قصد کیا تھا اہل مکہ کو اچانک ایک آواز ہیبت ناک

معجزہ آئی تاکہ سفاہت طائف و ثقیف کی . مکرر یہ معجزہ ہوا جو مزبور ۴۶ مین ہے کہ جبکہ بیابان مین گیا سینی یعنی کوہ مکہ لرزا جیسے سورۂ رعد مین ہے اور اس کا قصہ مدینہ مین ہوا ہے اور سورۂ رعد مکیہ ہے اسقدر یاد رکھنا چاہیئے کہ حضور علیہ السلام کی نسبت جو کسی پیغمبر نے کہا اور اس کثرت سے کہا کہ کسی دوسرے کی نسبت نہین کہا جیسے تفسیر معالمات الاسرار مین کتب مقدسہ کے تراجم محرفہ سے بہت کچھ منقول ہے وہ ہو بہو مطابق ہو گیا لیکن نشانات حضور علیہ السلام کے دو قسم کے تھے ایک تو صاف صاف دوسرے یہ یہود اور پیرو اونکے دوسرے طریق سے سمجھتے تھے جیسے سال دوازدہم مین سورۂ بنی اسرائیل اور حدیث سے ہم لکھین گے علی ہذا معجزات حضور علیہ السلام کے اور دوسرے نبیون کے دو قسم کے تھے ایک مخوفہ جنسے کافر ہیبت کہا ئین اور اونکو تنبیہ ہو دوسرے مہلکہ پس مخوفہ کی نسبت سورۂ بنی اسرائیل مین فرمایا ہے وما نرسل بالآیات الا تخویفا اونمین سے چند مذکور ہوئے اور ایک آواز عظیم اونمین سے ہے پس جبکہ حضور علیہ السلام مکہ کو واپس آئے آواز ہیبت ناک کے سبب سے کچھ نرم پڑے اور کہنے لگے کہ ایک سال بتون کی عبادت حضور علیہ السلام کرین اور ایک سال کافر خدا کے یگانہ کی بندگی لیکن اگر ایسا حضور علیہ السلام کرتے تو مطابق فصل ۲ استفر مثنی کے مارے جاتے اور نبی برحق نہوتے حضور علیہ السلام نے نمانا اور مطابق آیہ انا بلوناہم کما بلونا اصحاب الجنۃ کے دعا سے حضور علیہ السلام کے قحط سالی ہوئی جسکا ذکر گزشتہ بارہ مین لکہا ہے

لو تم سے معجزات مانگا کہ جب یہ بات ہوتے ہیں اور حضور علیہ السلام کی نسبت تنسخ
انجیل میں صاف لکھا ہے کہ یہ معجزہ علی العموم کے نسبت ایک سال ہو گئے ہو مگر یہ
اور اسکی نسبت جا بجا قرآن مجید میں کہ پہلی روشن سے بشارت دینے والا ہوں تو نہیں کہ
اور انبیاء منکرین کافرین کو اگر پیسے وقت سے مطابق آیۃ سورۂ روم کے وہ معجزہ
اسد یہ اماتی ترکہ عزاہل کتاب کہیں کہ نسخ تو ہم کر باطل کر دیا ہے کتب متعددہ کے
اور مسیح کا قول ہے کہ میں باطل کرنے توریت کو نہیں آیا قیامت تک ایک شوشہ بھی
اوسکا ضائع نہو گا گو نسخ دوسری چیز ہے کہ عبارت تکمیل سے ہے پس کیسے خلاف اور
مردود کے بھی کر سکے ایسا ایسے مقام پر بات الآخرۃ کا مقام ہے اسی سبب سے صاف
فرمایا کہ جب تک تو مکہ میں ہے اوسوقت تک عذاب نہیں آسکتا ورنہ خلاف مردود ہو جاوے
اور عجب اتفاق کی بات ہے کہ موسٰے کا زور و شور بعد نبوت کے قبل ہجرت سے
نکلنے کے تا زمان غرق فرعون ہوا اور پھر وہ بات کم ہو گئی ویسے ہی اوائل میں امت
موسٰے غالب رہی اور بعد کو ختم ہو گئی علی ہذا مسیح نے تین سال کفر میں گذر دو شہر
گئیے بالآخر معجزات سے انکار کیا دیکھی تین سو سال تک امت مسیح توحید کی قائل رہی
بعد کو پھر گئی اور حضور علیہ السلام خدا کیطرف سے دس سال تک حمایت قوم میں رہے
اور تین سال بڑے وقت میں اور دس سال بعد ہجرت کے کمال زور و شوکت ظاہری
و معجزات کے ساتھ رہے دس سو سال تک اہل اسلام حمایت خدا میں رہے اور
تین سو سال میں یاجوج ماجوج اور انگریز کے کشاکش میں اور بعد تین سو سال کے
جبکہ عدد تیس کے عدہ شوری میں تیرہ سو شمسی بسبب ترقی سے کامل ہو جاوینگے کمال شوکت
سے ایک ہزار سال گذرینگے انشاء اللہ تعالیٰ نظر بر این قبل ہجرت کے بالخصوص نسبت
معجزہ فتح ہونیکے بھی جا بجا آیات مکیہ میں فرمایا گیا ہے کہ عظیم آیۃ خدا کے اختیار
سے میں بشیر و نذیر ہوں اس سے اور ان لوگ انکار بجا سمجھتے ہیں اور دیتا ہے تو بجا ہے

کہ اور

کو ہر گمہ نشانات حضور علیہ السلام کے یہود سے غلط دریافت کرکے طلب کرتے تھے انکا
حال سنہ ۱۲ مین دریافت ہوگا اب خدا نے چاہا کہ بنا بر فصل ۲ شعیا و ۲۴ وغیر بور ۲۲ کا
مضمون جو متعلق ہجرت ہے کامل کرے پس گیارہوان سال ہوا اور چھ شخص جنمین
اسعد زرارہ اور جابر بن عبد اللہ تھے حج کعبہ کو آئے اور یہود سے قدیم حالات حضور علیہ السلام
سنتے چلے آتے تھے وہ دولت اسلام سے اول انصار مین مشرف ہوئے اور بارہوان
سال ہوا اوسکے رجب کی ۲۷ تاریخ خدا کو منظور ہوا کہ مضمون رسول فصل ۳ ملاکی
کامل کرے کہ خداوند جسکے تم خوش ہو وہ ناگہان ہیکل یعنی بیت المقدس مین آویگا
پس حضور علیہ السلام کو معراج ہوا کہ بیت المقدس اور عرش مجید تک تشریف لیگئے
جیسے آیہ ولن نومن لرقیک اسپر دال ہے اور واپس آئے فجر کو اوسکے ابو جہل لعین
آیا اور کہا اے محمد کیا خبر ہے آپنے قصہ معراج فرمایا اوسنے کہا دوسرون کے روبرو کہسکتی
حضور علیہ السلام نے فرمایا ہان پس ہیبت سے وہ روبرو انکار نکرسکا لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ
پاس آدمی پہنچا کہ تیرے صاحب کو معراج ہوئی کہ بیت المقدس مین رات کو گئے اور لوٹ
آئے آیا تصدیق کروگے فرمایا کہ مین اس سے زیادہ کی تصدیق کرتا ہون کہ ملائک
دم بہر مین آسمان سے زمین پر آتے ہین پس کیا تعجب حضور علیہ السلام سے ہے
چو شاید کہ جانہاے نادر دمے ❊ برآید بہ پیرامن عالمے ❊ تن او کہ صافی تر از جان
است ❊ اگر شد بیک لحظہ آید روست ❊ اور تصدیق کے لیئے کفار جمع ہوئے اور وا
شخص بیت المقدس کو بلایا اور حضور علیہ السلام سے حال بیت المقدس جسحال پر تھی
دریافت کیا حضور علیہ السلام نے کل بیان کیا مگر بعض امر مین جو یاد نتھا تردد پیدا ہوا
جبرئیل نے مسجد مقدس کے مقام کو روبرو کردیا حضور علیہ السلام دیکھتے جاتے اور بیان
کرتے تھے پس صفت ہو بہو اونکو دریافت ہوئی پہر قوم نے کہا خبر دیجیے ہمارے قافلہ سے
ہمکو مقصود تر ہے کہ کہین دیکھے ملین فرمایا ہان مین گزرا فلانے قافلہ پر روحا مین کہ اونٹ

معجزہ

اونٹ گم گیا تھا وہ طلب کر رہے تھے اور گیا وہ مین ایک پیالہ جو ڈھانکا تھا سے پانی ابکے
بھرا تھا اور میں اسوقت پیاسا تھا اوسکو میں نے پی لیا اور ڈھکدیا جیسے تھا لوگوں نے
کہا اسکو دریافت کرینگے جب وہ قافلہ آیا بدستور انہوں نے اقرار کیا اور حضور علیہ السلام
نے فرمایا اور جس پہنچا فلانے قافلہ پر اوسمین دو شخص سوار تھے میرے براق کی
سے اونٹ اونکا بھڑکا اور ایک کو اوسنے گرا دیا جس سے اوسکا ہاتھ ٹوٹ گیا انہون
نے کہا اسکو دریافت کرینگے جب قافلہ آیا بدستور انہوں نے اقرار کیا اور دریافت کیا
کہ وہ قافلہ کب دیکھا حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ طلوع آفتاب کے وقت اور احوال اون قافلہ
و ہیئت سے اوسمین جو جو تھا اور فرمایا کہ اول اوسمین زرد رنگ کا اونٹ ہوگا پس مطابق
ویس ۱۲ و ۲۲ مرز لوبر ۱۰۰ اسکے کہ وہ طلب سحر میں طلوع آفتاب کا انتظار کرینگے وہ
انتظار کرلے گئے تا خلاف واقع ہو مگر خدا کا فرمودہ کب غلط ہوتا ہے پس ایک نے
جو میں کہا کہ وہ نکلا سورج دوسرے نے کہا وہ ہے زرد رنگ کا اونٹ لیکن قوم نے سحر
محمول کیا اسی مقام سے ہے ولو جاءتہم کل آیۃ لم یومنوا یعنی اگر آوین اونکے پاس
کل معجزات وہ ایمان نہ لاوینگے کہ قضا سابق اونکو روکتی ہے چنانچہ سورۂ اسرے
میں قصہ جملہ جو خبر لیکر آئے تھے اور حضور علیہ السلام کو دیکھا آیۃ واذا قرأت القرآن
جعلنا بینک الایۃ سے واضح ہے کہ پھر بھی وہ ایمان نہ لائے اور رنج سے کلیجے پھٹ کر
مر گئے پس اس سال ایسی قحط سالی مطابق آیۃ واذ قلنا لک ان ربک احاط بالناس سے
جو سنہ دس میں پڑی تھی زیادہ ہوئی کہ مردار اور کتے تک قریش کھا گئے حضور علیہ السلام
نے مطابق آیۃ وادعوا من استطعتم کے فرمایا کہ اگر قحط سالی دور کرسکتے ہیں انکو پکارو
مگر کب وہ خدا کے حکم کو پھیر سکتے ہیں لاچار ہوئے اور حضور علیہ السلام سے ابو سفیان نے
کہا اپنی قوم کیطرف نگاہ کرو اور دعا کرو اور حضور علیہ السلام کی دعا سے مینہ برسا مگر وہ
ایمان نہ لائے اور ایک مرتبہ مطابق اسی سورۃ کے سفر دریا کو گئے کشتی ڈوبنے لگی تب چلائے

معجزہ
معبودونکو پکارا مفید نہوا بالآخر خدائے یگانہ کیطرف متوجہ ہوئے حقتعالےٰ نے کشتی ساحل نجات
پر لگادی ورنہ کافرونکی عادت کشتی مین معبودون مقیدہ کے پکارنیکی ہے اور اسی
سورہ مین مطابق اکثر انبیاء کی پیشین گوئی کے پیشین گوئی کی کہ کوئی قریہ نہین مگر اوسکو ہم ہلاک
کرنیوالے ہین یا عذاب دینے والے ہین عذاب سخت کیونکہ قیامت کے اثر مین کمان
حضور علیہ السلام کو مطابق پیشین گوئی نوح کے خدا نے رکھدیا ہے اور فصل ۲۳ سفر
معجزہ
مثنی کے مطابق شمشیر خدا ننگی ہونیوالی ہے اسی مقام سے خالد کا نام سیف اللہ ہے
اور فصل ۳ حبقوق کی روسے کمان قسم کھینچنے والی ہے وعلیٰ ہذا اور فرمایا کہ ہمکو کوئی
چیز آیتہ ہلاکت کے لانے مین نہین منع کرتی مگر تکذیب کے پہلون نے اور اوس سے برباد ہوگئے
چنانچہ قوم ثمود کو ناقہ دی بینا اور ظلم سے وہ برباد ہوگئے اور ہم آیات مخوفہ نہین بھیجتے
معجزہ
مگر خوف کے لیئے چنانچہ ہمنے فرمایا کہ تیرا پروردگار آدمیونکو قحط سے گھیرنیوالا ہے
اور وہ گھیرے گئے علیٰ ہذا معراج کے معجزات کی نسبت فرمایا کہ نہین کیا ہمنے تیری
رویت معراجی کو مگر ایک آزمایش اور نزاع جو منع کی گئی ہے قرآن مین اگر تصدیق
کرو بہتر ورنہ قصہ آدم وشیطان یاد کرو اور فرمایا کہ اونکی پیروی نکرنا اگرچہ وہ تیرے
معجزہ
نکالنے کا قصد کرین وگر نکالین گے اوسکے بعد نہ ٹہرین گے تیرے خلاف پر مگر
تہوڑے عرصہ جسکی تفصیل فصل ۲ شعیا مین ہے اور یہ دستور ویسے ہی ہوا اور
فرمایا کہ اگر جن والنس جمع ہوجاوین قرآن کی مثل کے لانے پر ہرگز نہ لاسکین گے
کیونکہ موعود پیغمبر راست گو وہ حضور علیہ السلام ہی ہین جنکی صفت ہے کہ کلام موعود خدا
معجزہ
اونکے منہ مین ہوگا اور حضور علیہ السلام کے نشانات فصل ۴۰ و ۴۱ شعیا مین ہین
کہ بیابان عرب مین چشمے جاری ہوجاوینگے اور باغ لگجاوین گے اور نیز زبور ۸ مین
ہے کہ خداوند جبکہ بیابان کو نکلا سینی یعنی مکہ ہلا اور فصل ۳ حبقوق مین ہے کہ
اوس حال اونکی بکا اختیار سورج وچاند پر ہوگا اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجاوین گے اور فصل ۴۵

شعیا ۲۹ و ۳۰ میں کہ مکاشفہ میں ہونا مع ہجرت لکھا ہے اور معراج کا حال فصل سو حال
میں موجود ہیں کہ ذکر یہ حال بنی اسرائیل سے دریافت ہے لیکن یہ مشاہدہ بتا کر
فصل ۲ شعیا کے تکمیل ہی ہوگی کہ دلیل آئی بعد ہجرت کے ایک سال کے برابر اونکے
بیس کیسے پہلے سے اونکے لیے باغ لگا میں اور ہجرت کے وقت کوہ مکہ لرزہ
کہا شعیا اور پہاڑوں کے ریزہ ریزہ ہونے سے مطلب بادشاہتوں کا سب بقوق میں
بیس کیسے پہاڑ اپنے مقام سے اونکے لیے جدے کیے جاویں کرامت یا زیادہ
لیکن وہ اپنے علم کے موافق ایک روز جمع ہوئے اور حضور علیہ السلام کو بلا کر کہا
کہ جو کچھ آپنے کیا دیکھنے نہ کیا ہوگا اگر اس سے بادشاہت مطلوب ہو ہم مدد کریں
اور جو عورت کی خواہش ہو جمع کر کے دیں اگر جن لگا ہو اوسکا بندوبست کریں حضور
علیہ السلام نے کہا اسمیں سے کوئی بات نہیں بلکہ میں رسول ہوں جو اللہ فرماتا ہے
وہ کہتا ہوں اگر مانو گے بہتر ورنہ صبر کرونگا کیونکہ ورس ۱۰ فصل ۴۲ شعیا کے مطابق
مدت تک خاموش رہنا ہی لکھا ہے اسپر اونھوں نے کہا کہ ہمارے برابر تنگ تر
عیش کوئی نہیں پہاڑوں کو فرماؤ کہ دور ہو جاویں نہریں جاری ہو جاویں حضور علیہ السلام
نے فرمایا میں اسلیے نہیں آیا کیونکہ اس طریق سے نشان حضور علیہ السلام کا تھا
کہ پہاڑوں کا زلزلہ ہجرت کیوقت ظہور ہوگا یعنی ریزہ ریزہ ہو جانے سے مطلب کتاب حبقوق
میں زوال سلطنتوں سے مراد تھا اور نہروں کا جاری ہونا ہجرت کے بعد اور اونکی
نسبت عبادی لکھی تھی نہ ظاہری پھر اونھوں نے کہا ہمارے باپ دادوں کو زندہ
کر دو بالخصوص قصی کو تاکہ گواہی آپکی نبوت پر دیوے تو ایمان
لاویں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اسلیے نہیں آیا اور اگر اشارہ کتب سابقہ میں
مردوں کے زندہ کرنے کا تھا اوس سے مقصود زندہ الدین دلوں کے زندہ کرنے اور جاہلوں
میں تھا ایک اعرابی کے بیٹے کے زندہ کرنے کیطرف اشارہ تھا جیسے قصہ اعرابی

فرمایا

کی دختر کا معراج النبوت مین ہے اور طحاوی نے حدیث زندہ ہونے والدین مین صحت
ثابت کی ہے یہ کل بعد ہجرت کے ہوا پہر کہا اپنا گہر زر و جواہر سے پر کر لے کیونکہ
فصل ۳۵ شعبا مین کعبہ کی نسبت مزین ہونا لکہا ہے وہ بہی بعد ہجرت کے موقت ہے
حضور علیہ السلام نے فرمایا مین اسلیئے نہین آیا پہر انہون نے کہا کہ توڑ آسمان کا ٹکڑا
جیسے تیرا گمان ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا انشاء اللہ یہ وعدہ شق القمر کا ہوا
ایک نے اونمین سے کہا کہ جبتک خدا اور فرشتونکو نہ لاویگا ایمان نہ لاؤنگا یہ بات
فصل ۴۳ کے بعد ہجرت کے ظاہر ہوئی تہی جیسے آئندہ آتا ہے کہ جنگ بدر مین برابر
فرشتے آئے اور عبد اللہ بن امیہ پہوپی زادہ نے کہا کہ چڑہتا دیکہون آسمان مین
سیڑہی لگاکر اور قرآن اکٹہا لیا وے جب بہی مجکو یقین نہو پس حضور علیہ السلام
وہانسے چلے آئے اور لوگ ہنسی ٹہٹہا کرنے لگے اونمین سے بالخصوص پانچ شخص
زیادہ ٹہٹہا کرتے ایک ولید مغیرہ دوسرے عاص بن وائل تیسرے اسود بن مطلب بن
حارث چوتہے اسود بن یغوث پانچوین حارث بن قیس ایک روز حضور علیہ السلام
خانہ کعبہ مین تہے جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضور علیہ السلام سے حال ہر ایک کا دریافت
کیا حضور علیہ السلام نے ہر ایک کی مذمت بیان کی اتفاقاً وہ پانچون حاضر تہے
اور پانچون کو جبرئیل نے دیکہا پس اشارہ جبرئیل سے ولید کی ازار مین دوکان پر سے
کے بیٹہنے سے تیر کی بہال چمٹ گئی اوسکو چلتے مین معلوم ہوئی مگر تکبر کے سبب سے
نکال نہ سکا اور اوسکی ساق ایسی زخمی ہوئی کہ اوسکے درد سے چلاتا تہا اور کہتا تہا
کہ محمد کے خدا نے مجکو مارا ہے یہانتک کہ واصل جہنم ہوا اور عاص بن وائل کے
پیر مین جبرئیل کی نظر سے کانٹا لگا اور ایسا ورم کر گیا کہ سخت درد کرتا تہا اور
چلاتا تہا کہ محمد کے خدا نے مجکو مارا ہے یہانتک کے درکات دوزخ مین دوڑا آور اسود
بن مطلب نظر جبرئیل سے اندہا ہو گیا اور آنکہہ کے درد سے چلاتا تہا اور کہتا تہا کہ

محمد کے خدا نے مجکو مارا یہانتک کہ کشتہ و ذبح ہوا اور اسود بن عبد یغوث کو لگا
جبرئیل نے سموم سے مارا کیا وہ حبشی مثال ہو گیا یہانتک کہ اسکے کنبے نے
پہچانا نہیں اور گہر میں نہ آنے دیا اور اس سے وہ چلاتا تہا کہ محمد کے خدا نے مجکو
مارا یہانتک کہ بیزم مذبوح ہوا اور حارث بن قیس نے مچھلی کہائی اور بطرف جبرئیل
سے ایسی پیاس لگی جسسے فریاد کرتا تہا کہ محمد کے خدا نے مجکو مارا اور واصل
جہنم ہوا اسکو حق تعالی آیہ میں جو قرآن میں فرماتا ہے انا کفیناک المستہزئین میں جو سنی بخش
کفایت کی تجہے ٹہٹہا مارنیوالوں سے پہر کفار نے مانگا معجزہ موعودہ شق القمر تو
وہ مطابق احادیث اور خود قرآن مجید کے انکو دکہلایا جیسے سورۂ قمر میں ہے
کہ قریب ہوئی قیامت اور شق ہو گیا قمر اگر کسیکو اس بیان میں تردد ہو کہ شق
مراد آئندہ قیامت کے شق سے ہو اسکی تردید خود قرآن مجید میں ہے کہ جو دیکہیں
آیۂ عظیم کہیں یہ سحر مستمر ہے اور سورۂ صافات مکیہ میں بعد اسکے اس قصہ کو بسبب
روایت عبد اللہ بن عباس کے پہر لوٹا کہ اگر دیکہتے ہیں معجزہ عظیم ٹہٹہا کرتے ہیں
اور کہتے ہیں یہ سحر ظاہر ہے اور وہ ایسے ہوا کہ ایک شق غار حرا کے ایک طرف
اور دوسرا دوسری طرف نظر آیا لوگوں نے کہا کہ ہماری نظروں کو باندہ دیا ہے
ابوجہل نے کہا مسافروں سے دریافت کیا چاہئیے پس جو مسافر آئے سب نے
کہا کہ برابر اس شب میں ہمنے چاند کو دو ٹکڑے دیکہا تہا اور سکین میں آجانیکی بات
صحیح نہیں اور جو ہوتی تو عقل سے درست تہی نہ اہل جاننے سے اس سے نسخ ہوا وہ جو
کتاب مشارق میں سورج اور چاند پر اختیار حضور علیہ السلام کا لکہا ہے چنانچہ سورج
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے لیئے غزوہ خیبر بعد ہجرت کے مدینہ منورہ میں لوٹا دیا حتی
دیر تک کہ عصر کی نماز مرتضی نے پڑہ لی لیکن دوسروں کی کتابوں میں جیسے موسی
علیہ السلام کا سورج کو ڈیڑہ پہر تک لوٹانا نہیں لکہا و جیسے سورج کو قصیہ علی مرتضی کرم اللہ

وجہہ

دیہہ کی نسبت نہین لکہا اور مسیح کے زمانہ مین تارہ کے نکلنے کا جو مجوسیونکی نسبت تواریخ
انجیل مین لکہتے ہین اور چاند کا قصہ فرشتہ مین ملیبار کے راجہ کے وقت و لنسے لکہا ہے
کہ سو برس بعد کو وہ واقعہ دفترون مین اوسکے لکہا پایا اور کتاب مہابہارت جو زمانہ
اہل اسلام مین بنی ہے اوسمین شق القمر کا ذکر ہے گو جہالت سے دوسرونکی طرف
منسوب کرتا ہے اسی سال مین اوس اخراج سے اہل مدینہ بارہ آدمیون کے سوا
سوائے چہہ پہلون کے جنمین عبادہ بن الصامت اور عویم بن ساعدہ تہے عقبہ مین ایام
حج مین شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور اونکے التماس سے مصعب بن عمیر کو اونکے
ہمراہ کیا تاکہ قرآن اور فقہ اونکو تعلیم کرین اسی سال مین جمعہ مدینہ منورہ مین شروع
ہوا کہ درصل وہ سنت ہے اور اسلام کی دعوت نے شیوع پایا مصعب بن عمیر ایک روز
بنی عبد الاشہل کے باغ مین وعظ فرما رہے تہے سعد بن معاذ نے دیکہکر تکبر سے
کہا کہ اس مسافر کو ناحق عزت دیتے ہو پہر کبہی اس مکان مین نئی باتین سنانے کے
لیئے نہ آنے پاوے پہر دوسرے روز وعظ کرتے دیکہا مگر وہ شدت کہ روز اول سعد نے
کی تہی نہ کی اسعد بن زرارہ نے یہ دیکہکر کہا کہ انکی بات سنو اگر اچہی ہو قبول کرو ورنہ
رد کرو یہ بات سعد کے خیال مین آئی اور مصعب بن عمیر سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
حم والکتاب المبین انا جعلناہ قرانا عربیا لعلکم تعقلون وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم
افنضرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین وکم ارسلنا من نبی فی الاولین سنی اور متغیر
ہوگئے اور دلمین اثر کامل ہوا اوسوقت تو ایمان ظاہر نکیا لیکن گہر جاکر تمام قوم
بنی عبد الاشہل کو جمع کرکے مع قوم کے ایمان لائے اور روز بروز اسلام ترقی پکڑتا
رہا اسی سال مین سورہ شوریٰ نازل ہوئی اور چہرہ مبارک پر آثار رنج دریافت کر
صحابہ نے حال پوچہا فرمایا کہ میری امت پر جو خسف و فتح تا مسیح انیوالے ہین یعنی جو
واقعات آنے ہین اونسے مجکو اسمین خبر دیگئی ہے اُن کل واقعات کی تاریخ زمانہ

ہجرت و جنگ بدر و احد و خندق و حدیبیہ و فتح مکہ و حنین و تبوک و وفات آنحضرت و بعد کی
خلافت صدیق و شہادت فاروق و ذوالنورین و مرتضی و شہادت امام حسن و حسین
رضی اللہ عنہم و بادشاہت بنی امیہ و بنی عباس و سادات فاطمیہ و زوال
مردف ہم میں بطور جفر کے ہیں چنانچہ تفسیر معالمات میں مبین ہے یہ رسالہ تفصیل کا
نہیں اور حم عسق میں ع سے عیسیٰ مسیح و ق قیامت کیطرف اشارہ ہے کہ
سورہ میں قصہ مسیح کا ذکر ہے اور آخر میں حم قل سے خلافت صدیق و اذا ما غضبوا ہم
یغفرون سے خلافت فاروق و امرہم شوری سے خلافت عثمان و اذا اصابہم البغی
سے خلافت مرتضی اور بعد کو تا زمان یزید پلید مفصل سورہ میں ہے شائقین
ذکر کو سبحانہ اللہ فرماوین اور تیرھوین سنہ سے ظہور معجزات باہرہ و نشانات ظاہرہ کا
ظہور شروع ہوا جیسے مدارج النبوۃ و کلام مبین میں صرح ہے اس نظر سے ہم کو
معجزات کی تحریر جداگانہ کی نہیں بلکہ زیادہ تر مقصود وہ ہے جو کتب سابقہ سے
علاقہ ہے پس اسی تیرھوین سال میں وہ عظیم الشان واقعہ ہجرت ہوا جسکے اکثر انبیا
نے پیشین گوئی کی فصل ۲۳ سفر عشقی و فصل ۳ حبقوق میں تیمہ کے ذکر سے یہی قصد
اور مزبور ۴ مقدمہ ہجرت میں مفصل ہے جسمیں مدینہ منورہ کے مظلومون و بسن بیابان کہ
کے نام سے پیشین گوئی ہے اور ہجرت اکثر اونکی پیشین گوئی پر موقوف ہے کہ الی
مصر سے تو قیس نذر بھیجیگا اور والی کوش نجاشی اول ایمان لاویگا اور یہی کوہ مکہ کا
لرزجانا ہجرت کے وقت اور حضور علیہ السلام کا انصار کو فرمانا کہ میری زندگی بھی
تمہارے ساتھ اور ممات بھی تمہارے ساتھ موافق مزبور مذکور ہے نظر بران
مناسب کہ مزبور مذکور میں اول الی آخرہ نقل کر کے حال ہجرت لکھا جاوے اور
حضور علیہ السلام کو بنظر حقیقت خداوند کر کے کہتا ہے کہ تیمہ میراث سے خدا
بندہ ہی اور صدیق ہے درمیان میں صدیق اکبر جو خبر دیتا ہے شاہت فرحت ہوتے

مقصود کہتا ہے زبور ۶۸ — ۱ خدا اٹھے اور اوسکے دشمن تتر بتر ہووین وے جو اوسکا
کینہ رکھتے ہین اوسکے حضور سے بہاگین ۲ جسطرح دہوان پراگندہ ہوتا ہے اسیطرح
تو انہین پراگندہ کر جسطرح موم آگ مین پگہلتا ہے شریر خدا کے حضور مین فنا ہووین
۳ پر صدیق شادمان ہوون اور خدا کے سامنے مسرور ہوون ہان خوشی کے مارے
پہولے نہ سماوین ۴ خدا کے گیت گاؤ اوسکے نام کے ثنا خوان ہو اوسکی راہ تیار
کرو جو اپنے نام یاہ سے سوار ہوکر بیابانونمین گذرتا اور اوسکے حضور خوشی کرو
۵ یتیمون کا باپ اور بیواؤنکا ولی اپنے مکان مقدس مین خدا ہے ۶ خدا تنہاؤنکو
گہرانا کرتا ہے وہی اسیرونکو چہڑا کے کامیابی مین لاتا ہے پر سرکش لوگ خشک زمین
مین رہتے ہین ۷ اے خدا جسدم تو اپنے بندون کے آگے سے نکلا اور جسدم
تو بیابان سے گذرا سلاہ ۸ زمین لرزی اور آسمان ٹپکے خدا کے حضور ہان سینا کی
بہی حضور جو اسرائیل کا خدا ہے جنبش ہوئی ۹ اے خدا تو نے زور سے مینہ برسایا
جس سے تو نے اپنے ضعیف میراث کو قائم کیا ۱۰ تیری جماعت اوسمین بسی اے
خدا تو نے اپنے لطف سے مسکینون کے لیئے تیار کی ۱۱ خداوند نے حکم دیا اور
خوشخبری دینے والیون کی بڑی جماعت تہی ۱۲ لشکر والے بادشاہ بہاگ گئے
اور عورت نے جو گہر مین رہی لوٹ کا مال بانٹا ۱۳ جب تم بہیڑ سالونکے درمیان
پڑ گئے تب تم ایسے ہوگے جیسے کبوتر جسکے بازو چاندی سے منڈہے ہون اور
جسکے پر خالص سونے سے ۱۴ جسوقت قادر مطلق نے بادشاہونکو اوسمین تتر بتر
کیا اور ضلمون برف کی مانند سفید ہوگیا ۱۵ خدا کا پہاڑ باشان کے پہاڑ کی مانند
ایک چوٹیدار پہاڑ ہے ۱۶ تم کیون ڈاہ مار کے تاکتے ہو اے چوٹیدار پہاڑو یہ وہ
پہاڑ ہے جسمین خدا نے چاہا کہ بسے ہان خداوند اوسمین تا ابد بسیگا ۱۷ خدا کی گاڑیان
بیس ہزار ہین بلکہ ہزار ہا ہزار ہین خداوند مکان مقدس سینے مین اونکے درمیان ہے

سبب سینے میں تھا ۱۸ تو اونچے پر چڑھا تو نے اسیروں کو اسیر کیا تو نے لوگون سے

بلکہ سرکشون سے ہدیہ لیا تاکہ خداوند خدا ان میں بسے (یعنی ایمان لاوین یا برکت پاویں)

۱۹ ہر روز مبارک ہے وہ جو ہر روز ہمکو برکت دیتا ہے وہی ہمارا نجات دینے والا خدا ہے سلاہ

۲۰ ہمارا خدا سو نجات دینے والا خدا ہے اور موت سے رہائی بخشنے والا یہوواہ خداوند

ہی کا کام ہے ۲۱ بلکہ خدا اپنے دشمنوں کے سر اور اوس شخص کی بال والی کھوپڑی

کو جو گناہ کرتا جاتا ہے چور کر دیگا ۲۲ خداوند نے فرمایا میں باشان سے انہیں پھیر

لاونگا ان میں دریا کے گہراؤ میں سے انہیں پھیر لاونگا (یعنی فتح کر کے لیے)

۲۳ تاکہ تیرے پانو تیرے دشمنوں کے لہو سے سرخ ہوں اور تیرے کتوں کی

جیبھین بھی ویسی ہو جاویں ۲۴ انہوں نے اے خداوند تیری چالیں دیکھیں

ہاں میرے خدا میرے بادشاہ کی چالیں مقدس میں کہیں ۲۵ گانے والے

آگے آگے چلے بجانیوالے پیچھے اور کنواریاں اونکے درمیان جوان عورتیں بجاتی

جاتیاں تھیں ۲۶ اے تم اسرائیل کے چشموں میں سے جو جمعوں میں خدا کو یعنی خداوند کو

مبارک کیا کرو ۲۷ چھوٹا بنیمین اونکا حاکم (جیسے قیس بن عبد الرشید پٹھانوں کا دادا)

اور یہوداہ کے سردار (ابو ایوب انصاری کا قبیلہ) اور نفتالی کے سردار وہاں ہیں

۲۸ تیرے خدا نے تیری مضبوطی کا حکم کیا اے خدا اوس کام کو جو تو نے ہمارے

لیے کیا مضبوطی بخش ۲۹ تیری ہیکل کے سبب جو یروشلم پر بالا ہے بادشاہ تجھے

ہدیے لائیں گے (اس مقام سے ہدیہ سلیمان کا منظور ہوا) مراد ہیکل ہے ۳۰ بیشہ

نیستان کے وحشی کو اور بیلوں کے جتھا کو قوموں کے بچھڑے سمیت ڈانٹ تاکہ

ہر ایک چاندی کی اینٹیں لاکے تابعدار بنے اوسنے اون قوموں کو جو جنگ سے

خوش ہوتی ہیں تتر بتر کیا ہے (یعنی فارس و روم کو) ۳۱ امرا مصر سے آوینگے (مقوقس)

والے سکندریہ کو حبش کے لوگ فوراً اپنے ہاتھ خدا کی طرف بڑھا وینگے (نجاشی بادشاہ)

۳۲ اے زمین کے ممالکو خدا کے گیت گاؤ اور خداوند کے ثنا خوان ہو سلاہ ۳۳ اوسی کے جو فلک الافلاک پر جو قدیم سے ہی سوار ہے دیکھو وہ اپنی آواز سناتا ہے جو زور کی آواز ہے (یعنی بصورت محمد علیہ السلام) ۳۴ تم توانائی کی نسبت خدا ہی کی طرف کرو کہ اوسکی جلالت اسرائیل پر ظاہر ہے اور اوسکا زور بدلیون میں ہے (کہ سایہ کرتی اور جناب بدر میں آئی تہین) ۳۵ اے خدا تو اپنے مقدس مکانوں میں مہیب ہے اسرائیل کا خدا وہ ہے جو زور و طاقت اپنے لوگونکو بخشتا ہے خدا مبارک ہے انتہے اور زور شوکت کا ہونا کوہ سلع کوہ مدینہ سے فصل ۲۴ شعیا سے گذر گیا پس خداوند کو جملہ انبیا فرمودہ منظور ہوا پس باوجود اسکے کہ اکثر کافرین مکہ اسرار پیشین گوئی انبیا کی تصدیق کرتے تھے جو بنی اسرائیل سے سنتے تھے اور خود بھی اونکے مکہ شہر میں سترا اہل کتاب شام و حبش انکر مسلمان ہو گئے تھے اور خود اونکی آبا ہی پیشین گوئی چلی آتی تھی اور پیشین گوئیان خود حضور علیہ السلام کی جانتے تھے اور خود معجزات جو حدیث و قرآن مجید سے ثابت ہین مانتے منجملہ اونکے جو بطور نمونہ کے اس رسالہ مین موجود ہین مگر ایمان اسی سبب سے نہ لائے کہ پیشین گوئی انبیا خدا کی نجاسے پس سال تیرہوین مین پانسو آدمی کے قریب مدینہ منورہ سے حج کعبہ و شرف بیعت کے لیئے مکہ مین آئے اور حضور علیہ السلام سے عہد کیا کہ ہم مال و جان سے حاضر ہین اور حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ حیات و ممات میری تم مین ہوگی جیسے زبور مذکور مین ہے یہ بھی اعجاز ہوا کیونکہ موت کا حال کسکو معلوم ہے کہ کہان ہوگی پس انصار واپس گئے اور صحابہ پوشیدہ پوشیدہ کافرون کے خوف سے ہجرت کر گئے مگر عمر بن الخطاب جبکہ قریش خانہ کعبہ مین بیٹھے تھے طواف کر کے دو رکعت نماز ادا اطمینان سے کر کے فرمانے لگے ناخوش رہیو زمانہ اس قوم کا کہ پتھرون کے ٹکڑونکو پوجتے ہین اور جسکو اپنا بیٹا یتیم اور عورت بیوہ کرنی منظور ہو میرے پیچھے آوے پس کسکو طاقت نہوئی

اور حرکت ارادت یا نیت عبادت اور صدیق اکبر نے جب انسے ہجرت کیا حضور علیہ السلام
اراد تنہائی کا رہین ہے وانسے ان کہا ان اللہ نے مجکو اس غم میں صاحب کرتے
بیٹا ہو کہ مجلس میں پڑے گئے اور حضور علیہ السلام نے مطابق آیۃ قل رب ادخلنی مدخل صدق
واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا سورۃ اسرا کے [illegible]
[illegible] پس کفار مکہ نے جنمیں سردار ابوجہل و شیطان لعین [illegible]
تہا شیطان کی رائے سے صلاح حضور علیہ السلام کے قتل مین کی کہ کیا کیا جائے
اگر ایک قبیلہ کے شخص [illegible] اور لشکر [illegible] لیا جاوے تو چاہیے کہ پانچ شخص ایک
قبیلہ سے لئے جاوین اور لشکر [illegible] مشکل ہوگا پس بات کو اس رائے پر جمع ہوئے
اسوقت فرمودہ مزبور ۲ کا کامل ہوا کہ سینی پیار کر ایسا کر جا لوگونکو گمان ہو کہ
کوئی زندہ نہ بچیگا فرمودہ فصل ۲ شعیا اور دوسرے انبیاء کی پیشین گوئی البتہ
ہجرت کے کامل ہونی بہی ضرور تہی اگلے روز پہر تلوارین ننگی کرکے جمع ہوئے تاکہ
کامل ہو فصل ۲ شعیا کا فرمودہ کہ ننگی تلوارون کے سبب سے ہجرت تم مین کرتے پہر
اور پہر سینی کر جاتا کہ کامل ہو مزبور مذکور اور حضور علیہ السلام نے اپنے مقام پر مرتضی
کرم اللہ وجہہ کو سلایا اور تسکین دی کہ خدا حافظ و ناصر ہے دیکھے صبح [illegible]
رہا کہ باوجود کمال عداوت کے حضور علیہ السلام کے نہ ملنے سے اونکو [illegible] پس حضور
علیہ السلام نے اندرخانہ مبارک سے منہ لپیٹ کر سورۃ یس پڑہی اور آیۃ واذا
قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ حجابا مستورا پڑہکر اور ایک
مشت خاک پر پڑہکر کافرون پر ڈالی اور ہمین سے سب کی آنکہون مین پڑی وہ سب
بدر مین مارے گئے یہی عجاز ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی کا اول مرتبہ ہوا قسمت
کے صبح ابوجہل نے کہا کہ اب یہی محمد ہین جو کہتے تھے کہ ہمارے ہاتہ پر قریش
مقتول ہونگے اور دوزخ مین جاوینگے وہ کہ پہر وہی کرو کہ [illegible]

حضور علیہ السلام نے فرمایا ہان اور تو ایک دوزخیومین سے ہوگا مگر اوسنے نہ پہچانا

اور حضور علیہ السلام وہان سے تشریف لیگئے اسوقت مین ایک شخص غیر آیا دریافت

کیا کہ کیون کہڑے ہو جواب دیا انتظار محمد مین اوسنے کہا تمپر وائے ہے کہ تمہارے روبرو سے

وہ نکل گئے پس سب کافرون اور ابوجہل نے خاک سر پر ڈالی اور گہر مین علی مرتضی کرم اللہ

وجہہ کو پایا اور حضور علیہ السلام مقام خرواہ پر اونکے پاس سے جاکر ٹہرے اور دوپہر

گرم کے وقت کپڑا اوڑہ کر صدیق کے مکان پر تشریف لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

کہا میرے ماباپ آپ پر فدا ہون نہین لایا ہے آپکو مگر عظیم کار اور حضور علیہ السلام

نے فرمایا کہ کوئی دوسرا مکان مین ہو صدیق نے عرض کیا کہ سوائے آپکے اہل بیت کے

دوسرا کوئی نہین پس خبر دی حضور علیہ السلام نے ہجرت کی پس صدیق نے عرض کی

کہ آیا ابوبکر خدمت مین ہوگا فرمایا ہان اور کمال خوشی سے ابوبکر کو گریہ آیا تا کہ کامل [illegible]

وہ ورس مذکور ۲۸ مین ہے اور دو اونٹ پہلے سے صدیق نے خبر سنکر آٹھہ سو درم کو

خرید کرکے پال رکہے تہے ایک حضور علیہ السلام کی نذر کیا حضور علیہ السلام نے بنظر

کمال ہو کل قیمت سے منظور فرمایا اور عبداللہ بن ارلیقط بنی دیل کو کہ پوشیدگی اسرار

مین مشہور تہا اوسکو اجیر بدرقہ کے لیئے کیا تا کہ بعد دو تین روز کے اونٹونکو جبل ثور پر

حاضر رکہے پس رات کو دریچہ کی راہ سے ابوبکر کے مکان سے غار مین تشریف

لائے اور عبداللہ بن ابوبکر کو مقرر کیا تا کہ دنکو کافرونکا حال دریافت کرین اور

رات کو خبر پہنچا وین اور ابوبکر نے پانچ ہزار درہم اپنے ساتہہ لیئے اور حضور کے کبہی

آگے کبہی پیچہے کافرونکی گہات دیکہنے کے لیئے ابوبکر ہو جاتے اسمین حضور علیہ السلام

کے پیر مجروح ہو گئے صدیق اکبر نے کندہے پر چڑہا کر غار تک پہنچایا اور آپ غار مین

جاکر اوسکو جہاڑا اور قیمتی اپنا لباس چاک کرکے سوراخون کو بند کیا پہر بہی ایک

سوراخ رہگیا اوسمین اپنا انگوٹہا پیر کا رکہکر حضور علیہ السلام کے سر مبارک کے نیچے لہنا انکا

رکھا پس حضور علیہ السلام خواب میں گئے اور ابو بکر کے سانپ نے کاٹا مگر
وہ حضرت علیہ السلام بیدار ہو دین لیکن تکلیف سے آنسو رخسار پر پڑے اس سے
بیدار ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابو بکر خوف مت کر کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے
جیسے قرآن مجید میں ہے لا تحزن ان اللہ معنا حقتعالی نے تسکین نازل کی اور
کڑندوں نے تنا یا اور درخت ببول راہ پر جم کر بڑا ہو گیا اور کبوتر جنگلی کے جوڑے
نے انڈے دئیے اور مکڑی نے جالا تن دیا کفار نشان قدم دریافت کر کے
وا ہیں آئے مگر یہ ونکی طرف اونکی نظر نہ پڑی اور ان اللہ معنا کا دوسرا معجزہ ہوا
اور خود غار ایسا تھا کہ اندر جانا بہی مشکل تہا لیکن وہ انکے گھسنے کی صورت ہی
نہ تہی حالانکہ عبد اللہ بن ابو بکر آپ پاس جاتے اور آتے تھے پس تین روز بعد عبد اللہ
ارلیقط دو شتر اونٹ لایا اور حضور علیہ السلام اور صدیق رضی اللہ عنہ سوار ہو گئے تشریف
اور عبد اللہ ارلیقط و عامر بن فہیرہ ابو بکر کے غلام جو بکریاں چراتے اور دودھ غار پر
پہنچاتے تھے ایک اونٹ پر سوار ہو کر راہ ساحل سے تا کہ دشمن مزاحم نہ ہو کامل ہو
مدینہ منورہ کو چلے اور منزل قطع کرتے ہی ام معبد کے خیمہ پر تشریف لیگئے وہ عورت
خرما وغیرہ بیچتی تہی اوس سے حضور علیہ السلام نے خرما اور شیر اور گوشت طلب فرمایا
اوسنے قحط سالی کا عذر کیا ایک بکری لاغر تہی اوسکا حال دریافت کیا کہ اسکے
دودھ ہے جواب دیا ہمیں دودھ کا گمان بھی نہیں فرمایا اذن دیتی ہے کہ اوس سے
دودھ دوہیں عرض کیا ماں باپ قربان ہوں اجازت ہے پس حضور علیہ السلام کے
دست مبارک کی برکت سے تمام لوگ سیراب اور برتن بہر گئے اور حضور علیہ السلام
نے وہاں سے کوچ فرمایا اور زوج ام معبد بکریاں جنگل سے لائی جنسے پیا ہوا تہا
برتن دیکھنے پر دریافت کیا ام معبد نے حضور علیہ السلام کے حلیہ صفات بیان کیں تو اوس نے
کہا واللہ وہ قریشی ہے جسکا آوازہ عالم میں ہے اگر میں ہوتا ساتھ ہو جاتا اور بعد کو وہ

معجزہ

مدینہ کو ہجرت کر گئے اور ہاتف کی آواز اہل مکہ کو مع شعروں کے جسمین نو کرام معبد ہے
مشہور ہے پہر اسیطرح ایک دو منزل مین اونٹنی کی نسبت یہی واقعہ گذرا اور سراقہ
بن جعشم رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہے کہ ہنگام ہجرت مین یہ کافر تھے قریش نے
اشتہار دیا تہا کہ جو کوئی حضور اور صدیق صلی اللہ علیہا وسلم کو مار ڈالے سو اونٹ اوسکو
ملین گے سراقہ اپنے عربی گہوڑے پر سوار ہو کر حضور علیہ السلام کی طلب مین پہنچے
جب قریب پہنچے گہوڑے نے پٹک دیا پہر سوار ہو کر ایسے موقع پر پہنچے کہ قرارت
کی آواز سنتے تہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہم اکفناشرہ کہ گہوڑے کے
ہاتہہ پیر زانو تک خسف زمین مین ہو گئے دوسرے مضمون آیۃ ان نخسف بکم الارض
کا صادق آیا اور سراقہ نے فریاد کی کہ آپ دعا کرین مین کسیکو خبر نکرونگا حضور
علیہ السلام نے فرمایا اے خدا اگر سچا ہے تو چہوڑ دے پس گہوڑا اوسکا خلاص ہو گیا
اثنا راہ مین جبکہ قریب مدینہ منورہ پہنچے بریدہ اسلمی ستر تن کے ساتہ قریش کے اشتہار
سے حضور علیہ السلام کے قصد پر تاکہ گرفت کرین نکلے تہے بعد ملاقات کے حضور علیہ السلام
نے نام دریافت فرمایا کہا بریدہ حضور علیہ السلام نے فرمایا خوشی ہمکو ہوگی و ٹہنڈک
پہر دریافت فرمایا کس قبیلہ سے کہا اسلم سے فرمایا ہم سلامت ہینگے فرمایا کونسے
بنی اسلم سے عرض کیا سہم سے فرمایا تمکو اسلام سے حصہ و سہم پہنچیگا پہر بریدہ نے دریافت
کیا آپ کون ہین فرمایا محمد بن عبد اللہ رسول خدا بریدہ سنتے ہی پہچان گئے اور ایمان
لیائے تاکہ در سن ۲۴ منزل بورہ مقدمہ تشریف و رہی یندہ مین کامل ہو کر انہونے اسے خدا
تیری چالین دیکہین ہان میرے خدا میرے بادشاہ کی چالین مقدس مین دیکہین
انتہے اور فی الحقیقت وہ آفتاب جمال و ماہتاب کمال کیسے چہپا رہے جسکے لیے
عالم کی تمہید ہوئی ہر گز نہمت شرط ہے کہ بہت سے شپر چشم اہل مکہ پر چہپا رہا الغرض
بریدہ نے عرض کیا کہ علم ہی ہمراہ ہونا مناسب ہے پس حضور علیہ السلام نے اپنی دستار مبارک

ایک نیزہ بریدہ باندھی اسی مسجد مین بعض صحابہ کرام منتظر تھا ہت آتے ہوئے تھے از
لباس نفیس حضور علیہ السلام کو ہدیہ کیا وہ زیب تن فرمایا اور بریدہ نے عرض کیا کہ کسکے
شہر کو دولت آباد فرمائیے حکم ہوا کہ ناقہ مامور ہے جہان ٹھہرے تاکہ شتر سوار کی
صفت بھی جو فصل ۲ شعیا مین ہے بوجہ کامل تکمیل پاوے اور اہل طیبہ بغرض
استقبال کو ہر روز حاضر ہوتے تاکہ فصل ۲ شعیا کا فرمودہ کامل ہو کر سے اہل مدینہ
مہاجرین کے استقبال کو نکلو مگر جب دھوپ ہو جاتی واپس چلے جاتے بارہوین ماہ
ربیع الاول کو دوشنبہ کے روز سال اول ہجرت مین حسب عادت انتظار کر کے واپس
چلے گئے تھے ناگاہ ایک یہودی کی نظر جو مقام بلند پر کھڑا تھا آفتاب ہدایت علیہ السلام
پر پڑی اور ستے ویسے ہی انصار کو آواز دی کہ آفتاب دولت نے تم پر طلوع کیا
اور وہ پیر کے روز کی رہی حضور علیہ السلام کے کامون مین تکمیل باقی رہی جو عید البشر
عالم مین میسر ہے روز سبزہ کے پیدا کرنے سے علی ہذا درس افصل ۲ کو دین مین
اشارہ ہوا پس انصار کو عید کا چاند نکلا کہ بے تحاشا اپنے ہتیار تک چھوڑ کے
استقبال کے لیے بھاگے اور حرہ پر ملازمت حاصل ہوئی اور آسمین مبارکبادی
اور شادمانی کی دہوم مچی جوان اور لڑکے عورت و مرد چھوٹے بڑے کہتے تھے
آئے رسول اللہ آئے رسول اللہ اور جوش خلوص تک ایک دہوم تھی اور بنی نجار
کی لڑکیان قدوم میمنت لزوم کی خوشی مین دف بجاتی آگے پیچھے پھرتی کہتی ہین
نحن جوار من بنی نجار یا حبذا محمد من جار اور مخدرات قبایل انصار کوچہ و بام
اور دروازون پر کھڑی ہوئی گا رہی تہین طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع یہ سب دہوا جو درس تیرہ منزل ۲ مین ہے
کہ گانے والی آگے آگے چلین اور بجانیوالیان پیچھے پیچھے اور کنواریان اور
بڑھیان اور جوان عورتین بجاتی جاتی تہین پس تشریف لے گئے عمرو بن عوف کی مسجد قبا مین

ٹہرے وہین حضور علیہ السلام نے قیام فرمایا حضور علیہ السلام ایک درخت کے سایہ کے
نیچے بیٹہہ گئے صمت و سکوت کیلیے جو غالب ہتا تہا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آدمیونکی
ملاقات اور دریافت مین ستہے اور اژدحام زیادہ ہوگیا جن انصار نے حضور علیہ السلام
کو پہلے نہ دیکہا تہا وہ صدیق ہی کو حضور علیہ السلام سمجہکر قاعدہ تحیت ادا کرنے لگے
اسمین آفتاب کی دہوپ آگئی اور درخت کا سایہ کم ہوگیا اور ابر کا سایہ جیسے ورس
مزبورہ ۶ وغیرہ مین ہے کبہی کبہی ہوتا تہا اس نظر سے صدیق نے انصار کا حال
دریافت کرکے اپنے ردا سے سایہ خادم دار کیا تا کہ رفع اشتباہ ہو جاوے اور تیسرے
روز علی مرتضی پیادہ باآبلہ پا آئے اور دست مبارک کے لگا دینے سے وہین اچہے
ہوگئے اور بطن وادی مین حضور علیہ السلام نے خطبہ بکمال فصاحت و بلاغت سے
ادا کرکے جمعہ پڑہا اور خدا کو منظور ہوا کہ ورس ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ مزبورہ ۶ کو کامل
کرے کہ اے تم جو اسرائیل کے چشمے سے ہو مجمعون مین خدا کو ہان خداوند کو مبارک
کہو تا آخر بس بعد چودہ یا بیس روز کے اندر شہر کا قصد فرمایا جہان یہودیونکا مجمع تہا
اور ہر چند شہر والے اپنے اپنے مکان کے خواہان ہوئے لیکن حضور علیہ السلام نے
فرمایا کہ قصوی محکوم ہے پس اندرون شہر اکالۃ القری مدینہ مین جسکے لیئے بادشاہ ہم
لاوین جیسے ورس ۲۹ مزبور مذکور مین مدینہ منورہ کو لکہا ہے تشریف لائے پس ناقہ
ابو ایوب انصاری کے مکان پر جو قوم یہودا سے تہے لیجا کر بیٹہہ گئے جہان
مطابق ورس ۲۷ مزبورہ ۶ کے بنیمین کے حاکم اور یہودا کے سردار اور اونکے گروہ
اور زبلون کے سردار اور نفتالی کے سردار تہے اوسوقت حضور علیہ السلام پر حالت
نزول وحی جو بصورت انہد و سلسلۃ الجرس کے ہوتی تہی طاری ہوئی اور ناقہ اٹہی
اور پہر کچہہ چلکر پہلے مقام پر جا بیٹہی اوسکے جانے اور آنیکے مقام مین جلد مسجد
ہوئی اور بکرار اوسکا بیٹہنا اس نظر سے ہوا تا گمان بار وحی کے سبب سے نشست کا

کیا گیا ہے اسی مقام سے کامل ہوا وہ جو استثنا فصل ۳۳ سفر تثنیہ میں ہے
ہے کہ خدا دسینا سے آیا یعنی کوہ سے اور سعیر سے اون پر طلوع ہوا (یعنی وہ کوہ کہ
اولاد عیسو میں تہا اشراق پر جیسے حضور علیہ السلام پہلے ہجرت سے تشریف لیگئے تہے)
فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسونکے ساتہ آیا (جیسے آیۂ محمد رسول
اللہ والذین معہ میں اشارہ بطرف صدیق ہے) اور اوسکے دہنے ہاتہ میں ایک آتشی
شریعت اونکے لیئے تہی (اسی سے اشداء علی الکفار قرآن میں صحابہ عمر فاروق
کے مثل کی صفت ہے) ہان وہ اوس قوم سے بڑی محبت رکہتا ہے (یہی رحماء بینہم
سے عثمان و شمال کیطرف اشارہ ہے) اسکے سارے مقدس تیرے ہاتہ میں ہیں اور وے
تیرے قدمونکے نزدیک بیٹہے ہیں اور تیری باتونکو مانینگے (یہی تراہم رکعا سجدا
یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود سے اشارہ علی مرتضیٰ شمائل
کیطرف توریت میں ہے جیسے خدا فرماتا ہے ذلک مثلہم فی التوریۃ اور عدد ہی فصل ۲
ملاکی کامل ہوا کہ یہودا کی اولاد ابو ایوب انصاری کا مدینہ منظور ہوا کہ اونکے نیچے کے
مکان میں حضور علیہ السلام رہے ہے لیکن ابو ایوب نے کمال تضرع و زاری کی کہ ہمکو
بڑی شکایت ہے کہ آپ نیچے کے درجہ میں اور ہم اوپر کے درجہ میں ہیں نظر بران
یہ ہدیہ بہی منظور فرمایا گیا اور ابو ایوب کے باپ کی پشت پہلے شامول عالم ہوا کہ
تبع بادشاہ یمن نے ایک عرضی لکہدی تہی کہ جب حضور علیہ السلام تشریف لاوین
پیش کرنا اور سبب اوسکا یہ ہوا تہا کہ تبع خراسان کیطرف جنگ کرنے گیا تہا اور
اپنے بیٹے کو کسی وجہ سے مدینہ منورہ میں چہوڑ گیا تہا مدینہ والونے اوسکو کسی وجہ
سے قتل کر ڈالا تبع جبکہ واپس آیا اس حادثہ سے اہل مدینہ کے قتل کا حکم دیا اہل مدینہ
اور بعض علماء کہ بنی اسرائیل سے تہے وہ جو زمانہ ظہور میں بہاگ گئے تہے منتظر فصل ۳
حبقوق فصل ۳ و ۳ استثنیٰ فصل ۱۸ شعیا فصل ۲۸ وغیرہ کے مدینہ کو ہجرت گاہ سمجہتے تہے

تا کہ کامل ہو فصل ۱۸ استثنی کہ تمہارے بہائیون مین سے تمہارے درمیان ایک پیغمبر عظیم الشان
صاحب کلام خدا تشریف رکہیگا اس نظر سے تبع نے اہل مدینہ کو معاف کیا اور نامہ لکہکر
وہ نامہ ابو ایوب نے پیش کیا اور یہودی تبع متصور ہوا الغرض سات مہینے تک یہین قیام
فرماتے رہے اور اول روز عبد اللہ بن سلام افریمی یوسفی خدمت مین حاضر ہوئے یہ
عبد اللہ نے گو موقع باتو نکا نہ پایا یہ بڑے سردار یوسفی عالم روزگار رہتے جو بنی افریم مین
مقرر تہے اور فصل ۱۵ یرمیا مین بعد اس ذکر کے کہ زمانہ ولادت و ما بعد مسیح مین
افریم اور اولاد راحیل برباد ہوئے تہے ورس ۱۲ سے تسلی دیگئی ہے کہ زمانہ قوانین
جدیدہ مین جسکے نمونہ توریت کے قوانین تہے اور وہ کہنہ ہو گئے افریم و راحیل کی
اولاد کو رونق دی جائیگی اور یہی باعث تہا کہ یعقوب نے بہی انتقال کے وقت افریم
کو باوجودیکہ منسے چہوٹے بیٹے یوسف کے تہے اپنے داہنے ہاتہہ مین پکڑ کر زیادہ
دعا دی تہی لیکن حضور علیہ السلام کا وعظ سنا کہ سلام کو فشا کرو خویش و بیگانہ پر اور
کہانا کہلاؤ اور صلہ رحم کرو اور جبکہ آدمی سوتے ہون تم رات کو نماز پڑہو جیسے ورس ۵
مزبور ۱۴۹ مین ہے کہ پاک لوگ اپنے بستروں پر خدا کی حمد گایا کرینگے یہ عمدہ باتین سنکر
چلے گئے اور اثر دل پر کامل ہو گیا لیکن دوسرے روز خلوت مین آنکر بنظر اطمینان تین
سوال کیے اس نظر سے کہ امی ان سوالونکے جواب سوائے نبی کے کون دیسکے ایک
علامات قیامت پہلے کیا ہوگی فرمایا کہ آگ ہوگی کہ مشرق سے زمین محشر پر ہانکے گی
دوسرے اول غذا جنتیونکی کیا ہوگی فرمایا کہ مچہلی کا زائدہ کبد تیسرے کیا سبب ہے
کہ کبہی عورت کے لڑکا ہوتا ہے کبہی لڑکی فرمایا کہ جسکی منی اول نکلے وہی صورت پیدا
ہوتی ہے مرد کی ہو تو نر ورنہ مادہ یہ جواب خوب پسند آئے کیونکہ وہ جو فصل ۵۰ ہم
اراہم شعیا مین لکہا ہے کہ اوسکو کسنے تعلیم کیا اوسکو کسنے سکہلایا وہ تو خود ہی
واقف ہے اوسکو کامل پایا اور ایمان لیائے اور غرض عبد اللہ سے قوم یہود کو حضد

طلب آپ نے طلب کیا اور حالات اونکے دریافت کیے منکرین نے کمال رنگی سے
اونکی تعریف دین کی سرداری اور دنیا کے علوم سے کی پس عبداللہ غرفہ سے نکل کر
باہر آئے اور کلمہ شہادت پڑھا اون یہودیون نے کہا کہ یہ جھوٹا اسکا باپ جھوٹا
پس عبداللہ اور ابو ایوب کی قوم سے امت مقدسہ کی بنیاد پڑی وہ جنکے لیے
آج کا روز مزبور ۹۵ اور نامہ عبریون کے باب ۴ ورس ۹ میں ایک جماعت بنی اسرائیل کے
آرام کے لیے ضروری شمار کیا گیا ہے کہ جیسس یعنے عیسٰے نے تو آرام مطابق ترجمہ
انگریزی نامہ عبریون کے باب ۴ ورس ۸ کے نہ دیا اس لئے آرام دہندہ دوسرے یعنے
اسکی ضرورت پڑی یہی محمود احمد مشہور ہے اور یہی روز تازگی کی تاکید تو م سوم
کو ورس ۱۹ باب ۳ کتاب اعمال میں ہے جو مسیح کے بار دگر آنیکو موقت اسپر کرتا ہے
جیسے ورس ۲۱ مین باب مذکور کے مفصل ہے اور کوئی کتاب کسی پیغمبر کی نہین جسمین
بعد بربادی قوم یہود و بیت المقدس کے جو قوم غیر یادانون رومیہ سے ہوئی اونکی
امت مقدسہ کے لیے خوشخبری تصریحا یا اشارۃ ہو اور اسکی تفصیل کو ایک دفتر
درکار ہے مختصر التفسیر معالمات الاسرار کے اوائل مین مندرج ہے یہ وہی رویا فیصل
سفر مثنی کا ہے جسمین خدا کی تلوار یہودیونکے مقابلہ پر چلی جیسے اشارہ پہلے کیا
گذرگیا الغرض اسکی بہت سی تفصیل ہے اس سے اعراض کیا جاتا ہے اور اسی سال
مین زید بن حارثہ و ابو رافع مولی کو پانسو درہم دیکر مکہ معظمہ کو بھیجا وہ دونو حضرت
جناب سیدہ و ام کلثوم کو و ام المومنین سودہ بنت زمعہ کو و اسامہ بن زید و ام ایمن کو
مدینہ مین لائے اور اسی سال مسجد کی تعمیر ہوئی اور ایک صفہ بنایا گیا مسکین اہل
غریبون کے لیے جو عبادت خدا مین مصروف رہین تا کہ ورس مزبور ۹ کامل ہو
مسکین اور یتیمونکا وہ باپ ہے اور اسی سال سلمان فارسی جنکی عمر دو ائی سو برس کی تھی
پیشتر فارس مین سوداگر تھے یہودیونکی قید مین ہو گئے پہر نصارٰے کے ان کے

دین حق جو پہلے اسلام سے تنصر تہا نصارے بن گئے پہر احوال حضور علیہ السلام نے دونون
مجموعہ یعنی عہد عتیق اور متوسط دیکہہ کے واقف ہوئے اور خود عالم زمانہ تہے حضور
علیہ السلام کے پاس صدقہ کے خرما لاتے تا تہمت حضور علیہ السلام معلوم کرین کیونکہ یہ
مزبور ۶ کے ورس ۲۹ مین بادشاہونکی نسبت لکہاہے کہ ہدیہ لاوینگے صدقہ کہا ہوا
پاس کیا ہدیہ آئینگے پس حضور علیہ السلام نے اونکو رد کیا دوسرے روز ہدیہ لائے اوسکو
منظور فرمایا اور سلمان مسلمان ہو گئے اسی سال مین مہاجرین اور انصار مین عقد
مواخات ہوئے اور انصار مہاجرین کو جنکی صفت نماز خوانی ہے کہانا و پانی سے
پیش آئے تاکہ فصل ۲۱ شعیا کامل ہو جو اہل تیمہ کی نسبت لکہاہے کہ مہاجرین قیدار یعنی
آب و نان سے پیش آئینگے اسی مقام سے اول رکوع سورۂ بقر کے معنی دریافت
کرنے مناسب ہین الم ذالک الکتاب لا ریب فیہ یا مفلحون یعنی باقرار الکتین پیغمبرون کے
چالیس کتابونمین وہ کلام موعود فصل ۱۸ استثنی وغیرہ وہ ہی کتاب قرآن ہے
جسمین شک کی جائے نہین کیونکہ متقیون کے لیئے (جنکا ذکر فصل ۳ و ۴ ملاکی مین
ہے جو آخر کتاب مجموعہ چہل کتاب کی ہے اول تکوین اور آخر ملاکی سے مجموعہ انتالیس
کا مشہور ہے اور چالیسوین عہد نامہ جدید ہو سکے انمین تہی) وہ جو ایمان لاتے ہین
بغیب (یعنی بغیر پڑہے امیین عرب جیسے فصل ۲۹ شعیا وغیرہ مین مصرح ہے)
اور برپا رکہتے ہین نماز کو یعنی مہاجرین اور اوس چیز سے کہ اونکو نصیب کیا ہے وہ صرف کرتے
ہین یعنی انصار اور وے لوگ متقی جو ایمان لائے ہین اس کتاب پر اور پہلی کتابونپر
اور دونون قسمون کے متقی آخرت پر ایمان لاتے ہین وے ہی لوگ ہدایت پر ہین
اور وہی ہین فلاح یافتہ اور آئندہ بنی اسرائیل کے کافرون اور منافقونکا بیان ہے
جو حسب تفصیل فصل ۶ شعیا اور ۳ ملاکی وغیرہ کے اونکو تقدیر سابق سے ہونا لازم تہا
باوجودیکہ ہر طرح سے انکو تعلیم کی گئی اور ہر طرح سے نصیحت کی گئی لیکن نوشتہ سابق

اور کچھ پیش آیا جیسے فصل ۲۹ شعیا مین کتابت ہے کہ بہت سی باتین بنی اسرائیل کیطرف سے
چھپکان نہین دی گئین اونکے لیئے فرمایا گیا کہ اگر تم شک مین ہو متعدد مقام قرآن مین اور
بنی اسمٰعیل عظیم الشان کا ہونا حسب فصل ۱۰ سفر تثنیہ جیسے تھا اقرار ہے چونکہ
اور سنہ ولادت اونکا فصل نہم دانیال مین صریح اور مکان ولادت کا فصل ۲۱ و ۴۲
و ۶۰ شعیا مین موجود اور ہجرت تیمنا ماران کے صحرا مین فصل ۲۱ شعیا و ۳ حبقوق ۳۳
سفر تثنیہ وغیرہ مین موجود پس یہ قرآن وہ قرآن اگر نہین سمجھتے تم اوس کلام کا نشان
اور پتہ لگاؤ اور اوسکے قدر ایک آیت بنا لاؤ جس سے اثبات منجانب اللہ ہو کہ جو لا
پیغمبر اُمی کا ذکر لاتا دوسرا شخص دروغ ایک آیۃ قدسی تو حسب تصریح فصل ۱۸ سفر
تثنیہ کے مارا جاتا اوس نظر سے فرمایا گیا کہ اگر نہ لاؤ اور نہ لا سکوگے تو اپنے لیئے
بچاؤ آگ سے کرو مگر اکثر پیدا نہ کہا اور اسی سال مین آزمایش کے لیئے بیت المقدس
کعبہ چند روز کے لیئے حسب آیۃ قرآن کی گئی کیونکہ کعبہ اول از آنکہ اہل اسلام کے
لیئے فصل ۶۴ شعیا مین مکہ کا مکان پاک سے مقرر ہے لیکن ہنوز نشان عظیم الشان
چہار فصل ۱۲ و ۱۳ شعیا اور ساری کتابونکا ظہور اس سنہ تک نہوا تھا یہود کی اونکی
نظر سے فتح مکہ پر تمنا مین زیادہ رہتے تھے جسمین ۱۰ ہزار فرشتونکا آنا فصل ۳۳
سفر تثنیہ سے ظاہر ہے یہ مجملاً سال اول کا حال گذرا دوسرے سال مین تحویل قبلہ
پہر کعبہ ہی کیطرف ہوا جو فصل ۶۰ شعیا وغیرہ مین ہے اور یہودیونکی زبان درازی
اسمین ہوئی تا کہ اکثر کے لیئے لعنت کا باعث ہو کیونکہ تکمیل کتاب ضرور تھی اور
اسی سال مین مرتضیٰ اور زہرہ کا حکم خدا سے نکاح ہوا اور اسی سال مین ایام معدود
کے روزونکی فرضیت منسوخ ہوئی جسمین اختیار تھا کہ اہل طاقت بعوض روزہ کے
دیوین ایک مسکین کا اور رمضان شریف کے روزے فرض ہوئے جن مین اختیار
صدقہ عوض روزہ جاتا رہا اور اسی سال مین زکوۃ فرض ہوئی اور اسی سال مین

علم جہاد ہوا وہ جو تمام انبیاؤں کی کتب مقدسہ میں خاندانی سلطنت کے لیے مقرر ہوا تھا
چنانچہ کچھ گذر گیا اور مختصر کچھ آتا ہے اگر یہ امر نہ ہوتا تو ساری کتب مقدسہ ضائع جاتیں
اور نبوت کی بھی تکمیل نہ ہوتی پس غزوہ اول ابوا ودان ہوا ودان میں بنی خزیمہ قیداری
خیمہ نشین تھے حسب فصل ۲۱ اشعیاہ تین کوس متصل تیمہ مدینہ کے بسنے لگے وہاں بھی
قریش کا قافلہ ٹھیرا تھا حضور علیہ السلام اونکا قصد کرکے تشریف لائے لیکن قافلہ نے
صلح کر لی اور حضور علیہ السلام کے ساتھ دو انہوں نے پندرہ شب حسب پیشین گوئی
فصل ۲۱ کا میں اور بعد کو حضور علیہ السلام رونق افروز مدینہ ہوئے اور اسی سال
میں دو سو صحابہ مہاجرین کے ساتھ حضور علیہ السلام غزوہ بواط ہوا کہ امیہ بن خلف
جمحی معہ سو آدمیوں قریش کے ڈھائی ہزار اونٹوں کو لیکر پہلے نکل گیا پھر غزوہ
عشیرہ ہوا کہ موضع عشیرہ تک ابو سفیان کی تلاش میں حضور علیہ السلام ڈیڑھ سو
مہاجرین کے ساتھ تشریف لیگئے لیکن وہ قافلہ نکل گیا اور بنی مدلج قوم کنانہ
سے صلحنامہ ہوا یہ وہی فصل ۴۲ اشعیا کامل ہوتی رہے کہ خداوند صاحب شجاعت
قیداری اپنے دشمنوں پر حملہ کریگا بالخصوص کوہ سلع مدینہ سے اور اسی سال میں
کرز بن جابر بن فہر مدینہ کی چراگاہ سے اونٹ چرا لیگیا اور صفوان وادی تک
اوسکا حضور علیہ السلام نے تعاقب کیا پر وہ نکل گیا اس غزوہ کو غزوہ بدر صغرا کہتے ہیں
اور اسی سال میں سوائے اور سریوں کے سریہ عبداللہ بن جحش برادر ام المومنین زینب واقع
ہوا جسمیں تیسویں جمادی الاخری سمجھ کر کافروں کے قافلہ پر غالب آئے اور وہ دن
غرہ رجب تھا کافروں نے اعتراض کیا کہ ماہ حرام کی حرمت نگاہ نہ رکھی اور حضور
علیہ السلام بھی رنجیدہ ہوئے لیکن حکم آسمانی آیا کہ فتنہ شرک زیادہ ہے قتال شہر
حرام سے اور بالخصوص جبکہ بلا قصد ہوا اسمیں ایک کافر مارا گیا اور دو گرفتار ہوئے اور
بہت سا مال مسلمانوں کے ہاتھ لگا اور ایک قیدیوں میں سے حکم نامے مسلمان ہو گئے

اب دوسرے سال سنہ ۲ مین یعنی ہجرت کے وہ بڑا واقعہ بدر کبرے واقع ہوا جسمین
مزبور ۹ کا فر تتر بتر ہوئے اور اسلام کے پہاڑ سے خداوند صاحب شجاعت نے اپنی
غیرت کو اوسکا یا جو بڑے نشانات پر معجزات سے منجملہ ل ۲ شعیا یہ نشان تہا اگر
جا بجا آیات کلام قرآن مین اوسکی طلب کا ذکر ہے جو کافر مانگتے تہے اور جا بجا
یہی جواب تہا کہ ہم اوسکی نسبت بشارت دینے والے ہین مسلمانونکو اور ڈرانیوالے
ہین کافرونکو اور بعض مقام پر ہے جیسے سورہ روم مین کہ اگر آجاوے وہ آیۃ تو
کافر یعنی اہل کتاب کہین کہ نہین ہو تم مگر ہماری کتابونکو باطل کرنیوالے کہ بعد ایکسال
ہجرت کے وہ فتح موعود ہے اور یہان پہلے ہی وعدہ سے آگئے اور فصل ۴۲ شعیا مین
مراد اس سے کہ خداوند صاحب شجاعت اپنے دشمنوپر بہادری کریگا مبدے اور فصل
۹ مقصود اس سے کہ عورتون نے غنیمت بانٹی وہ بہی اشارہ اسی فتح کیطرف
ہے اور یہی روز یوم الفرقان یوم التقی الجمعان ہے اور اسی کی نسبت آیۃ قد کان لکم
آیۃ فی فئتین التقتا ہے کہ بڑے بڑے معجزات اوس روز ظاہر ہوئے چنانچہ آیۃ انفال
کے مطابق پہلے تو مسلمان کافرونکو کم دیکہتے تہے پہر آیۃ فئۃ تقاتل فی سبیل اللہ و
اخرے کافرۃ یرونہم مثلیہم رای العین کے بموجب اونکے مسلمان ایک ثلث تہے
فرشتون کی جمعیت کے سبب اونکے دوگنے دکہائی دئیے اور فصل ۳۳ سفر تثنیہ
جسمین دس ہزار فرشتونکے ساتہہ قدوس کا آنا مذکور ہے وہ اسی روز ظاہر علی العموم
ہوا چنانچہ آئندہ آتا ہے پس اتفاق یون ہوا کہ ابوسفیان بن حرب اور عمرو بن عاص
تیس سوارون کے ساتہہ شام سے بہت سا مال و اسباب مکہ کو لئے جاتے تہے
حضور علیہ السلام کو خبر ہوئی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اسے دوستو مال کثیر کا قافلہ
تہوڑے سے آدمیون کے ساتہہ جاتا ہے باہر آؤ او تعالی سے خداوند ہے
شاید وہ مین انکو سدا کر ہو کے مین شیب بہر بدر مین کسوت دی فقیر مین تو نکر کر

اپنے فضل سے تاکہ زبور ہ وغیرہ کامل ہون کہ تونے اپنی ضعیف میراث کو تونے
تونگر کیا پس طلحہ بن عبداللہ اور سعید بن زید تالاش قافلہ مین گئے اور قریب بدر کے
واپس آئے ابوسفیان نے حال جاسوسونکا معلوم کیا اور اونٹ کی مینگنیون سے
تحقیق کیا کہ یہ مدینہ کے خرما کا اسمین نشان ہے یہ جان کر ساحل کی راہ لی اور
ضمضم غفاری کو مکہ مین جلد روانہ کیا تاکہ اہل مکہ مدد کو نکلین ضمضم نے خواب دیکھا
کہ مین اونٹ پر سوار ہون اور جنگل خون سے مالا مال ہے بیدار ہو کر جانا کہ قریش
کو مصیبت پہنچے گی اور اُسی شب کو حضور علیہ السلام کی پھوپی عاتکہ نے خواب دیکھا
کہ ایک شتر سوار آیا اور بلند آواز سے کہا کہ اے قریش اپنے اپنے مارنے جانیکی
مقام پر دوڑو اور ابوجہل کو یہ خبر پہنچی وہ خبیث بولا کہ اے بنی ہاشم یہ عورت
تم مین نبیہ ہوئی اگر تین دن مین کوئی خبر نہ آئی تمام اطراف مین نامہ لکھو نگا کہ بنی ہاشم
برابر کوئی دروغگو نہین اس سبب سے بنی ہاشم کو بڑا رنج تہا اتفاقاً ضمضم غفاری شتابی
کر کے تین دن مین پہنچا اور سفارت ابوسفیان ادا کر کے اپنا خواب بیان کیا اس سے
بنی ہاشم بہت خوش ہوئے کہ ابی جہل کا اعتراض دور ہوا اور ابوجہل نے مقرر کیا
کہ ہر دو سردارون مین سے جو گہر مین ہون ایک ہمراہ ہو اور جو نہی وہ اپنا اجیر ساتہہ
کرے پس ہزار سے کم آدمی جمع ہوئے اور ابولہب نے اپنا اجیر دیا اور بہت سے
سردارون نے عذر کیا مگر ابوجہل نے اصرار کیا یہانتک کہ امیہ بن خلف نے پہلے
سن رکہا تہا کہ سعد کو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امیہ کو میرے یار قتل کرینگے
اور سنتے ہر چند اس خبر سے عذر کیا مگر پیشین گوئی حضور علیہ السلام غالب آئی اور
اصرار ابوجہل سے وہ بھی لاچار شریک ہوا اور باوجودیکہ تیر قداح کو بہت ہی
مانتے تہے اوسمین بھی ممانعت تین بار نکلی مگر ابوجہل نے کچھہ خیال نکیا پس
ابوسفیان کا قافلہ راہ ساحل سے قریب مکہ پہنچا اور ابوجہل قریب بدر کے آیا اور

قرآن نازل ہوا کہ اب بھی انشاء ہمین تمکو ایک دو گروہ مین سے ضرور ہاتھ لگیگا
پس اکثر صحابہ نے کارروان ہی چاہا اور حضور علیہ السلام کو قافلہ ابوجہل منظور تھا کہ
فیصلہ ہو شرط تکمیل پاوے کر بعد ایک سال کے جو قید ہوئے تیر انداز کم ہو جائینگے
پس اس طرف سے حضور علیہ السلام تین سو تیرہ صحابہ سے روانہ ہوئے جیسے پہلے
تین سو اٹھارہ سے طالوت نبی کی تین سو اٹھارہ سے فتح ہوئی تھی پس پہلے
بدر کے موسم مین ابوجہل جہان پانی تھا اور عمدہ مقام ہو لشکر گاہ اترا اور شراب خوری
جلسہ بھی اور کفر بک رہے اور کنچنیان ناچ رہین اور مسلمانونکی وہ حلم کی شان جیسے
مزبور ۱۴۹ مین مذکور ہے ۴ خداوند اپنے لوگون سے خوش ہوتا ہے وہ حلیمونکو
نجات کی زینت بخشتا ہے ۵ پاک لوگ اپنی بزرگواری پر فخر کرین اور اپنے بستروں پر
پڑے ہوئے بلند آواز سے گایا کرین ۶ خدا کی ستایش اونکی زبانونپر ہووین
اور ایک دو دھاری تلوار اونکے ہاتھونمین ہو ۷ تا کہ غیر امتون سے انتقام لیوین اور
لوگونکو سزا دیوین ۸ کہ اونکے بادشاہونکو زنجیرونسے اور اونکے امیرونکو
لوہے کی بیڑیون سے جکڑین ۹ تا کہ اونپر وہ فتوے جو لکھا ہوا ہے جاری کرین
اونکے پاک لوگون کی یہی شوکت ہے خداوند کی ستایش کرو پس اول اسلام حلم
اور وقار ایسے ریگ مین اونکا اترے کہ گھوڑون کے سم اور آدمیون کے پیر تا
بزانو اندر گھسے جاتے تھے دوسرے پانی ندارد اور تھکن سے رات کو اکثر جنب
و محدث ہو گئے شیطان نے بعضونکے دلمین یہ وسوسہ ڈالا کہ نبی برحق کے ساتھ
اور یہ حالت کیونکر صحیح ہو پس اسوقت خداوند نے جب آیت و ینزل علیکم من السماء
ماء لیطہرکم بہ ویذہب عنکم رجز الشیطان کے مینہ برسایا پس ریتا جمگیا اور نہایا اور
اور پانی بھر لیا تا کہ کامل ہو مزبور ۶۸ کا ورس ۹ کہ بہاری مینہ برسا کر اپنی
میراث کو قائم کیا قدرت خدا کافرون کیطرف کیچڑ ہو گئی اور حضور علیہ السلام نے

اور ایک

ہر ایک کافر کی مقتل گاہ بیان فرما دی اور چونکہ وعدہ خاص اس فتح کا مصرح تھا
ضمناً احدی الطائفتین مین تہا اور تکلیف و قرح احد کی بہی خبر مقرری فصل ۲ ہم
مین ہے اور خود حسم عشق مین نظر بران سعد بن معاذ نے احتیاط کی کہ ایک مکان
جسکو عریش کہتے ہین حضور علیہ السلام کی حفاظت کے لیئے بنوایا تا صورت شکست
مین حضور علیہ السلام مع الخیر مدینہ منورہ کو تشریف لیجاوین اور کہا کہ اگر اہل مدینہ
انصار کو جنگ کی خبر ہوتی کوئی تخلف نکرتا اور ہم حواریین موسے نہین کہ کہین
کہ تو اور تیرا رب یعنی بڑا بہائی ہارون لڑے ہم نہین جاتے بلکہ ہم قربان حضور
پر ہوجائین گے اور سکے بعد آپ جانین اور خدا سبحان اللہ کیسی فدائی ہین حواریین
عیسے کو دیکہو کہ پطرس تک مسیح کا انکار کر گئے اور یہان ہر ایک صحابہ کا یہ حال تہا
پس کافرون نے مسلمانون کی تعداد سوار بہیجکر معلوم کی پس پہلے تو سورہ انفال
کے موافق قریب تین سو سے کم ہی دریافت ہوئی لیکن پہر بہی سوار نے ممانعت
کی کہ یثرب کے اونٹ بہت زور آور ہوتے ہین اور حکیم و عتبہ نے صلاح بہی دی مگر
ابوجہل نے ایک کی نمانی اور چونکہ یہ فتح صرف بفضل خدا ہونی تہی تاکہ اپنے وعدونکو
کامل کرے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جبتک مین نفرمائون حملہ نکرنا اور تیر باری
کا دور سے کچہہ مضائقہ نہین پس جبکہ صفین مسلمانون کی کہڑی ہوئین سواد بن عمرو
صحابی طرف آگے بڑہے ہوسے تہے حضور علیہ السلام نے اونکے سینہ پر چوب ماری اور
فرمایا برابر ہوجاسے سواد عرض کیا انصاف کرو قصاص ہیرا دو حضور علیہ السلام نے
اپنا سینہ کہولدیا انہون نے شوق سے بوسہ دیا حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ کیا کیا
عرض کیا کہ آخر وقت ہین مین نے یہ چاہا کہ میرا بدن آپ کے جسم مبارک سے ملجاوے
حضور علیہ السلام نے اونکو دعا کی اور حضور علیہ السلام عریش مین تشریف لیگئے اور
اندر کعبہ نماز پڑہی اور ابوبکر آپکے داہنی طرف تہے پس سجدہ مین فرمایا یا حی یا قیوم

برعشاءت آمیت اور جیسے مریدونکو کمال اپنے مرشدونکی دعا پر بھروسہ ہوتا ہے حضر
علیہ السلام کی زیادہ الحاح کو دیکھکر صدیق نے عرض کیا بس زمام حق دونون اللہ تعالیٰ
عہد نہ بیت کیا گئی کہ فرشتونکی جماعت اور جبرئیل ایسپ بس بھیجے اے حضور علیہ السلام
پس ناگاہ خواب سا بستر حضور علیہ السلام کو آیا اور بیدار ہوکر فرمایا کہ اے ابوبکر یا
جبرئیل اپنے گھوڑے پر ایک پکڑے ہوئے اور اوسکے دانتون پر غبار ہے پس
حضور علیہ السلام نے عریش سے تشریف لاکر قتال کی تحریص کی اور فرمایا کہ جو مسلمان
جس کافر کو قتل کرے اوسکا اسباب اس مسلمان کو ہے پس مطابق آیۃ اذ تستغیثون
ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین سورۃ انفال کے ہزار فرشتے
مدد ہزار اونکی روایت کے جنگ کے لیئے آئے اور اسی کیطرف اشارہ ہے آیۃ قد کان
لکم آیۃ فی فئتین التقتا الا یۃ آل عمران میں کہ تحقیق ہے تمہارے لیئے اے
اولوالالباب بنی اسرائیل عظیم معجزہ دو گروہ بدر میں کہ دونو نکے ایک گروہ مسلمانونکا
مقاتلہ کرے راہ خدا میں اور دوسرے کافر کہ دیکھتے ہیں اون ثلث مسلمانونکو اپنے سے
دوگنہ پس یہہ گنا اس سبب شمول فرشتونکے دکھلائی دیئے اور یہ تمثل کسی کے
سے نہوا بلکہ فصل ۲ شعیا میں خود پیشین گوئی موجود ہے اوسوقت شیطان بھی کسی
آدمی کی شکل پر تھا بہاگا اور مضمون فصل ۱۲ یوحنا سچ کا کامل ہوا کہ میں تمہین
سچ کہتا ہون کہ تمہارے لیئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نجاؤن
تو تسلی دینے والا (چونکہ ختم المرسلین ہے وہ بغیر رفع تمام انبیا کے متصور نہین) م
تم پاس نہ آئیگا پر اگر میں جاؤن تو میں اوسے تم پاس بہیجدونگا ۸ اور جب وہ
آویگا تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہراویگا
۹ گناہ سے اسلیئے کہ وسے مجھپر ایمان نہین لائے ۱۰ راستی سے اسلیئے کہ میں
اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے ۱۱ عدالت سے اسلیئے کہ اس جہان

نکا سردار (یعنی شیطان) محکوم ہوا ہے ۱۲ ا منو بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون
پر اب تم اونہین برداشت نہین کر سکتے ۱۳ لیکن وہ روح حق آوے تو وہ تمہین
ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلیئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھہ وہ سنیگا سو
کہیگا اور تمہین آیندہ کی خبر دیگا ۱۴ ا میری مدح کریگا اسلیئے کہ وہ میری چیزون سے لیکے
پاویگا اور تمہین دکھائیگا اور ورس ۲۶ باب ۱۵ مین یوحن کے فرماتا ہے پس جبکہ تسلی
دینے والا دوسرا جسے مین تمہارے لیئے باپ یعنی خدا کیطرفسے بہیجونگا یعنی روح
حق جو باپ یعنی اللہ سے نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لیئے گواہی دیگا اور
تم بہی گواہی دوگے الغرض حضور علیہ السلام مظہر اول خداوند ہین اور شیطان انکا
محکوم لیکن پہر خداوند کو فصل ۳۳ سفر مثنی کے باوجود ہزار فرشتون کے منظور ہین
آیۃ آل عمران الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثۃ آلاف من الملائکۃ منزلین کے تین ہزار فرشتے
پہر نازل فرماوے پہر بہی یہ پانچہزار ہی ہوئے اور فصل ۳۳ مذکور مین دس ہزار
لکہے ہین نظر بران حسب آیۃ بلی ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورہم ہذا یمددکم ربکم
بخمسۃ آلاف من الملائکۃ مسومین آیۃ آل عمران کی کافرونپر ظاہر ہوئی پس فصل ۳۳
سفر مثنی کامل ہوئی کہ خداوند فاران مین دس ہزار قدوسون سے آیا اور ابن عباس سے
روایت ہے کہ ایک مرد بنی غفار سے کہتا تہا کہ اوس نے مین اور میرا چچازادہ ایک
پہاڑ پر چڑہ گیئے دیکہنے کے لیئے کہ کسکی ہزیمت ہوا اور اوسکو لوٹین ناگاہ ایک بدلی
دیکہی اوسمین گہوڑونکی آواز تہی کہنے والا کہتا تہا اسے خیزوم بڑہ اوس آواز سے
میرا چچازادہ مرگیا اور مین بہی قریب ہلاکت ہوا اور خیزوم جبرئیل کا نام ہے تاکہ
مزبور ۲ کامل ہو کہ اوسکی قوت بدلی مین ہے پس صحابہ کافرونپر حملہ کرتے تہے
اور قبل اپنے پہنچنے کے سر اوڑ جاتے تہے اور بعضونکو بعض صحابہ نے قتل کیا چنانچہ معوذ
ومعاذ دو عفراکے بیٹے انصار سے ایسے ابوجہل کو ہلاک کر لیکے جیسے صحیحین مین مذکور ہے

ابوجہل کی ساق کاٹ لی اور عکرمہ بن ابی جہل بیٹے اوسکے ہاتھ پر تلوار ماری کہ ہاتھ میں صرف
صرف کھال باقی رہگئی اور حضور علیہ السلام نے اوسکو ہاتھ لگا دیا فوراً درست
ہوگیا اور معوذ نے ابی جہل کے سر پر تلوار ماری جس سے وہ نیچے گرا اور ابن مسعود
نے اوسکا سر کاٹا اور کہ اوسکے وقت فرمایا کہ تو شرمندہ ہوا اوسنے کہا نہین مگر اس
کہ کسی میرے عزیز نے مجھکو نہ مارا مزدوروں نے مجھکو مارا جیسے فصل کو کاٹا گیا
تھا اور جبکہ سر اوس لعین کا پاس حضور علیہ السلام کے آیا فرمایا کہ شکر ہے خدا کا جسنے
تمکو فتح دی یہ امت خدا کے دشمن اور فرمایا کہ اس امت کا فرعون مرا اور سجدہ شکر
بجا لائے اور فتح عظیم موعودہ بالکل نصیب اہل اسلام ہوئی یہ شدید غزوہ تھی کہ جیسے
اس امت کا مرتبہ بالا ہے ویسے اس امت کا فرعون بھی سخت زیادہ تھا کہ فرعون
فرعون مصر تو کلمہ زبان پر لایا مگر یہ شقی اوسوقت بھی پشیمان نہوا الحاصل بعد فتح
کے تین دن تک میدان مین حضور علیہ السلام تشریف رکھتے رہے اور تیسرے اوس
چاہ بدر جسمین کافرونکی لاشین پڑی تھین تشریف لائے اور نام بنام پکار کر فرمایا
کہ ستر مارے گئے اور ستر سردار اہل مکہ گرفتار ہوئے اونمین سے عباس رضی اللہ عنہ بھی
تھے اور قرآن مجید مین پہلے سے یہ حکم تھا جیسے آیت حتی اذا اثخنتموہم فشدوا الوثاق
فاما منا بعد واما فداء حتی تضع الحرب اوزارہا مین ہے یعنی تا جبکہ خوب خونریزی کرو
کافرونکی پس مت کرو قید کو پس یا احسان کر چھوڑ دینا یا فدیہ لو جبتک کہ
ڈالی نے ہتیار اور حضور علیہ السلام کو جیسے صحیح حاکم مین ہے حکم لائے کہ
گرفتار کر فدیہ لینے مین اختیار ہے اس صورت مین اوسکے عوض سال آئندہ مین ستر تن شہید
ہونگے اور یا ستر تنکو قتل کر لیں اکثر صحابہ مثل صدیق یہ سمجھ گئے کہ خونریزی
بس ہوگئی اور امیدوار عفو ہوئے کہ شاید احد مین خدا معاف کرے اور عمر فاروق
و سعد بن معاذ نے یہ سمجھا کہ ہنوز خونریزی آیہ موعودہ کامل نہین ہوئی قتل کرنا چاہیئے

بشارت

شہادت احد سے مسلمانوں کی لیکن جو خداوند کو ورسّ مزبور ۲۰ کامل کرتا تھا کہ تو نے اسیروں کو
اسیر کیا تو نے لوگوں بلکہ سرکشوں سے فدیہ لیا کہ خداوند ان میں بسے یعنی ایمان
لیا دین اور جنگ حدیبیہ حسب رسّ فصل ۴۲ شعیا کامل کرتی تھی کہ میں اب اس
عورت کی طرح جسے درد زہ ہو چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سے ٹھنڈے سانس
بھی لونگا نظر بران حضور علیہ السلام نے دل شکنی اکثر صحابہ کی نہ دیکھی ور فدیہ اون
ستر قیدیوں سے لیا یہ فدیہ لینا خاص غنیمت مسلمانوں کے لئے حلال ہوئے ورنہ عام
غنیمت دوسرے انبیا نے بھی کی ہے جیسے ابراہیم و موسے و یوشع و داؤد وغیرہ
کے وقت میں لیکن جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اگر نہوتا کتاب کا یعنی کتاب
مزبور کا لکھا ہوا البتہ عذاب آتا جیسے قرآن مجید میں ہے اور حضور علیہ السلام نے
فرمایا کہ اگر عذاب آتا نہ بچتا مگر عمر و سعد و معاذ پس احد میں وہی ستر صحابہ شہید ہوئے
اور عوض عباس کے حمزہ رضی اللہ عنہما اور فدا الحکم خدا حلال ہوا ابوالیسیر سے حضور علیہ
السلام نے عباس کی گرفتاری دریافت کی کہ کیسے پکڑا عرض کیا کہ مجکو خند سے یعنی
کوہ کی طرح پہلے معلوم ہوا پھر مدد کی میری ایسے شخص نے کہ میں اوسکو نہیں جانتا
حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تھا اور یہ فتح غیر متوقع خدا کی طرف سے خاص ہوئی
اور ہنوز کبھی کبھی غیب سے نقاروں کی آواز مقام بدر سے آتی ہے کیونکہ کامل ہو ورسّ
نے فصل ۴۲ شعیا کا مضمون کہ بیابان اور قیدار کی بستیاں ور آباد دیہات اپنی
آواز بلند کرینگے سلع کوہ مدینہ کے بسنے والے ایک گیت گائینگے پہاڑوں کی چوٹیوں پر
سے للکارینگے ۱۲ وے خداوند کا جلال ظاہر کرینگے ۱۳ خداوند ایک بہادر کی مانند
نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہاں وہ جنگ کے لئے بلائیگا
وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کریگا اسی عرصہ کے قریب عمیر بن عدی نابینا نے عصما
نامی یہودیہ شریر کو قتل کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھو اس اندھے کو حضور علیہ السلام

شدہ نہ دیا اور اکثر بے تقصیر ہے اور یہی روز ہے مسلمانون نے بنا کر تقصیر کہنا معلوم ہوتا ہے
اور اسی سال مین آئی جنگ یہودی خبیث مارا گیا لیکن مقام غور فصل ہے جو تیسرا ہی
کہ اول اوسمین فتح مبدر کا بیان کر کے اسی مطلب رسالہ مین کہ وہ اپنے دشمنون کو
جنگ کے لیے بلا لیگا غزوہ بنی قینقاع سے اور وہ رسالہ سے پھر کیسے پیلے کا ذکر
کر آتے کہ مین بہت مدت سے چپ رہا اور مین خاموش ہو رہا اور اونکو مدد کیا گیا
پھر ذکر جنگ احد کا کیا ہے جسمین مسلمانونکو قرح پہنچے چنانچہ کہتا ہے یہ اب مین
اوس عورت کیطرح جسے درد زہ میلا ہو نکا اور زور زور سے ٹھنڈے سانس بھی لونگا
اسی سبب سے ہرقل نے ابوسفیان بن حرب سے کہا تھا جیسے باب بدء الوحی بخاری
مین ہے کہ آیا پیغمبر کی شکست جنگ ہوتی ہے جواب پایا کہ ہمارے درمیان ڈول ہے
کبھی ہاری شکست کبھی فتح اوسنے کہا ہی پیغمبری کی نشانی ہے اور وہ رسالہ فصل
ذکر ہے پیچھے بنی النضیر یہودیونکی جلاوطنی اور اونکے سبزہ زارونکی قطع اور اونکے
مکانونکی بیخ برکندی اور تباہی کا ذکر ہے کہ مین پہاڑون و ٹیلون کو ویران
کرونگا اور اونکے سبزہ زارونکو خشک کرونگا اور اونکی ندیان پینے کے لایق نہ
کرونگا اور بتا لاونکو شکستہ کرونگا لیکن بنی قینقاع یہودی یون سمجھ گئے کہ بعد
پیغمبر علیہ السلام کی شکست لکھی ہے وہ شاید سمجھے ہونگے پس ایک عورت مسلمان
کی زرگر کی دوکان پر کپڑا باندھا وہ جو اوٹھی ستر عورت کہل گیا ایک مسلمان کہڑا
تھا اوسنے زرگر او یہودی کو قتل کر ڈالا ویسے ایک یہودی نے مرد مسلمان کو
شہید کیا اور یہود قینقاع کے پیچھے اور برو بہی حضور علیہ السلام کی گستاخی سے
یہ کہا کہ مسلمان فتح پا کر اون لوگونپر جو جنگ سے واقف نہیں یہ نہ جانین کہ ہم بہی
غالب ہو جاینگے اگر ہمسے جنگ ہوئی تبلا دینگے پس حضور علیہ السلام نے پندرہ
روز تک اونکو گھیرا بالآخر مشکلین بندہ کرا کے حکم قتل کا تھا ابن ابی بن سلول کی

بخاری

بسفارش سے خون معاف ہوا اور نکالے گئے جنین تین سو زرہ پوش تھے پہر اذرعات
کو چلے گئے وہانکے بعد بہی خوار ہوئے اور مسلمانونکے ہاتھہ سے مارے گئے الغرض
یہ سال فتوحات مین بکمال خوبی سے گذرا اور سنہ تیسرے مین غزوہ غطفان ہوا
وہ بہاگ گئے اور حضور علیہ السلام اور صحابہ باران مین بہیگ گئے تھے صحابہ کپڑے
سکہار ہے تھے اور حضور علیہ السلام لشکر سے کچھہ علیحدہ ہو گئے تھے تکیہ کیئے ہوئے تھے
اور مقابلین اوپر سے دیکہہ رہے تھے ایک غنور پہلوان کو بہیجا وہ تن تنہا دیکہکر
تلوار کہینچکر حضور علیہ السلام پر آیا اور کہا کون بچا سکتا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا
اللہ پس جبرئیل نے اوسکو دھکا دیا اور حضور علیہ السلام نے اوسپر تلوار کہینچی اور
فرمایا کون تجکو بچاوے پس وہ ایمان لیا یا اوسکی قوم نے سبب ہدایت کیا کہا
کہ سفید پوش نے مجکو گرا دیا اور اپنی قوم کو راہ ہدیت بتلائی جیسے آیہ یا ایہا الذین
امنوا اذکرو نعمتہ اللہ علیکم اذ ہم قوم الایہ مین خبر ہے اور اسی واقعہ کے مشابہ غزوہ
ذات الرقاع مین بہی واقع ہوا تہا تا کہ فصل استغنی کی ہمیشہ تکمیل ہوتی رہی کہ
نبی برحق مقتول نہوگا اور اسی سال مین غزوہ بنی سلیم واقع ہوا کہ کفار بہاگ گئے
اور اسی سال مین سریہ قردہ واقع ہوا جو قافلہ ابوسفیان راہ حجاز چہوڑکر عراق کی راہ
سے مال لیئے جاتا تہا اونکو سو سوارون مسلمانون نے لوٹ لیا اور قافلہ ابوسفیان
بہاگ گیا اور اسی سال مین کعب اشرف یہودی جو مقابل مسلمانون مین بت پرستی
کو اچہا کہتا تہا اور کفار کو تحریص جنگ کرتا تہا محمد بن مسلمہ سے مقتول ہوا اور اسی
سال مین ابو رافع تاجر یہودی عجب کیفیت سے مقتول ہوا اسی سال مین امام مجتبے
دیدہ مصطفے امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور ام کلثوم رضی اللہ عنہ کا نکاح
بعد انتقال رقیہ رضی اللہ عنہا جنکا انتقال بعد بدر کے ہولے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
سے ہوا اور اسی سال مین ام المومنین حفصہ و زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور

علیہ السلام سے ہوا اور اسی سال مین غزوہ سویق ہوا کہ شکست ہو کر ابو سفیان بہاگ
اسی سال مین غزوہ احد ہوا جسکی نسبت درس ۱۱ فصل ۴۲ شعیا مین پیشین گوئی ہے
جسمین مسلمانونکو ایکطرح کی ترح اور بہی تکلیف پہنچی اسمین بڑے بڑے معجزات
واقع ہوئے ایک تو بڑا معجزہ یہی ہوا کہ ہرچند کفار نے تکلیفین دین جیسے درس ۴
فصل ۴۲ شعیا مین لکہا تہا مگر قتل حضور علیہ السلام کو نکر سکے اسی مقام سے قرآن
مین ہے وما محمد الا رسول الایہ یعنی نہین ہین محمد مگر رسول عظیم گذرے مین پہلے
اونسے رسول پس اگر مرجاوین یا مارے جاوین کیا پہر جاوگے یعنی نبی کے قتل
کے مرنے سے رسول کے پہرنا نہین کہ لفظا و معنی مگر بہت مستعمل ہے اور علی
چند مرتبہ گرے اونکو غیب سے کسی نے اٹہا دیا اور مخیریق یہودی بروقت جنگ
جنگ احد کو خوب سمجہے اور مسلمان ہو کر احد مین شہید ہوگئے اور حضور علیہ السلام
کا خواب صحیح ہونا ضرور تہا کہ گاو نکو ذبح کیا ہے اور میری شمشیر مین رخنہ ہوگیا ہے
اور مین لایا ہون ہاتہ اپنے کو زرہ محکم مین کہ ذبح گاو سے مراد شہادت صحابہ
اور رخنہ تلوار سے مراد ترح و تکلیف اور زرہ سے مراد مدینہ منورہ اور تکمیل جنگ
کے فدا کے لینے سے اور ابی بن خلف کا مارا جانا جو وقت خلاصی کے قید سے
کہہ گیا تہا کہ مین گہوڑے کو موٹا کرتا ہون حضور علیہ السلام کے قتل کے لئے
حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تجکو مین اپنے ہاتہ سے مارونگا ویسا ہی بالآخر ہوا اعلی
ابن قمیہ کی تلوار کو جو حضور علیہ السلام پر چلائی تہی اوسکو جبرئیل نے روکا کیا مدارج
النبوت مین مفصل موجود ہین اور فصل ۴۲ شعیا کے درس ۱۳ مین غزوہ بنی نضیر کا بیان
ہے جسمین اونکے سبزہ زار و ذخیرہ خراب کیئے گئے اور خون اونکا معاف کیا گیا لیکن
نکالدیئے گئے اور بقیہ بنی اسرائیل کو حسب درس ۱۶ فصل ۴۲ مذکور کے بہت سی نصیحت
کی گئی جیسے فرماتا ہے کہ اندہون کو اوس راہ سے کہ جسے وہ نہین جانتے لیجاؤنگا

مین انہین اون ستونپر جنسے وسے آگاہ نہین لیجاؤنگا مین اونکے آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہونکو میدان کردونگا مین اونسے یہ سلوک کرونگا اور انہین ترک نکرونگا اوسیطرحسے قوم یہودسے سلوک کیا گیا مگر اونکی قسمت مین خرابی لکھی تھی وہ کمبخت احزاب کی جنگ مین شریک بت پرستون مکہ کے ہوئے جنکا ذکر ورس۱۸ مین ہے اور شکست عہد کر بیٹھے اور لوٹے گئے کہ کوئی بچانیوالا نہوا چنانچہ ورس ۲۲ سے بنی قریظہ اور خیبریون اور فدک والونکی نسبت فرماتا ہے جو پانچوین اور چھٹے سال واقعہ ہوئی سنو اے بہرو اور تاکو اے اندہو تاکہ تم دیکھو ۱۹ اندہا کون ہے مگر میرا بندہ اور کون ایسا بہرا ہے جیسے میرا رسول جسے مین نے بہیجا (یعنی بنی اسرائیل جیسے تفسیر انگریزی توریۃ مین ہے) اندہا کون ہے جیسا کہ وہ جو کامل ہے اور خداوند کے خادم کی مانند اندہا کون ہے ۲۰ تو نے بہت چیزین دیکھین پر اونپر لحاظ نہین رکہا اور کان تو کہلے ہین پر کچہ نہین سنا ۲۱ خداوند اپنی صداقت کے سبب اوس سے راضی ہوا جو شریعت کو بزرگی دیوے (یعنی عبداللہ بن سلام) اور اوسے عزت بخشیگا ۲۲ لیکن یہ ایک گروہ ہے جو لوٹے گئے اور غارت کیے گئے وے سبکے سب نداتون مین بند ہے ہوئے اور قیدخانون مین چہپائے گئے ہین وے شکار ہوئے (یعنی بنی قریظہ جو مارے گئے اور بعد کو خیبریون اور فدک والون کا ذکر ہے) اور کوئی نہین بچاتا وے لوٹے گئے اور کوئی نہین کہتا پھیر دہ کون ہے تمہارے درمیان جو اسپر کان دہرے کون جی لگاوے اور آیندہ مین سنا کرے ۲۴ کسنے یعقوب کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہووے اور اسرائیل کو کہ لوٹنے والون کے ہاتہہ پڑے کیا خداوند نہین جسکے مخالف ہوکے انہون نے گناہ کیا انہون نے نچاہا کہ اوسکی راہون پر چلین اور وے اوسکی شریعت کے شنوا ہوئے ۲۵ اسلیے اوسنے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اونپر ڈالا ہے سو اوسپر گرداگرد

آل نبی یہود سے روایت نہیں کرتا درآویختہ جبل بابا یہود فاطر مین لانا
انتشار اور چوتھے سال مین چند واقعات ہوئے اور پانچوین مین بڑا واقعہ غزوہ
خندق کا واقع ہوا جیسے ورش ۱ سے فصل ۲۹ یشعیا مین بیان ہوا کہ تیرے
پیچھے بشین اور نہایت پشیمان ہون جو کبہی ہوئی ہون تو تکا بہ ہوتے گئے ہیں
اور وسطے ہوئے تو تکو کہتے ہین کہ تم ہمارے الرحلیس سن ہزار حوالی مزلی
سے اہل مکہ اور یہود غزوہ خندق مین جمع ہوئے اور ایک مہینے تک محاصرہ
ہے اور عجب عجب واقعات خندق کے کہودنے کے وقت مین اور بعد کو واقع
ہوئے اور عجب شجاعت مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی اسمین ہوئی بالآخر اور حساب
خدا نے فتح مسلمانون کی اور خداوند کو منظور ہوا کہ فصل ۳ ورس ملاکی کا ہل کر کے
ار یہود مرید و جادو کرنے لگے اور نفاق پیشہ ہوگئے باوجودیکہ طرح طرح سے انکو
نصیحت کی گئی پس بنی یہود ابنی قریظہ مصنف کئے گئے کہ کافر انکے مقتول ہوئے
علی ہذا القیاس کا خاندان اور آخر درجہ وہ مقتول ہوئے چنانچہ ورس اول باب
ملاکی کی ابتدا مین بہیجنے کا ذکر کیا ہے کہ پیشین گوئی کے لئے حضور علیہ السلام
کے مقرر کئے گئے ہین اور ورس سے فصل ۴ مین پہر بہیجنے کا ذکر ہے جو
پیشین گو مقرر ہوئے ہین اور فصل ۲ ورس اول کے دوسرے جملہ سے حضور
علیہ السلام کو بنی عہد کر کے کہتا ہے جسکی نسبت نوح کا عہد ہر ایک جگہ ہدایت
ہوا یعنی وہ نبی جسکی نسبت باب اول یوحنا کے مطابق بار بار دریافت کیا گیا کہ
آیا وہ نبی ہے اور اسی ورس اول کے دوسرے جملہ سے حضور علیہ السلام کی
معراج کا ذکر ہے اور پہر اون واقعات کا ذکر ہے جو انہین اہل اسلام اور یہود
کے واقع ہوئے اور اورشلم سے مراد مکان پاک کعبہ ہے اور ماعون ہوئے
یہودیون سے ورس نہم مین نبی لحن جسکا ذکر ورس ۱ فصل ۲ مین ہے فصل ۳ کا

اور سورۂ نور مین ہے کہ اون ملعونون نے تہمت عظیم ناحق کی چنانچہ فرماتا ہے
فصل ۳ ملاکی دیکھو مین اپنے رسول کو بہیجونگا اور وہ میری پہلی راہ کو درست
کریگا اور وہ خداوند جسکی تلاش مین تم ہو یان عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو
وہ اپنی ہیکل مین ناگہان آویگا دیکھو وہ یقینا آویگا رب الافواج فرماتا ہے
۲ پر اوسکے آنیکے دن مین کون ٹہیر سکتا ہے اور جب وہ نمود ہوگا کون ہے
جو کہڑا رہیگا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دہوبی کے صابن کی مانند ہے ۳ اور
وہ روپیہ کا میل کاٹتا ہوا اور اوسے خالص کرتا ہوا بیٹہیگا اور وہ بنی لاوی کو
پاک کریگا وہ انہین روپے اور سونے کی مانند صاف کریگا تاکہ وہ راستبازی سے
خداوند کے آگے ہدیہ گذرانین ۴ تب یہودا اور اورشلم کا ہدیہ خداوند کو پسند آویگا
جیسے اگلے دنونمین اور گذرے ہوئے برسون مین تہا ۵ اور مین عدالت کے
لیئے تمہارے نزدیک آؤنگا اور جادوگرونپر اور زناکارون پر اور جہوٹی قسم
کہانیوالونپر اور اونپر جو مزدورنکو ظلم سے مزدوری نہین دیتے اور بیواؤن اور یتیمونپر
ستم کرتے اور مسافر کو پہیر دیتے اور وہ اپنا حق نپاوے اور مجہسے نہین ڈرتے
مستعد ہوکے گواہی دونگا رب الافواج فرماتا ہے کیونکہ مین خداوند ہون مین
بدلتا نہین اسلیئے اے بنی یعقوب تم نیست نہین ہوئے ۷ تم اپنے باپ دادونکے
ایام سے میرے قانون سے پہر جاتے اور انہین تمنے حفظ نہین کیا تم میری طرف
پہرو تو مین تمہاری طرف پہرونگا رب الافواج فرماتا ہے لیکن تم کہتے ہو کہ ہم
کس بات مین پہرین ۸ کیا کوئی آدمی خدا کو چہنیگا پر تمنے مجکو چہنا اور تم کہتے ہو
کہ ہمنے کس بات مین تجہے چہنا دہیکیون اور ہدیون مین ۹ سو تم اوس لعنت سے
لعنتی ہوئے کیونکہ تمنے ہان اس تمام قوم نے مجہے چہنا ۱۰ تم سارے دہیکون کو
گنجخانے مین لاؤ الی آخر فصل ۲ جسمین ذکر ہے کہ ہر ایک بدکار اور مغرور کاٹے جاینگے

جیسے بنی قریظہ مقتول ہوئے اور وہ جو مدینہ سے دور تھے تب مثل عبد اللہ بن سلام کے
اور ملحق امت ہوئے وقت شائع ہوا اور درس فصل ۲ مین صاحب جو بیت فصل ۱۸ سفر تثنیہ
پہر کر یاد دلایا گیا ہے الغرض اس سال مین اور بہی واقعات واقع ہوئے کیا مدارج
النبوت مین مذکور نہین ازانجملہ ایک واقعہ بنی المصطلق واقع ہوا اور دیکہ تو
بنی اسرائیل کے کفار کی تباہی منظور تہی خدا کو منافقون کی خرابی منظور ہوئی
اور فصل ۲۰ و ۲۱ حزقیل کا حال ہو جو اوس بیچاری پر بہتان عظیم سورۂ نور کا ذکر کیا
جنکا حال فصل ۵ ذکریا مین ہے کہ ایک کجاوہ تکمہ بند ہو گیا جسپر پاک بیوی سے
شرارت ہوئی اور دو عورتون نے اوس لعنت اور شرارت کو خاک مین ملا دیا کہ
جبکہ صدیقہ رفع حاجت کو گئین زیور بہول گئین اور پہر تلاش کرکے آئین
کوچ ہو گیا تہا سو گئین اور جبکہ حضرت صفوان صحابی عابد زاہد متورع نے صدیقہ
رضی اللہ عنہا کو سوتا پایا ایسے وقت مین انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا اور
اونٹ سے اوتر کر کہا وہ کیونکر کمال احتیاط سے آواز سے اوٹہا کر اوس مین بٹہا دیا
اور خود پا پیادہ ہو کر کمال احتیاط سے لائے جیسے خادم صادق کا اپنے مرشد
پاک کے اہل کے ساتھ دستور ہے لیکن عبد اللہ بن ابی ملعون یہودی خبیث نے
بلا وجہ تہمت کی تا کہ فصل ۵ ذکریا اور ۲ و ۳ حزقیل اور درس فصل ۲ یوحنا کو دینیال اور
باب ۲ ہم مکاشفات تکمیل پاوے گو بعضے مسلمان بہی ناحق شریک تہمت ہوئے
لیکن بریرہ و زینب رضی اللہ عنہا نے باوجود اسکے کہ زینب کو صدیقہ سے رشک
تہی پاکی و خوبی صدیقہ پر گواہی دی اسی مقام سے کثیر الازواج صفت حضور علیہ
السلام کتب سابقہ سے دریافت ہوئی اور اولاد کا ذکر کتب سابقہ مین صرف ایک کا
کا درس افصل ۷ دانیال مین ہے اسی سے قلیل الاولاد ہونا بہی دریافت ہوا
اور بعض اہل علم فرماتے ہین ۲۵ سے کثیر الازواج صفت حضور علیہ السلام نکالتے ہین پیش گوئی

سمجھتا ہون کہ وہ منزلو بر دراصل صفت سلیمان اور مسیح مین ہے الغرض ملعون ع بائیبل ہونیکا
اس عرصہ مین زمانہ آدم سے کامل ہوا نقل عبارت کتاب زکریا اور خرقیل و مکاشفات
موجب درازی رسالہ ہے نظر بران اوس سے اعراض کیا گیا لیکن مطالعین غور
کرلین کہ عبیفہ جو فصل ۵ زکریا مین واقع ہے کجاوہ کو کہتے ہین جسکے پوشیدہ کرنیکی
گوشہ نوش زکریا اور یوحن کا ہوا مگر بربادی اور ملعون ہونے یہودیون سے
بیت ٹ تک کرو ا ہو گیا اور اسی سال مین غزوہ دومۃ الجندل ہوا وہ جو فصل ۲۱
شعیا مین خبر دیگئی کہ سعیر سے ندا آئی کہ صبح ہوتے ہی یعنی حضور علیہ السلام
تشریف لاتے ہین اور رات بھی یعنی وہ بھاگ جائینگے اور ہدایت نپائینگے
لیکن کہنے والے نے کہا کہ پھر آؤ چنانچہ بعد اونکے بسنے کے عبدالرحمن بن
عوف گئے اور اونکو ہدایت کیگئی اور چھٹے سال مین چند واقعات ہوئے جیسے
احادیث صحیحہ مین موجود ہین اور ساتوین سال مین غزوہ حدیبیہ ہوا اور عجیب و غریب
مصدق نبوت سے یہ ہوا کہ اس سال مین چند بادشاہونکو دعوت کی نہ بطور دب کے
اور بطور عرض معروض کے بلکہ فرمان بھیجکر اور ظاہر ہے کہ کوئی بادشاہ روئے زمین
اسوقت مین نہین مثلا روس و انگریز بڑی شوکت پر ہین مگر ایک بیا تیہ ست سے
بگاڑ نہین سکتے وہان باوجود اسکے کہ ہنوز مکہ تک فتح نہین ہوا تھا کیونکہ بادشاہون
اور انبیاؤ مین بڑا فرق ہے یہان خداوند نے پہلے ہی سے ہزارہا وصد ہا مقام
پر حضور علیہ السلام کی شوکت اور نبوت کا بیان کردیا ہے چنانچہ حبقوق نبی کی
دعا توجہ کرو نکے سر پر فصل ۳ مین ہے ۲ اے خداوند مین نے تیری خبر سنی اور ڈر گیا
اے خداوند تو برسون کے درمیان اسے شہرت دے قہر کے درمیان رحم کو یاد کر
۳ خدا تیما اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا سلا اوسکی شوکت سے آسمان
چھپ گیا اور زمین اوسکی حمد سے معمور ہوئی تھی اوسکی جگمگاہٹ نور کی مانند تھی

اوسنے اوسپر سے کہ زمین خطین پیدا ان ہی اوسکی قدرت پیدا ہوتی تہی مری (وبا) اوسکے آگے
آگے چلی اور اوسکے قدمون پر آتشی روانہ ہوئی ۶ وہ کہڑا ہوا اور اوسنے زمین
کو لرزا دیا اوسنے نگاہ کی اور قومونکو پراگندہ کر دیا اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے
اور پرانی پہاڑیان اوسکے آگے دہس گئین (یعنی قدیم بادشاہ) اوسکی قدیم راہین
یہی ہین ۷ مین نے دیکہا کہ کوشان کے خیمے پر بپت تہی (یعنی ملک حبش ویران)
اور زمین مدیان کی پردہ کانپ رہی تہی (کہ نوشیروان کے محل مین زلزلہ پڑا وقت
ولادت کے جو مدیان بن یافث کی اولاد سے تہا یعنی مادی کی اور بعد کو تباہی
اوسکی سلطنت مین واقع ہوئی) ۸ کیا ندیون سے بیزار تہا اے خداوند کیا دریا پر
تیرا قہر تہا کیا سمندر پر تیرا غضب تہا کہ تو اپنے گہوڑون پر اور فتحیابی کی گاڑیون پر
سوار ہوا ۹ کمان تیری بالکل ننگی کی گئی جیسا تو نے فرمایا ان قومون کے ساتھ
قسم ہی کی (جو زمانہ نوح مین عہد کیا) سلاہ تو نے زمین کو چیر کے اوسے ندیون
کر دیا ۱۰ پہاڑون نے تجہے دیکہا اور کانپ گئے پانی کے باڑہ جہلکے گذر گئے گہراو نے
اپنی آواز بلند کی اور اپنے ہاتہ اوپر اوٹہائے (یعنی ممالک عرب نے) ۱۱ سورج اور
چاند اپنے اپنے مکان مین ٹہہر گئے (چاند مکہ مین شق ہوا اور سورج خیبر مین عصر
کی نماز کے لئے ٹہرایا گیا چنانچہ طحاوی نے بسند صحیح ثابت کیا ہے اور چاند
بارہا اشارہ مین پہرتا تہا جیسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے حالت طفلی مین
منقول ہے) تیرے تیرونکی روشنی کے باعث جو آتے اور تیرے بہالے کی
چمک کے سبب ۱۲ تو قہر کے ساتہ زمین پر کوچ کر گیا تو نے نہایت غصے
ہوکے قومونکو روند ڈالا تا آخر فصل ۳ زبور مین جس کثرت سے حضور علیہ السلام
کے حالات کی تصریح ہے اوسکی حد نہین کہ اوسکی ہم تفصیل کر سکین اس نوبت
بادشاہونکو اس سال مین فرمان لکہے گئے ایک بادشاہ حبش نجاشی رضی اللہ عنہ کو

جنہون نے مطابق درش ۳ مزبورہ ہوکے ایمان لانا قبول کیا اور اسلام مین سبقت کی
دوسرے والی اسکندریہ و مصر کو اوسنے تحفونکے ساتھہ اپنے سردار مطابق درش کو رکے
بہیجے تیسرا فرمان ہرقل کو بہیجا جو گیارہوین شاخ موعودہ فصل ۷ دانیال ہے اوسکی
تفصیل یہ ہے کہ بخت نصر نے سنہ [illegible] قبل مسیحی مین بیت المقدس کو اجاڑا اور یہود کو
تباہ کیا اور سنہ ۵۳۶ قبل مسیحی مین بابل کو فارسیون نے برباد کیا کہ کیقباد کورش نے
فتح پائی اور یہودیونکو قید سے خلاص کیا اوسکے بعد کمبیسس کیکاؤس ہوا اور اوسکے
بعد دارا ابن ہاسپس یعنی کیخسرو بن سیاوش ہوا اسیطرح سے تا زمان دارا اخیر یہ سلطنت
تمام ہوئی اور سلطنت سکندر صاحب چار روز سنہ ۳۳۱ قبل مسیحی مین قائم ہوئے اور
سنہ ۱۴۹ قبل مسیحی مین رومیہ سلطنت قائم ہوئی جسمین آٹھہ یوناسر یعنی یونانی نایاک زمانہ
باشناشین تک بادشاہ ہوئے یہانتک کہ کیلا کا یاونا کا بھی جیسے بھاگوت سنوت
مین لکھا ہے ہند تک راج ہوگیا اور یہ رومیہ یونانی الاصل ہین اور مسیح اوائل
اس سلطنت مین جبکہ یہودیہ پر قائم ہوئی پیدا ہوئے ہین اور سنہ ۴۱۰ مسیحی مین اس
سلطنت رومیہ کو الارک گاتھی نے برباد کیا اور سنہ ۴۷۶ تک اسیطرح سے وسل سلطنت
روم برباد ہوتی رہی جنکا حال باب ۱۷ و ۱۸ مکاشفات یوحنا مین لکھا ہے اور روم کو
بابل کرکے ڈر کے مارے تقید کرتا ہے اور سات پہاڑونمین بتلاتا ہے اور سنہ ۶۱۱ سے
گیارہوین شاخ یعنی ہرقل ضعیف المزاج کی سلطنت قائم ہوئی اور سنہ ۶۱۶ مین اوسکی
شکست فاش خسرو پرویز سے ہوئی اور پھر اوسکی فتح سنہ ۶۲۲ مسیحی مین شروع ہوئی اوسوقت
اوضاع فلکی سے اوسنے دریافت کیا کہ ملک الختان غالب ہونیوالا ہے نظر بران
اوسنے یہودیونکو مختون سمجھہ کر عرصہ ایک سال اور دو سال اور نیم سال جسکو ایک زمانہ
اور چند زمانہ اور نیم زمانہ کرکے فصل ہفتم دانیال مین تعبیر ہے کہ سنہ ۶۲۸ مسیحی مین فرمان
مبارک اوسکے پاس پہنچا اور عرب کی صفت مختون اوسکو معلوم ہوئی لیکن یہودیونکے قتل

اور شکوہمیان اس سے میں تھا یہ شخص بقول صحیح کنیسہ میں کتاب کے بڑا ہی بیت
پرست تھا لیکن پیغمبر نام مبارک کے جیسے باب ۶ بادی تھا جس میں مفصل ہے
حالات تحقیق کئے اور ایمان لانے پر مستعد ہوا مگر تقدیر الٰہی اور نوشتہ کتاب کے خیال
اور اکثر انبیا جیسا ہوا کہ قوم نے تسلیم نہ کیا اور ایمان سے محروم رہا اور بالآخر تباہ
اہل اسلام سے ہوا اور مسیح علیہ السلام کا مکرر آنا جو دس اور ۱۲ باب کتاب اعمال
میں ہو تو صاف ہے حضور علیہ السلام کی تشریف آوری پر جو مطابق احادیث صحیحہ کے
مہدی علیہ السلام جو صورت اور شکل میں حضور علیہ السلام کے ہونگے مسیح مراد ہے
وہی ابن آدم کر کے مسیح کا دوسرا فصل دانیال میں بیان ہے کہ صاحب قدیم تو
قدیم سے دوسرا میں مراد مہدی علیہ السلام میں جیسے دوسرے میں صاحب قدیم سے
قدیم حضور علیہ السلام کا بیان ہے اسکے بعد مطلب فصل ۲ دانیال بھی واضح ہو گیا
کہ چار بادشاہ ہونگے چار بادشاہتیں بخت نصری فارسی سکندری رومیہ مراد ہے
اور دس انگشت پاے وہی دس سلطنتیں روم کی برباد کرنے والی ہر سلطنت تو یہ
وہی پر قائم ہو گیا جس میں سلطنت اور سلطنت ہے وہ سلطنت یا سلطنت [illegible]
وہی سلطنت اہل اسلام مراد ہے فصل ۷ دانیال شاہ بابل بلشضر کے پہلے سال میں
دانی ایل نے اپنے بستر پر ایک خواب دیکھا اپنے سر کی رویتیں دیکھیں تب اس نے خواب
کو لکھا اور ان احوال کا مفصل بیان کیا دانی ایل بولا اور کہا کہ میں نے رات کو اپنی
رویا دیکھی اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان کی چار ہوائیں سمندر پر باہم زور سے چلیں
۳ اور سمندر سے چار بڑے حیوان جو ایک دوسرے سے متفرق تھے نکلے ۴ پہلا شیر
کی مانند تھا اور عقاب کے سے پنکھ رکھتا تھا اور میں دیکھتا رہا جب تک اس کے پر
اکھاڑے گئے اور وہ زمین سے اٹھایا گیا اور آدمی کی طرح پاؤں پر کھڑا کیا گیا
اور انسان کا دل اسے دیا گیا ۵ اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دوسرا حیوان ریچھ کی مانند

اب وہ ایک طرف سیدھا کھڑا ہوا اور اوسکے منہ مین اوسکے دانتون کے درمیان تین پسلیان
تہین اور انہون نے اس سے کہا کہ اوٹھ اور بہت گوشت کہا۔ بعد اوسکے مین نے نظر کی
اور کیا دیکہتا ہون کہ ایک اور حیوان تیندوے کی مانند اوٹہا جسکی پیٹہہ پر پرندے
کے سے چار پر تہے اور اس حیوان کے چار سر تہے اور سلطنت دی گئی اوسکے پیچہے
مین نے رات کی رویتون کے وسیلہ سے دیکہا اور کیا دیکہتا ہون کہ چوتہا حیوان
ہولناک اور ہیبتناک اور نہایت زبردست اور اوسکے دانت لوہے کے تہے اور
بڑے بڑے تہے وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا اور بچہے کو اپنے پانون سے
لتارتا تہا اور یہ ان سب حیوانون سے جو اوسکے اگے تہے متفرق تہا اور دس سینگ
تہے۔ مین نے اون سینگون پر غور سے نظر کی اور کیا دیکہتا ہون کہ اونکے بیچ مین
اور ایک چہوٹا سا سینگ نکلا جسکے آگے پہلے تین سینگ جڑ سے اوکہاڑے
گئے (یعنی بخت نصر کی اولاد اور فارسیونکی سلطنت اور سکندر کے وزیرون کی
رہی سہی بالکل جاتی رہی) اور کیا دیکہتا ہون کہ اوس سینگ مین انکہین انسان
کی انکہونکی مانند (یعنی واقف کتب سابقہ سے تہا اور مشتاق نبی اکرم مکرم) اور ایک
منہ تہا جو بڑی بڑی باتین بول رہا ہے (یعنی قائل تثلیث ہی رہا) مین یہان تک دیکہتا
رہا کہ کرسیان رکہی گئین اور قدیم الایام بیٹہہ گیا اوسکا لباس برف سا سفید تہا
اور اوسکے سر کا بال صاف ستہری اون کی مانند اسکا تخت اگ کے شعلہ کی مانند
تہا اور اوسکے پہیے جلتی اگ کی مثل تہے۔ ایک آتشی سیلاب رواں جو اوسکے
آگے سے نکلا ہزارون ہزار اوسکی خدمت مین حاضر تہے اور لاکہون لاکہہ اوسکے آگے
کہڑے تہے عدالت ہو رہی تہی اور کتابین کہلی ہوئی تہین ۱۱ مین نے دیکہا یہان تک کہ
اوس سینگ کی آواز کے سبب جو بڑے گہمنڈ کی باتین بول رہا تہا مین یہان تک
دیکہتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن اگ مین ڈالا گیا

۱۲ اور باقی حیوانوں کی سلطنت بھی اونسے لیلی گئی پھر اونکی زندگی قائم رہی
ایک زمانہ اور ایک ساعت تک جیسے ۱۳ مین نے رات کی رویتون مین دیکھا
اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدمزاد کی مانند آسمان کے بادلون کے ساتھ آیا
(یعنی مسیح جیسے متی کے درس ۶۴ باب ۲۶ اور درس ۳۰ باب ۲۴ وغیرہ مین ہے) اور
قدیم الایام تک پہنچا (یعنی مہدی علیہ السلام تک) وے اسے اوسکے آگے لائے
۱۴ اور تسلط اور حشمت اور سلطنت اوسے دیگئی کہ سب قومین اور امتین اور مختلف
زبان بولنے والے اوسکی خدمت گذاری کرین (یعنی صاحب رویائے قدیم
کی جیسے تعبیر مین ہے) اوسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نرہیگی اور اوسکی مملکت
ایسی جو زائل نہوگی ۱۵ مجھ دانیال کی روح میرے بدن مین ملول ہوئی اور میرے
سر کی رویتون نے مجھے گھبرا دیا ۱۶ مین اونمین سے جو نزدیک کھڑے تھے
ایک شخص کے پاس گیا اور اوس سے ان ساری باتونکی حقیقت پوچھی اوسنے
مجھسے کہا اور ساری حقیقت مجھے بتلائی ۱۷ یہ چار بڑے حیوان چار بادشاہ
ہین جو زمین مین برپا ہونگے ۱۸ لیکن حقتعالے کے مقدس لوگ سلطنت لیلینگے
اور ابد تک ہان ابد الاباد تک اوس سلطنت کے مالک رہینگے ۱۹ تب مین نے چاہا
کہ چوتھے حیوان کی حقیقت جانون جو اون سبھون سے متفرق تھا کہ نہایت ہیبتناک
تھا جسکے دانت لوہے کے اور ناخن پیتل کے تھے جو نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا
اور بچے کو اپنے پانون سے لتاڑتا تھا ۲۰ اور دس سینگون کے جو اوسکے سر پر
تھے اور اوس ایک کے جو نکلا اور جسکے آگے تین گر گئے ہان اوس سینگ کے
جسکی آنکھین تھین اور اوسکا چہرہ اوسکے ساتھیونکی نسبت زیادہ رعبدار تھا
۲۱ مین نے دیکھا کہ وہی سینگ مقدسون سے جنگ کرتا اور اونپر غالب ہوتا رہا
۲۲ جب تک کہ قدیم الایام آیا (یعنی قدیم الایام کا فرمان) اور حقتعالے کے مقدسونکا

انصاف کیا گیا اور وقت آن پہنچا کہ مقدس لوگ سلطنتون کے مالک ہووین
۲۳ وہ یون بولا کہ چوتہا حیوان چوتہی سلطنت ہے جو دنیا مین متفرق ہوگی اور
ساری زمین کو نگلیگی اور اسی لتاڑیگی اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کریگی ۲۴ اور
وے دس سینگ جو ہین دس بادشاہ ہین جو اوس سلطنت مین سے اوٹھینگے
اور اونکے بعد ایک اور اوٹھیگا اور پہلون سے متفرق ہوگا اور تین بادشاہون پر
غالب ہوگا ۲۵ اور وہ حقتعالے کی مخالفت مین باتین کریگا اور حقتعالے کے
مقدسونکو تصدیعہ دیگا اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتونکو بدل ڈالے اور وے اوسکے
قبضہ مین دیئے جاوینگے یہانتک کہ ایک مدت اور مدتین اور آدہی مدت گذر جایگی
۲۶ پر عدالت بیٹہیگی اور وے اوسکی سلطنت اوس سے لیلینگے کہ ہمیشہ کے لئے نیست و
نابود کرین ۲۷ اور تمام آسمان تلے کی سارے ملکون کی سلطنت اور مملکت اور
سلطنت کی حشمت حقتعالے کے مقدس لوگونکو بخشی جاینگی اوسکی سلطنت ابدی
سلطنت ہے اور ساری مملکتین اوسکی بندگی کرینگی اور فرمانبردار ہووینگی ۲۸ وہ
بات یہانتک تمام ہوئی اور فصل ۲ دانیال مین اول مین بخت نصر کا خواب ہے جسنے
کہا یا کلدانی یہودی خواب بیان کرین ورنہ مارے جاینگے اسمین دانیال نے
تین روز کی مہلت لیکر ورس ۳۱ سے خواب کا پہلے حال بیان کیا پہر تعبیر دیتا ہے
جسمین دس بادشاہونکے زمانہ مین جو دس انگشت پا کی تعبیر ہے سلطنت خداوند
کا قایم ہونا لکہتا ہے وہی زمانہ ولادت حضور علیہ السلام اون دس بادشاہون
برباد کنندہ روم کے زمانہ مین ہوئے نقل عبارت موجب طول کتاب سمجہکر اعراض کیا
جاتا ہے اور ایک نامہ مبارک خسرو پرویز کو گیا اور جیسیکہ اوسنے پہاڑ ڈالا ویسے
اوسکا ملک حسب دعا حضور علیہ السلام کے پارہ پارہ ہوگیا جیسے فصل ۳ حبقوق
مین ہاجرہ کی اولاد کی نسبت فرمایا تہا اور آٹہوین سال مین جنگ خیبر وغیرہ ہوئی

ہوئی اسی صحیفہ میں یہودیونکو تنبیہ کی گئی جیسے درس ۳ باب فصل ۲ شعیا میں
طرح طرح کی تسلی کا بیان ہے اور درس ۴ سے جیسے فرمایا تھا کہ تم مجھ پر جاؤ کر آیا
کسیلئے واقعات سے تمکو اطلاع کرے اور تم میرے گواہ ہو اور برگزیدہ دنیا
ودرس ۸ کا بیان کیا گیا تھا ویسے ہی پہلے قصص سے انکو قرآن مجید میں تفہیم ہو گئی
اور جیسے حادثہ جدید اہل اسلام سے درس ۱۲ تک طرح بطرح انکو نصیحت کرکے
جتا پہنچی کیطرف توجہ کرو ورنہ سب باطل ہیں اور بتونکی مثیل بت تباہ ہونگے
یہان ویسے ہی انکو نصیحت قرآن مجید میں یہودیونکو کی گئی لیکن انہوں نے نہ سنا
آخر کار جنگ خندق اور خیبر میں وہ ذلیل کیے گئے اور پھر بھی حضور علیہ السلام کو رحم آیا
اور کشتکاری پر رہے اور آفتاب عالی مرتبتی کے لیے لوٹایا گیا اور جیسے اسی آٹھویں
سال میں ہے کہ مکہ معظمہ فتح ہوا جسکی خبر فصل ۲۶ شعیا اور زبور ۴۸ میں ہے کہ گروہ
پاشاہان مدینہ سے سپہ کو مکہ میں جمع ہوکر دیکھا اور سنہ نو میں غزوہ تبوک ہوا تاکہ
کامل ہو تمام انبیا کی پیشین گوئی کا فرمودہ کہ غیر قوم بادشاہان ممالک بیت المقدس سے
نکالی جاویگی چنانچہ خود نامہ رومیوں کے گیارہ بارہ باب میں ہے اور سنہ دس میں
حضور علیہ السلام نے حجۃ الوداع ادا کیا تاکہ خانہ کعبہ کی عزت جو فصل ۶۰ شعیا میں
خوب ہی کامل ہوا اور سنہ گیارہ خدا کو منظور ہوا کہ بابل ودود ہو اور کتاب قبل ازیں
فصل ۲ ذکریا کا کامل کرے جو لید چار سلطنتوں بخت نصری فارسی سکندر یونانی
بعد فصل ۷ مذکورہ میں لکھا ہے پس خلفاء اربعہ کی خلافت قائم ہونیکی صورت ہو
انکے تئیں کہ حضور علیہ السلام ایسے چندے روپوشی فرمادیں کہ ممات بھی بہتر ہو مسلمانوں
کے لیے جیسے حیات اور بیہقی نے بسند صحیح انس سے روایت کی ہے کہ انبیا قبروں میں
چالیس رات کے بعد نہیں رہتے بلکہ نماز گذارتے ہیں خدا کے روبرو اور دوسری حدیث
صحیح میں حضور علیہ السلام سے ہے کہ میں گرامی تر ہوں اسسے پر رب کا کہ مجھے پاس میرے

ہو چکی

لہذا مجکو قبر مین چہوڑے یعنی مردہ پس اسی مقام سے واضح ہوا وہ جو باب ۱۴ درس ۱۶
یوحنا مین ہے کہ دوسرا تسلی دینے والا یعنی احمد خدا تمکو بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے
ساتھ رہے بخلاف مسیح اور تمامی انبیا کے وہ دنیا مین نہین رہتے اسی نظر سے
جبکہ فرمایا جاویگا ماذا اجبتم کس چیز کو قبول کئے گئے کہین گے لا علم لنا ہمکو علم
نہین بخلاف ہمارے حضور علیہ السلام کے کہ ہمارے اعمال حضور علیہ السلام پر
پیش ہوتے ہین اور موت طبعی ہر ایک اہل طبع کو لازم ہے اور لازم ہے حسب آیۂ
ان منکم الا واردہا کے کہ دوزخ پہ ورود کل کو ہو چنانچہ خود مسیح تین روز تک اوسمین
رہے اور سبت جمعہ کو مدفون ہوئے اور جمعہ اور شنبہ جو بالفعل غلط سبت کرکے
مشہور ہے اور شب یکشنبہ رہکر تیسرے روز اٹہائے گئے کہ مسلمان کے لئے یہی
بجائے دوزخ ہے اور حسب آیہ انی متوفیک اور آیۃ فلما توفیتنی کے قول ابن عباس
رضی اللہ عنہ ہے کہ مسیح کا انتقال ہو گیا گو مصلوب بمعنی استخوان شکستہ بیشک نہوئے
مگر دار پر اگر ایلی ایلی کرکے خود جان دیدی ورچوروں کی طرح کہ استخوان شکستہ کے
معنی مین مصلوب ہوئے مسیح لیے شبہ مصلوب نہوئے اور بعد کو تیسرے دن قبر سے
اٹہے کچہ جائے تعجب نہین لیکن یہودیوں نے مقتول سمجہا اور نصاری مین اختلاف
ہوا کسی نے مقتول کہا کسی نے مرفوع اور یہودا کو اونکی بالعوض کہا یہ سب غلط ہے
اور اصل حال قرآن مجید مین ہے کہ مقتول نہوا اور نہ مصلوب اگر روایت اناجیل اربعہ
صحیح ہین اس معنی سے کہ استخوان شکستہ نہوا لیکن مشابہ مصلوبونکے ہوئے اور
قبر مین سے آسمان کو اٹہائے گئے پس اور انبیا کو وہ علاقہ جو ہمارے اہل اسلام کے
انبیا کو قبر سے ہے نہین چنانچہ قصہ فاطمہ مخزومیہ کا مشہور ہے جو امیر حمزہ رضی اللہ
عنہ نے اونکو قبر سے جواب دیا تہا اور روز حرہ مین اذان اور اقامت تک کی آواز
قبر شریف حضور علیہ السلام سے سعید بن المسیب نے سنی ہے اور سلطان سعید نور الدین

شہید کو تین مرتبہ ایک رات مین حضور علیہ السلام کا سنہ یاسین سنا اون مین مظہر حق
نسبت جنہون نے قبر شریف کہودنے کا قصد کیا تہا تاریخ جمال الدین مطری اور
مجد الدین فیروز آبادی مین مشہور و معروف ہے اور ابو الہول کی بیرانی تو بڑا انسا
حضور علیہ السلام کا زمانہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ مین بالمشافہ مشہور تاریخ واقدی
مین ہے اور یوقنا کا عربی زبان حضور علیہ السلام کے ایک بار خواب مین ان
سے ظاہر مین التمس ہے انبیا اور صحابہ اور اولیا کا بڑا درجہ ہے خود اس فقیر مولف
نے قسمیہ کہتا ہون ایک لاتی کو سینہ لڑکا نو دہا قریشی کے نزد راجستان مین قبر کو جہ
قران پڑہتے سنا جسنے بحکورات مین آواز دیکر راستہ بتلایا الغرض ۱۰۰ ہجری
ایام محدود کے لیئے حضور علیہ السلام کی وفات منتظر تہا مخلافت لابدی ہونی
کو حیات جاودانی سے منتظر حقیقت موصوف ہین جیسے باب مکاشفات مین
اور خلفا رکا بیان اول منتظر ایمان باب مکاشفات مین ہے کہ اول سہ اللہ علی
دوسرے ابوبکر عبداللہ کہ بکر بچہ بڑے کو کہتے ہین اور تیسرے انسان تیلی یعنی المؤمن
مین عثمان اور چوتہے عماشیال فاروق اور باب مکاشفات مین ہے کہ چار فرشتے
زمین پر بادشاہت کرینگے اور باب چہ مین اونکی سواریون کا اشارہ اونکی عمر کی طرف
ہے جس سے ترتیب خلافت واضح ہے کہ صدیق اکبر سن کی نسبت نقرہ گہوڑے کی
سواری سے کبر سنی اور سرخ رنگ گہوڑے سے زمانہ زور آوری فاروق اور سیاہ
گہوڑے سے زمانہ درازی خلافت عثمان اور زرد رنگ گہوڑے سے زمانہ قلیل
خلافت مرتضی کرم اللہ وجہہ باقی تحقیق اور تفصیل قران کی پیشین گوئیان اور
احادیث کے اکثر واقعات مدتورتیہ کے مجموعہ کی اکثر پیشین گوئیان جو متعلق اہل اسلام ہین اور علی ہذا
انجیل کی پیشین گوئیان تفسیر قران مجید سے مالا اللہ سلرسی مکاشفات الاخیار مین صحیح بمناسبت
مناسبت کہ اوسکی طرف رجوع کرین لیکن سبقت کتاب مکاشفات یوحنا کی پیشین گوئیان بران

اول مین سات کلیسیاؤنکو مسیح یوحن کی نسبت واقعہ مین فرماتے مین کہ جو سپہر آئندہ
تک پہنچیگا یہی غالب ہوگا لیس باب دوم اول مین حضور علیہ السلام تخت نشین صاحب
زمان کا ذکر کرتا ہے وہ جو نوح نے عام عہد کیا تہا اور حبقوق کی فصل سوم مین
پہر یاد دلایا گیا ہے اور خداوند کے روبرو چار جانداروں سے چار خلفا مراد مین
اور چوبیس تخت نشین سے چوبیس سلطنتین مروانیہ سے لیکر تیموریہ تک وہ جو
عرصہ ایکہزار سال مین ہوئین اور سات چراغ اور سات روحون سے وہی سات کلیسیا
جنکی نسبت پیشین گوئی کی اور زندگی ابدی سے حضور علیہ السلام کی نسبت مراد
ہے بلحاظ حقیقت ہے کہ ابدالاباد مظہر اول حق تعالے ہین اور باب ۵ مین صاف ظاہر ہے کہ
مسیح تخت نشین حضور علیہ السلام کے روبرو ایک علاوہ نواب اور باب ۶ مین بطور خلافت
ترتیب وار چار صور تک ذکر ہے اور بے شبہ تیسرے صور کے عرصہ مین اخیر زمانہ خلافت
عثمان رضی اللہ عنہ مین گیہون دینار کے سیر بہر ملنے مشکل تہے کہ خارجیون نے
جبکہ خروج کیا باقی کتاب مکاشفات کے واقعات مفصل کتاب تفسیر مذکور اور بطور
اشارات کے رسالہ در بے بہا مین مین نے لکہے ہین جو زمانہ ظہور شوکت یاجوج
روس اور ماجوج انگریز اور زمان تشریف آوری مسیح تک اوسمین مفصل ہے اس عرصہ
کے مسلمانونکو یہہ بات یاد رکہنی چاہیئے کہ انجیل یوحن کے ورس ۱۵ اور ۲۶ سے
تا ۲۷ باب ۱۴ مین اور ورس ۲۶ باب ۱۵ مین اور ورس ۷ سے تا ۱۵ باب ۱۶ مین ذکر جو
حضور علیہ السلام ہے وہ فارقلیط دوم اور روح حق کرکے معہ دوسرے اوصاف
مخصوصہ حضور علیہ السلام کے وہی وعدہ ورس ۴۹ باب ۲۴ لوقا کے اول مین ہے
لیکن حضور علیہ السلام سے پہلے بعد پچاس روز رفع مسیح کے اونکی نسبت روح القدس
سے قوت پانیکا وعدہ اور یہی تہا اسی نظر سے ورس ۴۹ مذکور مین حضور علیہ السلام کا
یون ذکر کرکے کہ دیکہو اپنے باپ کے وعدہ کو مین تمپر بہیجتا ہون استدراک یعنی

روح تو ہم کرتا ہے کہ یہ وعدہ دو وعدہ قوت دینا ہے چنانچہ فرماتا ہے لیکن تم جبتک
آسمان سے قوت نپاؤ یروشلم کے شہر میں ٹھہرو اسی وعدہ کے لحاظ سے نہ تو روز خمسہ
منتظر نزول حق اور روح القدس ہونے کے نزول میں نادانی سے فرق کرتے ہیں
اور نہ فارقلیط دوم یعنی تسلی دینے والا دوسرے کے حالات سے جو یعنی
احمد ہے کہ الوداع لغت میں مشہور ہے اشتراک کو سمجھتے ہیں اور وعدہ قوت کا
جو روح القدس سے پنتیکوست کے روز ہوئی وہ دوسرے امر حق سے سمجھتے ہیں حالانکہ
مسیح نے دو وعدہ فرمائے ہیں ایک قوت لینے کا پانا جیسے آخر دن کو
باب لوقا میں ہے دوسرے خدا کی بادشاہت کا جو روح الحق احمد عالی
سے موجود دوسرے فارقلیط ہیں جیسے مرقس کو رکے اول میں اور تیسرے
بادشاہت اسرائیل کا وعدہ بھی اپنے زمانہ کے آنے میں دیا ہے جیسے لیکن
آخری وقت میں فرماگئے ہیں پر غرب کیا حضرات حواریین کو اہل اسلام کی سی
سمجھ کہاں تھی چنانچہ تسلی کی نسبت پنتیکوست کے روز کے وعدہ ورسی کو ذکر
میں دیکھے تھے جبکہ مطابق درسی باب اول کتاب اعمال کے دیئے گئے اور
اکٹھا کر کے حکم دیا کہ یروشلم سے باہر نجاتیو بلکہ باپ کے اوس وعدہ کو جسکا ذکر
تم مجھ سے سن چکے ہو راہ دیکھو تو کہ یوحنا نے پانی سے بپتسما دیا پر تم تھوڑے
دنوں کے بعد روح قدس سے بپتسما پاؤ گے تو تب انہوں نے جو اکٹھے تھے اوس سے
پوچھا کہ اے صاحب کیا تو اسیوقت اسرائیل کی بادشاہت پھر بحال کیا چاہتا ہے
تو اسنے انہیں کہا تمہارا کام نہیں کہ اون وقتوں اور موسموں کو جنہیں باپ نے
اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے جانو ۔ لیکن تم روح قدس سے قوت پاؤ گے
جب وہ تم پر آویگا یروشلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی حد تک
میرے گواہ ہونگے اور باب دوسرے اعمال کے مطابق یہ وعدہ کامل ہوا کہ روح القدس

ہوا یوحنا میں جو نازل ہوا اور سنے عدالت کی جو خاص شاخ ہا ز دہم فصل ہشتم و انیال
اور صاحب عدالت برابر کرے وہ خاص حضور علیہ السلام ہین جنکی نسبت باب ۱۶
درس ۱۲ یوحنا میں خبر دیگئی ہے اور نہ کچھ روح قدس نے ایسی باتین بتائین
جنکی زمانہ مسیح میں برداشت نہو سکتی تھی یہ خاص برنا اہل اسلام میں ہوئے اور عیسیٰ
سے خود حضور کا بیان ہے کہ مسیح اگر یہ کہتے اور کہہ پاتے فقط قیامت کیطرف اشارہ
کر گئے اور توریت میں ذکر اس بات سے کہ میرے دادے ابراہیم اور اسحق اور
یعقوب کے خدا نے موسےٰ کو بھیجا ہے مراد زندہ ہونے اون حضرات کے ہے جو
قیامت ہونیکی طرف اسمین اشارہ ہے اور جبکہ حشر اجساد ہوا تو عورت اور مرد
کا ہونا لازم اوسکی نسبت فرمایا یہانکے لوگ نکاح کرتے ہین یعنی نزاع کے رفع
کے لیئے اور قیامت میں فرشتہ مثال ہونگے یعنی بے نزاع اس سبب سے بچ گئے
اور وہ کہنا اوسوقت مسیح ندیے گئے اور جو زیادہ کہتے شرمائے جاتے بخلاف
ہمارے قرآن مجید کے کہ صاف صاف بیان فرمایا جسکی وہ طاقت نہ رکھتے تھے
اور خداوند کو اصل مطلب کے بیان مین کیا شرم یہ تو بڑی چیز ہے اگر اونسے ہو تو کیا
اور وہ فرمان یہ ہے ولہم فیہا ازواج مطہرۃ وہم فیہا خالدون یعنی اون اہل جنت
کے لیئے ازواج ہونگے پاک نزاع اور آلائش دنیا سے اور وے ہمیشہ اوسمین
رہینگے پس حضور علیہ السلام نے بیشک یہ فرمایا اور کچھہ کسی سے بن نہ آئی کہ
حضور کو شہید کر ڈالتا اور شکست کے روز کی تسلی کی پیچھے مسیح نے رو کہہ پر کہ آئی
اور مسیح ورس ۱۸ باب ۱۴ یوحنا میں کہتے ہین کہ مین تمہین اپنا آرام دیے جاتا ہون
یعنی حضور علیہ السلام کے درخواست کرنے سے کیونکہ مسیح نے تو مطابق باب ۱۲
کتاب نامہ عبرانیون کے آرام نہ دیا بلکہ مطابق باب ۱۰ متی کے جدائی کے لیئے آئے
تھے پس لا محالہ ضرور آرام دہندہ دوسرے نجات اعظم کے بعد روز شکست کے

پال ثابت کرتا ہے جو ایک مثال بہ تمثیلات کے وہ ایمان لایا ہے اور خود مسیح
نے بھی حسب باب ۱۰ متی فرمایا ہے کہ مین یہ جو دیتے آرام کے لیے نہین بلکہ
بیٹے کو باپ سے اور بیٹی کو ماں سے اور خاوند کو جورو سے جدا کرنے آیا ہون
پس ان سے بھی خاص ہمارے حضور علیہ السلام سے ہوا جنکی بادشاہت روحانی
خدا مقدر ہے مطالعین مجموعہ اناجیل مروجہ پر یہ بھی غور کرنے کی بات ہے کہ
ایک ملکوت آسمانی ہے اور ایک بادشاہت خدا ہے اور ایک بادشاہت اسرائیل
ملکوت آسمانی انجیل مین خود اپنے زمانہ اور حواریین سے مسیح علیہ السلام تعبیر کرتے
مین اور بادشاہت خدا خاص وہ زمانہ اہل اسلام ہے اور بادشاہت اسرائیل
وہ زمانہ بار دگر آنے مسیح مین ایک جز بادشاہت خدا سے عبارت ہے لیکن مترجمین
انجیل نے خبط کر دیا ہے کہ ملکوت آسمانی زمانہ مسیح کو بھی بادشاہت خدا کر کے
ترجمہ کر دیتے ہین لیکن ترجمہ فارسی مین اکثر اس بات کا لحاظ رکھا ہے پس اردو
وغیرہ ترجمون مین جہان یہ دیکھا جاوے کہ بادشاہت خدا قریب آنیوالی ہے
اور اوسکی مثل دیکھین سمجھین کہ یہ خاص زمانہ اہل اسلام ہے جو فصل ۲ دانیال
اور کتاب مکاشفات وغیرہ مین جابجا مصرح ہے اور خداوند کرکے جہان ربوبیت
مین سلطنت کرنیکا ذکر ہے وہ زمانہ اہل اسلام سے مراد ہے اور جہان اپنی مثل
مسیح لاوین جان لیوین کہ یہ ملکوت آسمانی اپنے پہلے زمانہ سے خبر دیتے ہین
اور بادشاہت اسرائیلی کے بیان مین زمانہ بار دگر مسیح سمجھ لین اور کتاب پال
مین یہ غور رکھین کہ فی الحقیقت پال بڑا محقق شخص ہے گو کہ الہامی اوسکی کتاب
نہین نظر بران وہ اپنے قیاسات مین کہین غلطی کرتا ہے جیسے مقدمہ قربانی
اور ختنہ اور توریت پر عمل کرنے سے انصاف کو مخالفت کرتا ہے وہ اوسکی غلطی
ہے جیسے باب ۱۱ کتاب اعمال مین اوسکی غلطی نکالی گئی ہے اور برعکس اپنی تحریر سابق

نے قربانی گذرانی اور فصل ہم یریمیا کے قوانین جدیدہ کو جنمین اولاد ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے فلاح پائی اور زمانہ مسیح میں برباد ہوگئے تھے فیلسوف فصل آیتی میں ہے زمانہ مسیح سے غلط طور سے نسبت کرتا ہے اور اسکی کتابوں میں بھی جابجا بالخصوص نامہ عبرانیوں میں بڑی کثرت سے حضور علیہ السلام کے حالات کے مجموعہ توریت کے مضامین کی تفصیل اور تحقیق جیسے مفصل ہے تفسیر ساالمات میں لکھا ہے

سبحان ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ۞

تمت الکتاب بعون ملک الوہاب

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب نسخہ کمیاب مسمے بہ آفتاب عالمتاب بیان مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مصنفہ فاضل اجل و عالم باعمل امام فن مناظرہ اہل کتاب حامی دین متین ناشر شریعت سید المرسلین جناب مولوی حکیم محمد حسن صاحب مرہوی دام اللہ فیضہ کہ اولاد حضرت شاہ ترکمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہیں مطبع رضوی واقع دہلی میں بماہ ذیقعدہ ۱۲۹۸ہجری حسب فرمایش مصنف ممدوح و بحسن سعی کارپردازان مطبع چھپکر رونق بخش خلایق ہوئی ۞

نور		بسم اللہ الرحمن الرحیم		منظر

اسماء شریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف	احمد محمد ابو القاسم مصطفی مجتبی حبیب اللہ خلیل اللہ نور سراج منیر بشیر منذر نذیر بشیر یس طہ مدثر مزمل متقی رحیم کریم شاہد شہید حاشر رحمۃ للعالمین خاتم النبیین نعمۃ اللہ عزیز مبین عبد اللہ رؤف ماحی عاقب ...
بیان تاریخ ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	از بطن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف در مکہ معظمہ بروز دوشنبہ [illegible] ربیع الاول از سالے کہ واقع فیل در آن بود مطابق [illegible]
بیان عمر شریف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	عمر [illegible] نکاح از خدیجۃ الکبریٰ [illegible] نبوت [illegible] معراج [illegible] ہجرت ۶۳ وفات [illegible]

بیان تاریخ وفات آنحضرت صلی الله علیه وسلم	بتاریخ دوازدهم ربیع الاول روز دوشنبه وقت چاشت وفات یافتند سنه یازده هجری و در شب چهارشنبه مدفون شدند
بیان مدفن آنحضرت	بمدینه منوره در حجره عائشه صدیقه رضی الله عنها نزد مسجد نبوی صلی الله علیه وسلم
اسامی ازواج آنحضرت	خدیجه عائشه حفصه سوده ام سلمه ام حبیبه میمونه جویریه صفیه زینب بنت جحش زینب بنت خزیمه
اسامی حرم محترم آنحضرت	ماریه قبطیه ریحانه جمیله و چهارم کنیزک که زینب بنت جحش بحضرت بخشیده بود
اسامی اولاد آنحضرت	قاسم طیب طاهر ابراهیم ام کلثوم زینب رقیه فاطمه رضی الله عنهم [illegible]
اسامی اعمام و عمات آنحضرت صلی الله علیه وسلم	حمزه عباس ابوطالب ابولهب حارث قثم زبیر عبدالکعبه حجل ضرار عیداق صفیه عاتکه اروی ام حکیم بره امیمه ....
اسامی عشره مبشره آنحضرت	ابوبکر عمر عثمان علی سعد زبیر عبدالرحمن طلحه ابوعبیده سعید رضی الله عنهم
اسامی اصحاب صفه آنحضرت	سلمان ابوهریره ابوذر مقداد سالم حذیفه عبدالله عمار بلال حبشی رضی الله عنهم
اسامی مؤذنین آنحضرت	بلال ابن ام مکتوم ابومحذوره سعد [illegible]
اسامی شعرای آنحضرت	حسان بن ثابت کعب بن مالک عبدالله بن رواحه [illegible]
اسامی نویسندگان آنحضرت	عثمان علی ابی بن کعب زید بن ثابت حنظله [illegible] رضی الله عنهم
اسامی ایلچیان آنحضرت	عمرو دحیه کلبی عبدالله عمرو بن العاص سلیط شجاع [illegible]
اسامی خادمان آنحضرت	انس عبدالله عقبه بلال سعد ابوذر غفاری ربیعه اسماء
اسامی غلامان آنحضرت	زید بن حارثه اسامه ثوبان ابوکبشه انسه شقران یسار ابورافع
اسامی کنیزان آنحضرت	سلمی ام رافع میمونه ام ضمیره ماریه شیرین ام ایمن ....
اسامی تعداد اسلحه آنحضرت صلی الله علیه وسلم	شمشیر ده از انجمله ذوالفقار نیزه چهار از انجمله [illegible] کمان چهار [illegible] یک عصا که مشوق نام داشت زره ....
اسامی تعداد دواب آنحضرت صلی الله علیه وسلم	اشتر سه از انجمله دلدل [illegible] از انجمله قصوی [illegible] یعفور نام اسب [illegible] ....

تمت بالخیر

غلط نامہ کتاب آفتاب عالمتاب

صفحہ	سطر		غلط	صحیح
۳	۸		ہے شہادت نبوت حقہ	یہ ہے شہادت نبوت حق ہے ۹۱ حصہ ۱۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۴	جہالق	لیتی	۱۲	۱۶	ہی	ہے	۲۰	۷	بہایا	بہایا
۴	۰	متعلہ دکو	کو متعلد	۱۳	۳	رحم	رحیم	۲۱	۲۰	کیا	کی
〃	۱۱	این	این اور او سطر کو	〃	۱۳	نہیں	نہیں پہنچا	۲۲	۲	خودی	خود
〃	〃	اوسے	کسے	〃	۱۷	اول ہی	اولین	〃	۱۲	کی	اور اونکی
〃	〃	ہی	ہو	۱۴	۱۲	ہی	ہے	۲۳	۵	عالمین	عالین
〃	۲۰	ایسے	ویسے	۱۵	۱	سے	سے تمہیں اسلام کی نعمت	۲۵	۹	کا	مین
۶	۵	مقید	وجود مقید	〃	۴	جناب	خیات	۲۶	۵	گیا	کیا
۷	۶	اصل منتشر	اصل متمثل	〃	۱۴	اوسکے مظہر	اوسکو صفت	〃	۱۰	اونکو	اونکی
〃	۶	در	وہ	۱۶	۴	ابن	ابن مریم	〃	۱۳	ملک	لمک
۷	۱۲	بالمشاہی	بالمشائخت	〃	۱۳	یعنے	سینے	〃	۱۴	جبکہ گذری	گذری
۱۰	۴	جائز	ضرور	۱۸	۶	یہوشع	یوشع	۲۷	۱۳	بعد	قبل
۱۱	۵	شمرون	شمسون	〃	۱۴	جنکے صفت اونکی	خبر جنکے	〃	۱۷	ہشتم	چہارم
〃	۱۰	جبسے	جس سے	〃	۱۵	ورنہ	وہ	〃	۲۱	ہین	مین
۱۲	۳	رحیم	رحیم ہے	〃	〃	نہو	ہی نہ	۲۸	۴	یواب	عیبان
〃	〃	الہ	ولہ	〃	۱۸	اُسی	اسنی	۲۹	۱۷	عبرانیہ	عبرانیہ مین
〃	۵	اتہرمن	اتہرب	〃	۱۱	ہین	ہے	〃	۲۱	خنیفہ	حنیفہ
〃	۱۲	[illegible]	اوسکو	۱۹	۸	اور حدیث	حدیث	۳۲	۱۸	ہتی	باکہتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۱۲	مدلل ہو	ہوا	۶۶	۸	کو	کی	۸۹	۱۶	مستوفر	مشوقین
۲۰	۱۸	آویکا	آویکا	۶۶	۱۲	کم	کب	۹۱	۲۱	سکند	اسکندریہ
۲۱	۹	لی خداوند	بیتے خداوند	۶۶	۱۲	مسطورن	مغفورن	۹۳	۱۲	جبرابطوس	بطلیموس
۲۲	۲	محافت	مناقت	۶۴	۱۷	اودکے	اودکو اس	۹۲	۲	مجکو	تجکو
۲۵	۵	ابرہہ	ابرہہ	۶۸	۳	سے	مین	۹۵	۱۱	وہ	وہ بو
۲۸	۳	سبتر	شبر	۷۰	۱۲	معتدین	معترین	۹۹	۱۳	آئی	ہوئی
۲۹	۱۹	بہتر	باتشتہ		۱۷	آہستہ باکو		۱۰۰	۹	السلام	السلام کا
۲۹	۳	ہوتا ہی	ہوتا ہے	۷۰	۱۰	معتقین توبخ	کو مطلوق و صیر	۱۰۲	۵	۲۹	۲۹ مین
۳۰	۱۹	مشاہشے	تلاش مین	۷۶	۱۳	اور	اور کلمہ	۱۰۶	۱۵	مشنے	مشنی کا زبور
۳۱	۲	حبقیون	حبقوق	۷۷	۱۱	دی	دشنی	۱۰۹	۲	۴۲	۴۲ شیا
۳۳	۸	بادشاہ	بادشاہتیر	۷۹	۳	آی	تہی	۱۱۰	۱۳	سے ہوا	تہوا
۴۸	۳	میرا بارہ	میرا محمد	۸۰	۴	هنہا	صنہا	۱۱۱	۹	بادجود	تکمیل با وجود
۵۵	۱۴	یہ	تر	۸۱	۲	کی	وارث کی طرح	۱۱۲	۱۱	تیسرے	تیسرے روز
۵۵	۱۵	جبرئیلے	جبرئیلے	۸۲	۸	کہین	کہتی	۱۱۳	۱	مسلمانونکی	مسلمانونکے لئے
۵۶	۱۱	ایسے	اس سے	۸۲	۱	مین	مرین	۱۱۴	۶	شدہ	شدہ ہو
۵۷	۱۸	السلام	السلام کی لئے	۸۴	۱۸	تاوکر	تاکردہ	۱۱۵	۹	ذوالتاری	ذوالنا ہے
۵۸	۱	دو	دو	۸۶	۱۶	سے	سے	۱۱۶	۱۲	برکندے	برکندگی
۵۹	۹	آتی	آنی	۸۸	۱۹	خیبر	خیبر مین	۱۱۶	۱۹	کی	کا
۶۴	۱۹	پہنچکر	پہنچکر	۸۹	۵	اخراج	خراج	۱۱۷	۱۰	کی	لی
۶۵	۱۱	بیٹے	معنی	۹۰	۹	سنت	صحبت	۱۱۸	۱۶	مین	کی
[illegible]	۸	لی	کی	۹۰	۱۰	فتح	مسیح	۱۱۸	۱	بیرودیم	بیرودادسے
۶۶	۱۷	[illegible]	بارہ	۹۰	۶	واہم	وام ہم	۱۲۰	۱۷	۳ [illegible]	اشرجیسکی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۳	۱۵	متقید	تقیید	۱۲۹	۲۱	تین کی	تین دن کی	۱۳۳	۵	کہہ	دکہہ
〃	۱۹	سال	سال تک	۱۳۰	۱	کا	کا ارشاد	۱۳۵	۵	کی تفضیل	سے تفضیل
			شتاب کیا	〃	۵	زبان	زبان ہو جانا			اور تحقیق	و تحقیق کرنا ہے
۱۲۴	۲	السلام	السلام کی	〃	۱۳	مین عثمان	یعنی عثمان	〃	۱۹	برد	واز تحقیق
〃	۱۳	مرہی	مرہی سلطنت	〃	۱۸	وجہ	وجہ مراد ہے	〃	〃	〃	در سال چہلم
۱۲۶	۹	مجمہ	مجہہ	۱۳۱	۲	اول	چہارم	〃	〃	〃	واقعہ فیل
۱۲۸	۷	اذکو نصیحت	نصیحت	〃	۱۷	وہ	وہ جو	〃	〃	بسنہ ۸۳	واز تحقیق
〃	۱۵	کیارہ	کیارہ مین	〃	۱۸	السلام کی	السلام کی	〃	〃	〃	سنہ
〃	〃	۶ اور	۶ کتاب مکاشفات	〃	〃	〃	ہے	〃	〃	〃	شمسی
〃	〃	〃	اور باب التسلیم	۱۳۲	۹	مین	مین ہے			تمام	مشد

واضح ہو کہ یہہ کتاب بے ترتیب مسودہ سے نقل ہوئی تہی اسواسطے اکثر جگہہ غلطیان واقع ہو گئی ہین جو شخص اس کتاب کو خریدے اوسکو چاہیئے کہ پہلے اسکی غلطیان صحیح کر لے —

اطلاع

واضح ہو کہ کتاب ہذا یعنے آفتاب عالمتاب تصنیف کی ہوئی جناب مولوی محمد حسن صاحب امروہی ادام اللہ فیوضہ کی ہی اور جناب ممدوح نے اسکے چہاپنے کی اجازت مطبع ہذا کو عنایت کی ہے اسلئے اطلاع عام کے لئے اشتہار دیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت اس مطبع کے قصد

چہاپنے کا نکرین

در مطبع رضوی واقع دہلی باہتمام سید میر حسن رضوی طبع شد

اعلان

چونکہ یہ کتاب مولد شریف کے نام سے مشہور ہے اسلئے ہمیں خیال ہوا کہ کتاب ہذا کو مطلع
کیا جاتا ہے کہ اس نام سے کوئی صاحب یہہ خیال کریں کہ اسکے مضامین مثل مولد شریف
متداولہ شہید وغیرہ کے ہونگے یہہ نہیں ہے بلکہ اسمیں ابتدائے نور محمدی سے لیکر
صحابہ کرام تک جو واقعات گذرے ہیں ان سبکا ذکر ہے اور ہر ایک بات کو ترتیب
انہیں اسناد پر مروجہ چال سے اسطرح ثابت کیا ہے کہ مخالفین بھی مان گئے ہیں۔ غرضکہ
یہہ کتاب ثبوت دین محمدی کے لئے ایک بڑی روشن دلیل ہے فقط۔

اشتہار کتب نو طبع

مفصلہ ذیل کتابیں جنمیں سے بعض تو تیار ہیں اور بعض عنقریب تمام ہونے والی ہیں۔
مطبع ہذا کی معرفت مل سکتی ہے جس کسیکو لینا منظور ہو قیمت بھیجکر سید محمد حسن صاحب
رضوی مالک مطبع سے منگالے۔

اعجاز عیسوی۔ مصنفہ مولوی رحمة اللہ صاحب کرانوی۔ عہ

رسالہ ابطال حرکت الارض مصنفہ مولوی رکن الدین صاحب کل نور محلی۔ ۲/

سراب عالم اسباب۔ ۶/

جواہر خمسہ شیخ محمد غوث گوالیاری اردو۔ ۱۰/

ابطال التثلیث مصنفہ مولوی رحمة اللہ صاحب۔ ۵/

معاملات الاسرار معروف بہ تفسیر حضرت شاہی۔ مصنفہ مولوی محمد حسن صاحب مصنف کتاب ہذا
زیر طبع ہے قیمت پیشگی۔ (عہ/)

پیغام محمدی مسمی بہ جمعیت الوحی۔ یہہ کتاب مولانا قمر الدین صاحب کتاب فروش بازار
واقع دہلی نے چھپوائی ہے عمدہ۔ قیمت بھی بہت کم مقرر کی ہے جو ۳ محصول ہے